بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلاً قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِى وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ

(سورۃ الرعد، آیت ۴۳)

فضائل

امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہما السلام

اردو ترجمہ و پیشکش

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی

تنظیم المکاتب

لکھنؤ۔ ہندوستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شناخت

نام کتاب: **فضائل امیر المومنین علی ابن ابیطالب** علیہما السلام
ترتیب: میر مراد علی خان
ترجمہ و پیشکش: حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی
تنظیم المکاتب، لکھنؤ
طبع: اول
ہدیہ:
تاریخ اشاعت: ۲۰۱۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ تقدیم

امیرالمومنین، امام المتقین، یعسوب الدین حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب پر ہر دَور میں بہت کچھ لکھا گیا اور آج بھی ہر مصنف اور مؤلف کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں کوئی کتاب لکھ کر اپنے لیے شفاعت کا سامان مہیّا کر لے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمیں سب سے بڑا ذخیرہ فضائل مولا علی علیہ السلام کا نظر آتا ہے۔ صحاحِ ستہ کے مصنفین نے الگ ابواب قائم کر کے فضیلتیں بیان کی ہیں۔ اس سلسلے میں پہلی مستقل کتاب جو وجود میں آئی وہ خصائص امیرالمومنین علیہ السلام ہے جسے ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ نے تصنیف کیا اور سبب تصنیف یہ بتلایا ہے کہ جب وہ شام تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کا مخالف پایا۔ لہٰذا انھوں نے جامع دمشق میں حضرت علی علیہ السلام سے متعلق، احادیث سنانا شروع کیں۔ یہ وہی شام ہے جہاں سے منبر پر واعظین اور مقررین نے ساٹھ سال تک حضرت علی علیہ السلام پر دشنام طرازی کی تھی۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دور کے بڑے بڑے علماء نے اپنا فرض جانا کہ اس موضوع پر کتابیں تصنیف کریں۔ شیعی طریق سے تو بہت سی کتابیں تحریر کی گئیں لیکن اہلِ سنّت میں شافعی مذہب سے تعلق رکھنے والوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ابن مغازلی شافعی متوفی ۴۸۳ھ نے مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام

لکھی ہے۔محمد بن یوسف گنجی شافعی متوفی ۶۵۸ ھ نے کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام تحریر کی ہے۔

زیرِ نظر کتاب جو فضائل علی ابن طالب علیہ السلام کے نام سے موسوم ہے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کا ایک بحرِ ذخّار ہے۔ان احادیث کے ذریعے آپ کے منتخب فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کی چہارصد سالہ ولادت کے موقع پر یہ کتاب مجمع اہلبیت علیہم السلام امریکہ کی جانب سے واشنگٹن ڈی سی سے ۲۰۰۰ء میں فارسی اور انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع ہوئی تھی جس کا اہتمام حجۃ الاسلام سید محمد رضا حجازی نے کیا تھا۔علم الاعداد سے حضرت علی علیہ السلام کے عدد ۱۱۰/ بنتے ہیں۔لہٰذا اتنی ہی حدیثوں کا انتخاب علاّمہ سید مرتضیٰ حسینی فیروز آبادی کی کتاب فضائل الخمسة من الصّحاح السِتّه (جو تین جلدوں پر مشتمل ہے) سے کیا گیا ہے۔ان احادیث کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر شیخ ادریس سماوی نے کیا ہے اور اردو ترجمہ راقم نے انجام دیا ہے۔ہر حدیث کے آخر میں ان کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں جن سے یہ احادیث ماخوذ ہیں۔حوالہ جات کی تلاش و جستجو کرنے کا کام جناب مراد علی خان صاحب آف نیو جرسی نے انجام دیا ہے۔انگریزی ترجمے پر نظرِ ثانی جناب ناظم زیدی نے کی ہے نیز حوالہ جات کی درستی جناب خسرو قاسم پروفیسر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ نے انجام دی ہے۔آپ خود بھی اس بہترین کتاب کا مطالعہ کیجیے اور اپنے احباب کو بھی باب مدینۃ العلم کے فضائل و محاسن سے آگاہی کا سامان فراہم کیجیے۔

سید تلمیذ حسنین رضوی

نیو جرسی امریکہ

بِاسْمِهٖ سِبْحَانَهٗ وَ بِذِکْرِ وَلِیِّهٖ

فضائل

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیهما السلام

﴿۱﴾

مُحَمّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِیُّ یَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ یَقُوْلُ: مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(المستدرك علی الصحیحین، ج۳، ص۱۰۷؛ تاریخ مدینة دمشق، ابن عساکر، ج۴۲، ص۴۱۸؛ ازالة الخفاء، شاه ولی اللّٰه محدث، طبع قدیم، کتب خانه کراچی، ج۴، ص۴۴۱؛ الامامة والسیاسة، ابن قتیبة الدینوری، ج۱، ص۹۱، دارالکتب العلمیة، بیروت)

محمد بن منصور کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی کی فضیلت میں اتنی حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے وارد نہیں ہوئی ہیں جتنی حدیثیں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔

Muhammad bin Mansur stated that he heard Ahmad bin Hanbal saying that none of the Prophet's companion had received as much praise by the Messenger of Allah (S) in his Ahadith as Ali ibn Abi Talib (A).

﴿٢﴾

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم:

مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ، يَهْدِيْ صَاحِبَهُ اِلَى الْهُدٰى، وَ يَرُدُّهُ عَنِ الرَّدٰى.

(المعجم الاوسط، طبرانی، ج۵، ص۷۹؛ ریاض النضرۃ، محب طبری، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج۳، ص۱۸۹)

حضرت عمر ابن خطاب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حاصل کرنے والے نے علیؑ جتنی فضیلتیں حاصل نہیں کیں۔ وہ اپنے ساتھی کی ہدایت کرتے ہیں اور اُسے ہلاکت سے بچاتے ہیں۔

Umar ibn al-Khattab said that he had heard the Messenger of Allah (S) saying tha no one could acquire as many virtues as Ali (A); he (Ali) would guide his companions and save them from perdition.

﴿٣﴾

قَالَ أَحۡمَدُ بۡنُ حَنۡبَل وَ إِسۡمَاعِيۡلُ ابۡنُ اِسۡحَاق الۡقَاضِی:

لَـمۡ يُرۡوَ فِیۡ فَضَائِلِ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالۡأَسَانِيۡدِ الۡحِسَانِ مَا رُوِيَ فِیۡ فَضَائِلِ عَلِیِّ بۡنِ أَبِی طَالِب.

(تهذيب التهذيب، ابن حجر، ج۷، ص۲۹۸؛ الاصابة، ج٤، ص٤٦٤؛ الاستيعاب، ج۲، ص٤٦٦)

احمد بن حنبل اور اسماعیل بن اسحاق قاضی نے کہا: کسی بھی صحابی کے فضائل میں عمدہ اسناد کے ساتھ اتنی روایتیں بیان نہیں کی گئیں جتنی روایتیں علیؑ ابن ابی طالب کے فضائل کے بارے میں موجود ہیں۔ (اور یہی نظریہ احمد بن شعیب بن علی نسائی کا ہے اور اس بات کو بیان کیا ہے ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں)

Ahmad ibn Hanbal and Isma'il ibn Ishaq al-Qazi said that no companion had been attributted so many virtues and with authentic witnesses as had been attributed to Ali ibn Abi Talib (A).(This view is also held by Ahmad bin Shoaib bin Ali bin Nisai which has been stated by Ibn Hajar in his book Sawaiqe Muhriqah.)

﴿٤﴾

رَوَىٰ ابۡـنُ عَسَـاكِـرَ بِسَـنَدِهِ عَنِ ابۡنِ عَبَّاس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم:

مَـنْ سَـرَّهُ أَنْ يَحْيَىٰ حَيَاتِيْ، وَ يَمُوتَ مَمَاتِي، وَ يَسْكُنَ جَنَّةَ عَـدْنٍ غَـرَسَهَـا رَبِّيْ فَلْيُوَالِ عَلَيًّا بَعْدِيْ، وَ لْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَ لْيَقْتَدِ بِالْاَئِمَّةِ مِـنْ بَـعْـدِيْ، فَـاِنَّهُـمْ عِتْرَتِي، خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِي، رُزِقُوا فَهْمًا وَ عِلْمًا وَ وَيْـلٌ لِـلْـمُكَذِّبِيْنَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمَّتِيْ، اَلْقَاطِعِيْنَ فِيْهِمْ صِلَتِيْ، لا أَنَالَهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِي.

(تـاريـخ ابـن عسـاكـر، ج٤٢، ص٢٤٠؛ كـنـز العمال، ج١٢، ص١٠٣، سلسله ٣٤١٩٨؛ حلية الأولياء، ج١، ص٨٤)

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اس بات پر خوش ہو کہ میری طرح جئے اور میری طرح مرے اور عدن کے باغ میں بسیرا کرے جسے میرے رب نے اُگایا ہے تو اُسے چاہیے کہ میرے بعد علیؑ کو دوست رکھے، اور اِن کے دوستوں سے محبت کرے اور میرے بعد آنے والے ائمہ کا اتباع کرے۔ وہ میری عترت ہیں، میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور اُنھیں فہم اور علم عطا ہوا ہے۔ میری اُمت میں سے اُن کی فضیلت کو جھٹلانے والوں، اُن کے بارے میں مجھ سے رشتہ ناتہ توڑنے والوں پر وائے ہو۔ اللہ اُن تک میری شفاعت کو نہیں پہنچنے دے گا۔

Ibn Abbas quotes the Messenger of Allah (S) saying that: "Whomsoever wishes to lead a life like me, die my death, and live like me in the Everlasting Garden planted by my Lord, then he should after me

must befriend Ali and love his heir. He must also seek guidance from my Imams after me for they are my progeny and they are created of my clay and and have been provided understanding and knowledge. So woe unto those of my Ummah who deny their virtues and thereby cut themselves off from me! Allah will not grant them my intercession."

﴿٥﴾

قَالَ الْحَاكِمُ النَيْسَابُورِی فِی الْمُسْتَدْرَکِ: فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِیْ طَالِب كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ.

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص٤٨٣؛ تذكرة خواص الامة، سبط ابن جوزى، ص١٠؛ سيرة الحلبية (اردو) جاول، ص٤٤٠؛ ازالة الخفاء، شاه ولى اللّٰه محدث دهلوى، ج٤، ص٤٠٦)

حاکم نیشاپوری نے مستدرک الصحیحین میں فرمایا: روایات اس بارے میں متواتر ہیں کہ حضرت فاطمہؑ بنت اسد نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

It has been consecutively transmitted in the traditions that Fatimah daughter of Asad gave birth to the Commander of the Faithful, Ali ibn Abi Talib inside the Ka' bah.

﴿٦﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: يَاعَلِيُّ أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْكَعْبَةِ.

(قـال ابـن اثيـر: أخـرجـه الديلمى (كنوز الحقائق، ص١٨٨) اُسد الغابة (عربى)، ج٤، ص٣١)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ آپ کی منزلت کعبہ جیسی ہے۔

ابن اثیر نے فرمایا کہ دیلمی نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔

Al-Daylami has reported the Messenger of Allah (S) saying:"O Ali! You enjoy the same respect as is enjoyed by the Ka'bah!"

﴿٧﴾

رَوَى الْحَاكِمُ النَّيْسَابُورِى بِسَنَدِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ أَبُومُوسَى الْأَشْعَرِى: إِنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ.

(ثـم قـال الـحـاكـم: هـذا حـديـث صـحـيـح الاسـنـاد (الـمستدرك عـلـى الصحيحين، ج٣، ص٤٦٥؛ مسند احمد بن حنبل، ج١، ص٣٣١؛ مجمع الزوائد الهيثـمـى، ج٩، ص٣٢٠؛ خـصائص امير المؤمنين، نسائى، ص٦٣؛ تاريخ بغداد خطيب، ج٤، ص٤٥٦؛ رياض النضرة، محب طبرى، ج٣، ص١١٠)

ابن عباس نے کہا کہ ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ علیؑ پہلے شخص ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

اس کے بعد حاکم نیشاپوری نے فرمایا کہ اس حدیث کی سندیں صحیح ہیں۔

Ibn Abbas narrated that Abu Musa al-'Ash'ari said that Ali (A) was the first to accept Islam alongwith The Messenger of Allah (S).

﴿۸﴾

رَوَی الْـمَزِیُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ عَمْرٍو مَولٰی عَفَرَة قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدُ بْـنُ كَـعْـبِ الْقُرْظِیِّ عَنْ أَوَّلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلِیٌّ أَوْ أَبُوبَكْر؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰه! أَوَّلُهُـمَـا إِسْـلامًـا عَلِیٌّ، وَ إِنَّمَا شُبِّهَ النَّاسُ لِأَنَّ عَلِيًّا أَخْفَىٰ إِسْلامَهٗ مِـنْ أَبِـی طَالِب، وَأَسْلَمَ أَبُوبَكْرٍ فَأَظْهَرَ إِسْلامَهٗ، وَ لا شَكَّ عِنْدَنَا أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُهُمَا إِسْلامًا.

(تهـذيـب الـكـمـال الـمزی، ج ۲۰، ص ۴۸۰؛ تاريخ مدينة دمشق، ابن عساكر، ج ۴۲، ص ۴۴؛ الاستيعاب، ج ۲، ص ۴۵۷)

محمد بن کعب قرظی سے سوال کیا گیا کہ سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا، حضرت علیؑ نے یا ابوبکر نے؟ انھوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! علیؑ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ لوگوں کو اس بارے میں شبہہ اس لیے ہے کہ انھوں نے اپنا اسلام ابو طالب سے مخفی رکھا اور ابوبکر مسلمان ہو گئے اور انھوں نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے نزدیک علیؑ ابن ابی طالب مسلم اوّل ہیں۔

Muhammad ibn al-Qurza was asked: "Who was the first to accept Islam; Ali (A) or Abu Bakr?" He replied: "Subhanallah! Ali (A) was the first of the two to accept Islam. This matter confused some people because Ali (being very young) kept his faith hidden from Abu

Talib, whereas Abu Bakr openly declared his Islam. But according to us there could be no doubt that Ali was the first of the two to accept Islam.

﴿٩﴾

عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَنْ تَنَالُوا عَلِيًّا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ثَلاثَةٌ لِأن يَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، كُنْتُ عِندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَ عِندَهُ أَبُوبَكْرٍ وَ أَبُوعُبَيدَةِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكَبِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْتَ أَوَّلُ النَّاسِ إِسْلامًا، وَ أَوَّلُ النَّاسِ إِيمَانًا، وَ أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسٰى.

(كنز العمال، ج١٣، ص١٢٤، سلسله٣٦٣٩٥؛ الرياض النضرة، ج٣، ص١٠٩)

حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے: تم ہر گز علیؑ کی منزلت تک رسائی حاصل نہیں کرسکو گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علیؑ کی تین فضیلتیں بیان کرتے ہوئے سُنا ہے۔ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھ میں ہوتیں تو میرے لئے ہر اُس شئے سے پسندیدہ ہوتی جس پر سورج چمکا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور اُن کے پاس حضرت ابوبکر، ابوعبیدہ الجراح اور صحابہ کرام کی ایک جماعت تشریف فرما تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک علیؑ

کے کاندھے پر زور سے رکھا اور ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ! تم نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، تم سب سے پہلے ایمان لائے، اور تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

Umar ibn al-Khattab said that no one could achieve that stage of honor and respect which Ali had achieved. He said that he had heard the Prophet narrating the three distinctions of Ali and if I could even have one of the three I would cherish it more than any other wordly possession. I was with the Messenger of Allah (S) along with Abu Bakr, Abu Ubaidah ibn al-Jarrah, and some other Prophet's companions when the Prophet shook the shoulder of Ali (A) and said: "Oh Ali! You are the first to accept Islam, you are the first among the believers, and you are to me what Harun (A) is to Musa (A)."

﴿۱۰﴾

قَالَ ابْـنُ حَجَر: وَ أَخْرَجَ أَبُو أَحْمَدَ وَ أبْنُ مَنْدَةِ وَ غَيْرُهُمَا مِنْ طَرِيقِ اِسْحَاقَ بْنِ بُشْرِ الْأَسَدِى عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَوْفِ عَنِ الْـحَسَـنِ بْـنِ أَبِـى لَيْلَى الْغَفَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: سَيَـكُـونُ مِـنْ بَعدِى فِتنَةٌ فَاِذَا كَانَ ذٰلِکَ فَالْزِمُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِى طَالِبٍ

فَـاِنَّـهُ أَوَّلُ مَـنُ آمَـنَ بِـىُ، وَ أَوَّلُ مَـن يُّـصَـافِـحُنِى يومَ الْقِيَامَةِ، وَ هُوَ الـصِّـدِّيُقُ الْأَكْبَرُ وَ هُوَ فَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَ هُوَ يَعُسُوبُ الْمُؤمِنِيُنَ وَ الْمَالُ يَعسُوبُ الْمُنَافِقِينَ.

(الاصـابة، ابـن حجر، ج٧، ص٢٩٤، سلسله١٠٤٨٤؛ المعجم الكبير، طبرانى، ج٦، ص٢٦٩؛ تـاريـخ بغداد خطيب، ج٩، ص٤٦٠؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢؛ اُسدالغابة، ج٥، ص٢٨٧؛ كنزالعمال، ج١١، ص٦١٦، سلسله٣٢٩٩٠)

ابو لیلیٰ غفاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میرے بعد سخت آزمائش کا دور ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو تم علیؑ کے ساتھ ہوجانا، اس لئے کہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور روز قیامت وہ سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے، وہ صدّیق اکبر ہیں، وہی اس اُمّت کے فاروق ہیں وہ مومنین کے یعسوب (شہد کی مکھی کا سردار جس کا کام یہ ہے کہ اگر کوئی مکھی نامناسب پھول کا رس لے کر آئی ہو تو اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کردے) اور مال منافقین کا یعسوب ہے۔

Abu Layla al-Ghaffari said that he heard the Messenger of Allah (S) saying: "There will be a period of severe trial for the Ummah after me. When it occurs, pull together around Ali ibn Abi Talib (A) to follow him. Surely he is the best one to guide as he was the first to believe in me, and will be the first to greet me on the Day of Judgment. He is the greatest and the best

friend, the criterion of this (nation) ummah. He is the recourse of the believers while money is the recourse of the hypocrites."

﴾١١﴿

قَالَ ابْنُ عَسَاكِر: وَعَنْ عُمَرِ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: هٰذا عَلِیُّ بْـنُ اَبِـی طَالِبٍ أَشْهَدُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُهُ وَ هُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِی كَفَّةٍ وَ وُضِعَ إِيْمَانُ عَلِیٍّ فِی كَفَّةٍ لَرَجَحَ إِيْمَانُ عَلِیٍّ.

قال: ابن عساكر: أخرجه ابن السمان والحافظ السلفی فی المشيخة البغدادية والفضائلی (تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص١ ٣٤؛ كنزالعمال، ج١١، ص٦١٧، سلسله٣٢٩٩٣؛ الرياض النضرة، ج٣، ص٢٠٦)

عمر ابن خطاب سے منقول ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر ساتوں آسمان ترازو کے ایک پلڑے پر رکھ دیے جائیں اور علیؑ کا ایمان ترازو کے دوسرے پلڑے پر رکھا جائے تو علیؑ کے ایمان کا پلّہ بھاری ہوگا۔

Umar ibn al-Khattab said that he was a witness to the saying of the Messenger of Allah (S) that: "If the seven heavens were placed on one plate of a scale and the Eman (faith) of Ali (A) on the other, the Eman of Ali (A) would be heavier in weight..

﴿۱۲﴾

رَوَی الـدَّارُ الْـقُـطْنِیُّ بِسَنَدِہٖ عَنْ أَبِی مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُـوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَـنْ صَـلَّی صَلاۃً لَمْ یُصَلِّ فِیْھَا عَلَیَّ وَلا عَلٰی أَھْلِ بَیْتِی لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ.

(علل دار قطنی، ج٦، ص١٩٧؛ سنن الدار قطنی، ج١، ص٣٤٨)

دارقطنی نے اپنی سند سے ابومسعود انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے نماز پڑھی اور نماز میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں بھیجا تو اُس کی نماز قبول نہیں۔

Abi Mas'ud says that the Messenger of Allah (S) said: "When offering Prayer if someone does not invoke Salawat upon me and upon my Ahlul Bayt his prayer will not be accepted."

﴿۱۳﴾

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: مَنْ لَمْ یُصَلِّ فَھُوَ کَافِرٌ.

(السنن الکبریٰ، ج٣، ص٣٦٦)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جو نماز میں درود نہ بھیجے وہ کافر ہے۔

قَالَ (ابْنُ حَجَر): وَ لِلشَّافِعِیِّ رضی اللہ عنہ:

يَا أَهْلَ بَيْتَ رَسُوْلِ اللهِ حُبُّكُمْ فَرْضٌ مِنَ اللهِ فِي الْقُرْآنِ أَنْزَلَهُ
كَفَاكُمْ مِنْ عَظِيْمِ الْقَدْرِ أَنَّكُمْ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لا صَلاةَ لَهُ

(الصواعق المحرقة، ص١٨٨)

امام شافعی نے فرمایا: اے اہل بیت رسول! آپ کی محبت اللہ کی جانب سے فرض ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ آپ کی شان و منزلت کے لئے یہ کافی ہے کہ جس نے آپ پر نماز میں درود نہیں بھیجی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

Imam Ali Says: "The one who does not offer Salwat in his Prayer his prayers will not be accepted".

Imam al-Shafi'i, may Allah be pleased with him, said: "O Ahlul bayt of the Mesenger of Allah, your love is an obligation from Allah in the Qur'an He sent down. It is a sufficient proof of your mighty grandeur that he who does not send Salawat onto you, his prayer is invalid."

﴿١٤﴾

رَوَىٰ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَل بِسَنَدِهِ عَنْ مُوسَىٰ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الصَّلاةُ عَلَيكَ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(مسـنـد احـمـد، ج٣، ص١٦٢؛ مستـدرك الـصـحيـحين ج١، ص٢٦٩؛ سنن الـدارمی، ج١، ص٣٠٩؛ صحیح النسائی، ج٣، ص٤٨؛ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب سورة الاحزاب، ج٦، ص٢٧؛ صحیح مسلم، ج٢، ص١١٦)

موسیٰ بن طلحہ سے روایت کی اورانھوں نے اپنے والد سے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: کہو، اے اللہ تو رحمت نازل فرما محمد وآل محمد پر جس طرح تو نے ابراہیم اورآل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی تھی بے شک تو قابل تعریف اور بزرگ و برتر ہے۔ اور برکت نازل فرما، محمد وآل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی تھی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ بیشک تو لائق حمد اور باعظمت ہے۔

Musa ibn Talhah narratea from his father that he said: "When the Messenger of Allah (S) was asked that 'How do we invoke Salawat upon you?' He replied: '[Say:] 0 Allah! Intensify connection with Muhammad and upon the Family of Muhammad as you intensified connection with Ibrahim and upon the Family of Ibrahim. You are the Most Praiseworthy, Most Glorious!'"

﴿١٥﴾

رَوَیٰ اَحْـمَـدُ بْـنُ حَـنْبَـل بِسَـنَدِهٖ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَـلْـمَةٍ أَنَّ رَسُـولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: اِئْتِينِیْ بِزَوْجِکَ وَ ابْنَیْکَ

فَجَائَتْ بِهِمْ فَأَلْقَىٰ عَلَيهِمْ كِسَاءً فَدَكِيًّا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيهِمْ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلاءِ آلِ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

(مسند أحمد، ج٦، ص٣٢٣؛ المعجم الكبير، ج٣، ص٥٣، سلسله ٢٦٦٤؛ مجمع الزوائد، الهيثمی، ج٩، ص١٦٦؛ مسند أبی يعلی، ج١٢، ص٣٤٦، سلسله ٧٠٢٦)

احمد بن حنبل نے اپنی سند سے شہر بن حوشب سے، انھوں نے ام سلمہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ تم اپنے شوہر اور اپنے بیٹوں کو لیکر میرے پاس آؤ، وہ جب اُن کے ساتھ تشریف لائیں تو آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر فدکی چادر ڈال دی اور اُس کے بعد اُن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یا اللہ یہ ہیں آل محمد (علیہم السلام) تو محمد (صلی للّٰہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل محمد (علیہم السلام) پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ بے شک تو قابل ستائش اور بزرگ و برتر ہے۔

Musnad of Ahmad ibn Hanbal narratea that: "According to Umm Salmah, the Messenger of Allah(S) said to Fatimah(A): 'Bring your spouse and your two sons!' Once she had brought them, he placed a special cotton cloth over them and then placed his hand over them. Then he said: 'Allah! These are the Family of Muhammad! So send Your Salawat and Blessings upon Muhammad and upon the Family of Muhammad. You are the Most Praiseworthy, Most Glorious!'"

﴿١٦﴾

فِـیْ ذَیْـلِ تَـفْسِیـرِ آیَةِ التَّطْهِیـرِ فِی سُورَةِ الْأَحْـزَابِ قَـالَ السُّیُـوطِیُّ: وَ أَخْـرَجَ ابْـنُ جَرِیرٍ وَ الْحَاکِمُ وَ ابْنُ مَرْدَوَیْه عَنْ سَعْدٍ، قَـالَ: نَـزَلَ عَـلٰی رَسُـولِ اللهِ ﷺ الْـوَحْـیُ فَـأَدْخَـلَ عَلِیًّا وَ فَاطِمَةَ وَ ابْنَیْهُمَا تَحْتَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰؤُلاءِ أَهْلِیْ وَ أَهْلُ بَیْتِی.

(الـدرالـمـنثـور، ج٥، ص١٩٩؛ مستـدرك الصحیحین، ج٣، ص١٠٨؛ المعجم الـکبیـر، طبـرانـی، ج٣، ص٥٣؛ تـفسیـر ابـن کثیر، تفسیر سورة الاحزاب، ج٣، ص٤٩٣؛ السنن الکبریٰ، البهیقی، ج٧، ص٦٣؛ سنن النسائی، ج٥، ص١٢٣)

سیوطی نے درمنثور میں سورۂ احزاب کی تفسیر کرتے ہوئے آیہ تطہیر کے ذیل میں فرمایا کہ ابن جریر، حاکم اور ابن مردویہ نے اس روایت کی تخریج سعد سے کی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ نے علیؑ، فاطمہؑ اور اُن کے دونوں بیٹوں کو کپڑے کے نیچے داخل کیا اور اُس کے بعد فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل اور میرے اہل بیت ہیں۔

Al-Durr al-Manthur: Ibn Jarir, aI-Hakim, and ibn Mardawayh narratea from Sa'd that he said: "Revelation [of 33:33] descended upon the Messenger of Allah (S). Then he brought Ali, Fatimah, and her two sons under his cloak. Then he said,' O!Allah! These are my family and my Ahlul bayt.'"

﴾۱۷﴿

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَهْلُ بَيْتِى فِيْكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِى بَنِى اِسْرَائِيْلَ، مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَ لَهُ الذُّنُوبُ.

(تاريخ اليعقوبی، ج۲، ص۲۱۲؛ الكامل ابن عدی، ج٤، ص۱۹۸؛ شواهد التنزيل ج۱، ص۳٦۱؛ كنزالعمال، ج۲، ص٤۲٥، سلسله٤٤۲۹. اور بجائے اہل بیت کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ کی مثال باب حطۃ جیسی ہے۔ جلد ۱۱، ص٦۰۳، سلسله ۳۲۹۱۰؛ الجامع الصغير، سيوطی، ج۲، ص۱۷۷؛ السيرة الحلبية، ج٥ص ٥۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: تم لوگوں میں میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ یعنی توبہ کا دروازہ، جو اس میں داخل ہوا اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

اس کی تشریح یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے مذکورہ طریقہ پر اس دروازے میں داخل ہونے کو اُن کی بخشش کا ذریعہ بنا دیا تھا اسی طرح حُبِّ اہل بیت سبب مغفرت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو اللہ تعالیٰ نے بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

The Messenger of Allah Said: "Among you my Family is like the door of Hita of Repentence for Bani Israel. Just like that, Allah forgive those who enter through this door."

﴿۱۸﴾

رَوَی التِّرمِذِیُّ بِسَنَدِہٖ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِیْ سَلْمَۃٍ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْآیَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیرًا﴾ فِی بَیْتِ أُمِّ سَلْمَۃٍ فَدَعَا فَاطِمَۃَ وَ حَسَنًا وَّ حُسَیْنًا فَجَلَّلَھُمْ بِکِسَاءٍ وَ عَلِیٌّ خَلْفَ ظَھْرِہٖ فَجَلَّلَہٗ بِکِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ أَھْلُ بَیْتِی فَاذْھَبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْھُمْ تَطْھِیرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلْمَۃَ: وَأَنَا مَعَھُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ؟ قَالَ: أَنْتِ عَلٰی مَکَانِکِ وَ أَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ.

(صحیح الترمذی، ج۵، ص ۳۰، باب التفسیر، سورۃ الاحزاب، سلسلہ۳۲۵۸؛ تاریخ ابن عساکر ص۱۴، ص۱۴۵؛ شواھد التنزیل، ج۲، ص ۱۲۰؛ الدرالمنثور، ج۵، ص۱۹۸؛ أسد الغابۃ، ج۲، ص۱۲)

ترمذی نے اپنی سند سے عمرو بن ابی سلمہ پروردۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب آیت تطہیر ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیرًا﴾ (اے اہل بیت اللہ کا ارادہ ہے کہ آپ سے رجس کو دور رکھے اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے) ام سلمہؓ کے گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور انہیں چادر اوڑھادی اور علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے انہیں بھی چادر میں لے لیا اور پھر فرمایا:

اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک اور پاکیزہ رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔ ام سلمہؓ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! کیا میں اِن کے ساتھ ہوں؟ تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اپنی حیثیت رکھتی ہو، تم بھلائی پر ہو۔

(ایک دوسری روایت میں یہی حدیث حضرت عائشہ سے مروی ہے جب حضرت عائشہ نے پوچھا: یا رسول اللہ کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں تو آپ نے فرمایا: ''دور ہٹ جاؤ''۔ عربی لفظ ہے: ''تَـنَـحِّيُ'' تفسیر ابن کثیر، ج۳ ص۴۹۴؛ تفسیر الثعلبی؛ کنز العمال، ج۱۳، ص۶۴۴؛ شواہد التنزیل، الحسکانی ج، ص۶۲)

Al-Tirmidhi:"When the verse, 'Surely Allah desires to remove all imperfection from you, Family of the House, and purify you completely' [33:33] was revealed to the Prophet (S) in the house of Umm Salmah, he called Fatimah (A), Hasan (A), and Husayn (A), and covered them with a cloak. Ali (A) was behind him and the Prophet (S) covered him as well. Then he said, 'Alah! These are the Family of my House, remove all imperfection from them and purify them completely!' Umm Salmah said, 'Am I among them, Prophet of God?' He replied, "You have your own position; you are in good standing.' (In another narration narrated by Aiysha that when she asked) Can I be among them?' The Prophet (S) told her 'Move Away."'

﴿١٩﴾

رَوَى الْحَاكِمُ النَّيْسَابُورِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: اَلصَّلاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ! ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٥٨؛ مسند أبى يعلى، ج٧، ص٥٩؛ صحيح الترمذى، ج٥، ص٣١؛ الدرالمنثور، ج٥، ص١٩٩؛ تفسير ابن كثير، ج٣، ص٤٩١-٤٩٢)

حاکم نیشاپوری نے اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ مہینے تک صبح کی نماز کے لئے روانہ ہوتے وقت حضرت فاطمہؑ کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے تھے: اے اہل بیت نماز کا وقت ہے، اے اہل بیت بے شک اللہ کا ارادہ ہے کہ آپ حضرات سے رجس کو دور رکھے اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

AI-Tirmidhi:'According to Anas ibn Malik, the Messenger of Allah (S) for six months straight used to pass by the door of Fatimah (A). Whenever he passed by for Fajr (morning) prayers he would say, 'It is time for salat, Family of the House! *Surely Allah desires to remove all imperfection from you, Family of the House, and purify you completely*"'.

﴿۲۰﴾

فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَ اْؤْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ﴾ فِی آخِرِ سُوْرَةِ طٰهَ، قَالَ السُّیُوطِیُّ: وَ أَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَیْه وَ ابْنُ عَسَاکِرَ وَ ابْنُ النَّجَّارِ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَ اْؤْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ﴾ کَانَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم یَجِیْءُ إِلٰی بَابِ عَلِیٍّ صَلاةَ الْغَدَاةِ ثَمَانِیَّةَ أَشْهُرٍ یَقُولُ: اَلصَّلاةُ رَحِمَکُمُ اللهُ ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا﴾

(الدر المنثور، ج٤، ص٣١٣؛ فتح القدیر، الشوکانی، ج٣، ص٣٩٦؛ تاریخ ابن عساکر، ج٤٢، ص١٣٦)

سیوطی نے درمنثور میں سورہ طٰہٰ کے آخر میں اللہ تعالی کا قول ﴿وَ اْؤْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن مردویہ، ابن عساکر اور ابن النجار نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؑ کے دروازہ پر مسلسل آٹھ ماہ نماز صبح کے وقت تشریف لاکر فرمایا کرتے: نماز کا وقت ہے اللہ تم پر اپنی رحمت نازل کرے۔ (اے اہل بیت بے شک اللہ کا ارادہ ہے کہ آپ حضرات سے رجس کو دور رکھے اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے)

Al Durr al Manthur: "According to Abu Sa'id Al Khudri, when the verse, *And command your family to*

prayer! {20:132} was revealed, the Prophet (S) for eight months straight would, at the time of the morning prayer, come to the door of Ali (A) and say, 'It is time for salat, may Allah have mercy upon you! *Surely Allah desires to remove all imperfection from you, O Family of the House, and purify you completely*''.

﴿٢١﴾

أَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْه عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: شَهِدْنَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تِسْعَةَ أَشْهُرٍ يَأْتِي كُلَّ يَوْمٍ بَابَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقْتَ كُلِّ صَلاةٍ فَيَقُولُ: اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ اَلصَّلاةُ رَحِمَكُمُ اللهُ، كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ.

(الدرالمنثور، ج٥، ص١٩٩؛ المعجم الاوسط، طبرانی، ج٨، ص١١٢؛ شواهد التنزيل، ج١، ص٤٩)

ابن مردویہ نے ابن عباس سے تخریج کی ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ نو مہینہ تک ہر روز تمام نمازوں کے اوقات میں علیؑ ابن ابی طالب کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے: اے اہل بیت تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ نماز کا وقت آگیا تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر روز پانچ مرتبہ ایسا فرمایا کرتے تھے۔

Al-Durr al-Manthur: Ibne Abbas said: "I saw the

messenger of Allah (S) that for nine months he would approach the door of Ali Ibn Abi Talib (A) at the time of every prayer and say, 'Peace be upon you, and the mercy of Allah and His blessings, O Family of the House! *Surely Allah desires to remove all imperfection from you, O Family of the House, and purify you completely.* It is time for Prayer, may Allah have mercy upon you! 'He did this five times every day."

﴿٢٢﴾

رَوَىٰ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَل بِسَنَدِهٖ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى وَاثِلَةِ بْنِ الْأَسْقَعِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَلَمَّا قَامُوا قَالَ لِي: أَلا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَتْ: تَوَجَّهَ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتّىٰ جَاءَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ مَعَهُ عَلِيٌّ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ آخِذٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهٖ حَتّىٰ دَخَلَ فَأَدْنٰى عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ أَجْلَسَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ. أَوْ قَالَ: كِسَاءً. ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ.

(مسند أحمد، ج٣، ص١٠٧؛ مستدرك الصحيحين، ج٢، ص٤١٦ و، ج٣،

ص۱٤۷؛ المعجم الكبير، طبراني، ج۳، ص٥٦؛ السنن الكبرىٰ، البيهقى، ج۲، ص١٥٢؛ مجمع الزوائد، الهيثمى، ج٩، ص١٦٧؛ تفسير ابن كثير، ج۳، ص٤٩٢؛ الدر المنثور، ج٥، ص١٩٩؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤١، ص٢٥ و، ج٦٢، ص٣٦٠)

امام احمد ابن حنبل نے اپنی سند سے شدّاد بن ابی عمار سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں واثلہ بن اسقع کے پاس آیا اور اُن کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے علیؑ کا ذکر کیا۔ جب وہ لوگ جانے کے لئے اُٹھے تو واثلہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں وہ بتلاؤں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا ہے؟ میں نے کہا: بے شک۔ تو انھوں نے کہا: میں حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور علیؑ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت فاطمہؑ نے فرمایا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں بیٹھ کر اُن کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اُن کے ساتھ علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ تھے اور وہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر داخل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ اور فاطمہؑ کو اپنے قریب بلایا اپنے سامنے بٹھلایا اور حسنؑ و حسینؑ کو اپنے زانو پر بٹھایا پھر اُن کے اوپر کپڑا یا چادر ڈال دی اس کے بعد اس آیت ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت زیادہ حق دار ہیں۔

Musnad of Ahmad ibn Hanbal: "Shaddad ibn Abi

Ammar said that once he went to see Wathilah ibn al-Asqa' who was sitting with some other person.During the conversation they mentioned the name Ali (A). When everyone left, al-Asqa said to me, 'Would you like me to mention something I saw the Messenger of Allah (s) do?' I said, 'Of course!' So he said that he approached Fatimah (A) to ask her about Ali (A). She said, 'He has gone to see the Messenger of Allah (S). Please wait for him.' So I waited for him. Finally, the Messenger of Allah (S) came, along with Ali (A), Hasan (A), and Husayn (A); the last two were each holding a hand of his. When he arrived, he made Ali (A) and Fatimah (A) sit before him, while he sat Hasan (A) and Husayn (A) each on one of his thighs. Then he wrapped his robe or a cloak around them. Then he recited this verse, '*Surely Allah desires to remove all imperfection from you, O Family of the House, and purify you completely*, and he said, 'O Allah! These are the Family of My House! And the Family of My House have more rights."'

﴿٢٣﴾

رَوَى التِّرْمِذِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿نَدْعُ أَبْنَائَنَا وَ أَبْنَائَكُمْ﴾ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ

أَهْلِیْ.

(سنن الترمذی، باب تفسیرسورة آل عمران، ج٤، ص٢٩٣اور باب مناقب علیؑ ، ج٥، ص٣٠٢؛ تـفسیـر ابن کثیر، تفسیر آل عمران، ج١، ص٣٧٩؛ الدرالمنثور، ج٢، ص٣٩؛ تفسیر جلالین، باب تفسیر سورة آل عمرآن)

أقـول(الفیروزآبادی): و رواه الحاکم ایضاً فی المستدرك علی الصحیحین، ج٣، ص ١٥٠؛ مسـند أحمد، ج١، ص١٨٥؛ صحیح مسلم، باب فضائل علیؑ، ج٧، ص١٢١.

ترمذی نے اپنی سند سے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے ،وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت﴿ نَـدْعُ أَبْـنَـائَـنَـا وَ أَبْنَـائَكُمْ﴾ (آیۂ مباہلہ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ ، فاطمہؑ ،حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

According toAmer bin Sa'd ibn Abi Waqqas, when Allah revealed the verse, *Let's call our sons and your sons...* [3:61], the Messenger of Allah (S) called Ali (A), Fatimah (A), Hasan (A), and Husayn (A) and said: "O Allah! These are my Family."

﴿٢٤﴾

رَوَی التِّـرْمِـذِیُّ بِسَـنَـدِهٖ عَـنْ عَـلِـیِّ بْـنِ أَبِیْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَـذَ بِیَدِهٖ حَسَنًا وَ حُسَیْنًا فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِیْ وَ أَحَبَّ هٰذَیْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا کَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(سنن الترمذی، باب المناقب، ج٥، ص٣٠٥؛ تاریخ بغداد خطیب، ج١٣، ص٢٨٩؛ کنزالعمال، ج١٣، ص٦٣٩، سلسله ٣٧٦١٣)
أقول(الفیروزآبادی): و رواه عبد اللّٰه بن أحمد بن حنبل أیضا فی مسند أبیه ج١، ص٧٧.

ترمذی نے اپنی سند سے علیؑ ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں اور اِن کے ماں باپ سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ روز قیامت میرے درجے میں ہوگا۔

Al-Tirmidhi: Ali ibn Abi Talib reports that the Messenger of Allah (S) took the hand of Hasan (A) and Husayn (A) and said, "Whosoever loves me and loves these two, their father, and their mother will be with me at my station on the Day of Resurrection."

﴿٢٥﴾

فِی تَفسِیرِ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ ﴿قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُربیٰ﴾ فِی سُورَةِ الشُّورَیٰ قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ: وَ رُوِیَ اَنَّهَا لَمَّا نَزَلَتْ قِیلَ: یَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ ابْنَاهُمَا.

(المعجم الکبیر، طبرانی، ج١١، ص٣٥١؛ زاد المسیر، ابن جوزی، ج٦، ص٣٠؛ تفسیر قرطبی، ج١٦، ص١، فتح القدیر، شوکانی، ج٤، ص٥٢٤ یہ اور ۴ آیات مدنی

ہیں باقی مکی)؛ فتح القدیر، شوکانی، ج٤، ص٥٣٧؛ التفسیر الکبیر، فخر رازی؛ الدر المنثور، ج٦، ص٧؛ شواهد التنزیل، ج٢، ص١٩١)

اس آیت قرآن ﴿قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے زمخشری نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ آپؐ کے کون سے قرابت دار ہیں جن کی مودت ہم پر واجب قرار دی گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ، فاطمہؑ اور اُن کے دونوں بیٹے۔

Al-Kashshaf: Zamakhshari, in his commentary on the verse, "*Say: I ask nothing of you in return except loving attachment to the Near Ones*," said: that when this verse was revealed the Messenger of Allah (S) was asked that who were these Near Ones of yours whose loving attachment had been made obligatory upon us? He answered, "Ali, Fatimah, and their two sons."

﴿٢٦﴾

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ: وَمِنْهَا أَيْ مِنَ الْآيَاتِ النَّازِلَةِ فِي فَضْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: لا يَبْقٰى مُؤْمِنٌ إِلَّا وَ فِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ.

(قال المحب الطبری: أخرجه الحافظ السلفی، و هکذا ابن حجر فی الصواعق، ص١٠٢؛ الریاض النضرة، ج٣، ص١٧٩؛ شواهد التنزیل، ج١، ص٤٧٥)

محبّ طبری نے کہا: اُن آیات میں سے جو علیؑ کی فضیلت کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اللہ تعالی کا قول: ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ (سورہ مریم آیت ۹۶) بھی ہے۔ ابن حنفیہ نے فرمایا: کوئی مؤمن باقی نہیں بچے گا الّا یہ کہ اس کے دل میں علیؑ اور اُن کے اہل بیت کی مؤدت ہوگی۔

محبّ طبری نے فرمایا کہ اس حدیث کی تخریج کی ہے حافظ سلفی نے اور اسی طرح ابن حجر مکّی نے بھی صواعق محرقہ، ص۱۰۲ر میں اسے بیان کیا ہے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Among the verses revealed about the virtues of Imam Ali (A) is His saying (SWT) that *the All-Merciful will make a loving attachment for them*. According to Ibn al-Hanafiyyah, "No one remains a believer unless he has a loving attachment in his heart to Ali (A) and to the Family of his House."

﴿۲۷﴾

وَ أَخْرَجَ ابْنُ عَدِى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰئِكَ هُمْ خَيرُ الْبَرِيَّةِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: هُوَ أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَاضِينَ مَرضِيِّينَ.

(المعجم الاوسط، طبرانی، ج٤، ص١٨٧؛ مجمع الزوائد للهيثمی، ج٩، ص١٣١؛ كنزالعمال، ج١٣، ص١٥٦، سلسله٣٦٤٨٣؛ الدرالمنثور، ج٦، ص٣٧٩ تفسير سورة قريش؛ فتح القدير، ج٥، ص٣٧٧؛ تفسير طبری، ج٢، ص١٧١، سورۂ بينه آيت٧، ح٣٧٧٣١)

ابن عباس نے فرمایا کہ جب آیت ﴿إِنَّ الَّذِینَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِکَ هُمْ خَیرُ الْبَرِیَّةِ﴾ (سورۃ البینہ، آیت ۷) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اس سے مراد تم اور تمھارے شیعہ ہو، قیامت کے دن تم خوش وخرم ہوگے اور اللہ کی خوشنودی تمھیں حاصل ہوگی۔

Al-Durr al-Manthur: Ibn Abbas said that when the verse, *Surely the Best of Creation are those who believe and do righteous deeds*, was revealed, the Messenger of Allah (S) said to Ali (A), "It means that you and your close followers will, on the Day of Resurrection, be well-pleased and receive the pleasure of Allah."

﴿۲۸﴾

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِیُّ: جَاءَ أَبُوبَکْر وَ عَلِیٌّ یَزُورَانِ قَبرَ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم بَعدَ وَفَاتِهِ بِسِتَّةِ أَیَامٍ، قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلامُ لِأَبِی بَکْر: تَقَدَّمْ. فَقَالَ أَبُوبَکْر: مَا کُنتُ لِأَتَقَدَّمَ رَجُلًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ یَقُولُ: عَلِیٌّ مِنِّی بِمَنزِلَتِی مِن رَبِّی.

قال المحب الطبری: خرجه ابن السمان فی الموافقة. (الریاض النضرة، ج۳، ص۱۱۸)
أقول (الفیروزآبادی): و ذکره ابن حجر ایضاً فی الصواعق، ص۱۰۶؛ السیرة الحلبیه (اردو)، ج۶، ص۵۳۴)

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے چھ روز بعد ابوبکر

اور علیؑ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کرنے کے لئے تشریف لائے، تو اُس وقت حضرت علیؑ نے ابوبکر سے کہا کہ آپ آگے بڑھئے، تو حضرت ابوبکر نے جواب دیا: میں بھلا اُس شخص سے آگے کیسے بڑھ سکتا ہوں کہ میں نے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علیؑ کی منزلت میرے نزدیک وہی ہے جو میری منزلت میرے پروردگار کے نزدیک ہے۔

محبّ طبری نے فرمایا کہ اس روایت کی تخریج ابن سمّان نے ''موافقة'' میں کی ہے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Ali (A) and Abu Bakr were visiting the grave of the Prophet (S) six days after his passing. Imam Ali (A) said to Abu Bakr, "You go ahead first!" So Abu Bakr replied, "I will not go ahead of someone about whom the Prophet has said, 'Ali is to me as I am to my Lord.'"

﴿۲۹﴾

رَوَى الْبُخَارِيُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَىٰ أَن تَكُونَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَىٰ.

(صحیح البخاری، فی کتاب بدء الخلق، فی باب مناقب علی ابن ابی طالب، ج ٤، ص٢٠٨؛ مسند احمد، ج١، ص٣٣١؛ سنن الترمذی، ج٥، ص٣٠٣؛ شرح مسلم، نووی، ج١، ص١٩٥ ـ المعجم الکبیر، ج٥، ص٣٠٣؛ کنزالعمال، ج١١، ص٥٩٩)

بخاری نے اپنی سند سے ابراہیم بن سعد سے اور وہ اپنے والد سے روایت

نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی؟!

Bukhari: The Messenger of Allah (S) said to Ali (A), "Are you not well-pleased that you are to me as Harun is to Musa?"

﴿۳۰﴾

رَوَی النَّسَائِیُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: کُنْتُ جَالِسًا فَتَنَقَّصُوا عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ یَقُولُ فِی عَلِیٍّ خِصَالٌ ثَلاثٌ لَئِنْ یَکُونُ لِی وَاحِدَةٌ مِنهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِن حُمُرِ النَّعِمِ، سَمِعْتُهُ یَقُولُ: إِنَّهُ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسیٰ إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِی، وَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ: لَأُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَداً رَجُلاً یُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ، وَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ: مَنْ کُنْتُ مَولاهُ فَعَلِیٌّ مَولاهُ.

(السنن الکبریٰ، نسائی، ج۵،ص۱۰۸؛خصائص امیرالمومنین، نسائی،ص ۵۰)

نسائی اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن سابط سے وہ سعد سے نقل کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُن لوگوں نے حضرت علیؑ کی تنقیص شروع کردی تو میں نے اُن سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علیؑ کے بارے میں تین صفتیں بیان کرتے ہوئے سُنا ہے، اگر اُن میں سے ایک بھی میرے

پاس ہوتیں تو میرے لئے سرخ اونٹوں کے ریوڑ سے بہتر تھا۔ میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور میں نے یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کل میں علم اُس کو دوں گا جو مرد ہوگا اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ و رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہوں گے، اور یہ فرماتے ہوئے بھی سُنا ہے کہ میں جس کا مولا ہوں علیؑ اُس کا مولا ہے۔

Khasa'is al-Nasa'i: Sa'd said: "I was sitting with some people who were finding fault with Ali ibn Abi Talib (A). So I said: 'Surely I have heard the Messenger of Allah (S) narrating three excellences about Ali (A); if only I could have one of them it would be dearer to me than the choiciest flock of livestock.' I also heard him saying, 'Surely he is to me as Harun is to Musa, except that there will be no prophet after me.' And I heard him say, 'Tomorrow I will give the standard [at the Battle of Khaybar] to a man [Ali (A)] whom Allah and His Messenger love and who loves Allah and His Messenger.' And I heard him saying, 'Whomsoever I am his master then Ali is his master.'"

﴿۳۱﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كُفُّوا عَنْ ذِكْرِ عَلِيٍّ

بُنِ أَبِی طَالِبٍ، فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ فِی عَلِیٍّ ثَلاثُ خِصَالٌ لَئِنْ یَکُونُ لِی وَاحِدَۃٌ مِنھُنَّ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیہِ الشَّمسُ. کُنتُ أَنَا وَ أَبُوبَکر وَ أَبُوعُبَیدَۃِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَ نَفَرٌ مِن أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَ النَّبِیُّ مُتَّکِئٌ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ حَتّٰی ضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی مَنکَبِہٖ ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ یَا عَلِیُّ أَوَّلُ الْمُؤمِنِینَ إِیْمَانًا وَ أَوَّلُھُم إِسْلامًا. (ثُمَّ قَالَ:) أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُوسَیٰ، وَکَذِبَ عَلَیَّ مَن زَعَمَ أَنَّہٗ یُحِبُّنِی وَ یُبْغِضُکَ.

(قال المتقی الھندی:أخرجہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء۔ کنزالعمال، ج۱۳، ص۱۲۳)

ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرابن خطاب نے کہا کہ علیؑ کے بارے میں گفتگو کرتے وقت احتیاط سے کام لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علیؑ کی تین صفتیں بیان کرتے ہوئے سُنا ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی صفت میرے پاس ہوتی تو اس سے بہتر ہوتی جس پر سورج طلوع ہوا ہے (یعنی پوری دنیا) ایک دن میں ابوبکر، عبیدہ بن ابی الجراح اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کچھ افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ ابن ابی طالب پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ علیؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: اے علی تم پہلے شخص ہو جو ایمان لائے، تم ہی پہلے مُسلم ہو۔ پھر فرمایا: تم کو مجھ سے وہی منزلت

حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی۔ وہ شخص مجھ پر بہتان لگا رہا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ تم سے بغض رکھے۔

Kanz al-Ummal: According to Ibn Abbas, Umar ibn al-Khattab said: "You should be careful in talking about Ali ibn Abi Talib (A), for I have heard the Messenger of Allah (S) narrating three excellences about Ali (A); if I could have just one of them it would be dearer to me than all upon which the sun rises (meaning the entire World). I was with the Messenger of Allah (S) along with Abu Bakr, Abu Ubaidah ibn al-Jarrah, and some other companions of the Prophet (S), while the Prophet (S) was reclining on Ali ibn Abi Talib. Then he hit the shoulder of Ali (A) with his hand and said: 'You are the first of the people in Iman! You are the first of the people to accept Islam! You are to me as Haroon (A) is to Musa (A)! Anyone who claims to love me while hating you belies me!'"

﴿٣٢﴾

رَوَىٰ اَحُـمَـدُ بُـنُ حَـنبَل بِسَنَدِهٖ عَن عِمرَانِ بُنِ حُصَينٍ قَالَ: قَـالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عَـلِيًـا مِـنِّـى وَ أَنَـا مِنُهُ وَ هُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤمِنٍ بَعُدِى.

(مسـنـد أحـمـد، ج٤، ص٤٣٨؛ مستـدرك الـصـحيـحين، ج٣، ص١١١؛ سنن

الترمذی، ج٥، ص٢٩٦؛ سنن النسائی، ج٥، ص٤٥؛ مسند ابی یعلی، ج١، ص٢٩٣؛ المعجم الکبیر، طبرانی، ج١٨، ص١٢٩؛ الکامل ابن عدی، ج٢، ص١٤٦؛ فتح الباری فی شرح البخاری، ج٨، ص٥٣؛ کنزالعمال، ج١١، ص٥٩٩، سلسله٣٢٨٨٣)

احمد بن حنبل نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ عمران بن حصین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

Khasa'is al-Nasa'i: Imran ibn Hasin said that the Messenger of Allah (S) remarked, "Ali is from me and I am from him; he is the intimate companion and master (wali) of every believer after me."

﴿٣٣﴾

رَوَىٰ مُسْلِمٌ فِی بَابٍ مِن فَضَائِلِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ بِسَنَدِهِ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَن عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ عَن أَبِیهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِیٍّ: أَنتَ مِنِّی بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَىٰ اِلَّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعدِی، قَالَ سَعِیدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِیتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِی عَامِرٌ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ، فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَیْهِ عَلَىٰ أُذُنَیْهِ فَقَالَ: نَعَمْ وَ اِلَّا اسْتَکَّتَا.

(صحیح مسلم، ج٧، ص١٢٠؛ السنن الکبریٰ، نسائی، ج٥، ص١٢١؛ مسند

أبـی یـعـلی، ج ۲، ص ۸۷؛ تاریخ ابن عساکر، ج ۱۳، ص ۱۵۰؛ اسد الغابة، ج ٤، ص ۲۷)

مسلم باب فضائل علی ابن ابی طالبؑ میں اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن مسیّب، عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ یہ حدیث میں خود سعد سے سُنوں۔ اس مقصد کے لئے میں نے سعد سے ملاقات کی اور عامر نے جو بیان کیا تھا وہ میں نے سعد سے ذکر کیا تو سعد نے کہا: میں نے یہ حدیث خود آنحضرتؐ سے سُنی ہے، میں نے سوال کیا: کیا تم نے خود سُنی؟ تو سعد نے اپنی انگلیوں کو کانوں پر رکھ کر کہا کہ: بے شک میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث خود سُنی ہیا ور اگر ایسا نہ ہوتو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں!

Muslim: Saeed ibn Mussayyib narrates that he heard from Amer ibn Saad ibn Abi Waqas that he heard from his father Sa'd ibn Abi Waqas that the Messenger of Allah (S) said to Ali (A), "You are to me as Harun is to Musa, except that there will be no prophet after me". Saeed says Amer asked his father Sa'd, "Did you hear this youself? Sa'd said while pointing to his ears: "surely I heard this in person from the Prophet (S)."

﴿٣٤﴾

رَوَىٰ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِسَنَدِهٖ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِىْ حَجَّتِهِ الَّتِىْ حَجَّ فَنَزَلَ فِى بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَـامَرَ: اَلصَّلاةُ جَامِعَةٌ. فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟ قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: فَهٰذا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ، اَللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.

(مسند أحمد، ج١، ص١١٩؛ سنن ابن ماجه، ج١، ص٤٣، سلسله١١٦؛ سنن نسائی، ج٥، ص٤٥؛ المعجم الكبير طبرانی، ج٥، ص١٩٤؛ تاريخ اليعقوبی، ج٢، ص١١٢؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص١١٧؛ كنزالعمال، ج١٣، ص١٠٥، سلسله٣٦٣٤٢؛ البداية والنهاية، ابن كثير، ج٥، ص٢٢٨، التاريخ الكبير، بخاری، ج٤، ص١٩٢)

احمد بن حنبل نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ براء بن عازب کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج بیت اللہ کے بعد واپس آ رہے تھے کہ آپؐ دوران سفر ایک جگہ اُترے اور حکم دیا کہ نماز قائم کی جائے اور آپؐ نے وہاں علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنین کے نفوس میں سب سے بہتر نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا: بے شک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر دریافت کیا: کیا میں ہر مومن کے نفس سے بہتر نہیں ہوں؟ انھوں نے جواب دیا: یقیناً یارسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم۔ تو فرمایا: جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ اُس کا ولی ہے۔ اے اللہ! اُسے دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے اور اے اللہ! اُسے دشمن رکھ جو اس سے دشمنی کرے۔

Ibn Majah: Bara ibn 'Azib said: "We were returning with the Messenger of Allah (S) on his final Hajj. At one point along the road he stopped and ordered the people to the collective prayer. Then he took the hand of Ali (A) and said, 'Am I not more intimate with and have more right over the believers as a whole than they have over themselves?' The people replied, 'Indeed!' He then said, 'Am I not more intimate with and have more right over each believer than he has over himself?' They replied, 'Indeed!' He then said, 'Well this person [Ali (A)] is the intimate companion and master of whomsoever I am his master. O Allah, befriend whomsoever befriends him! O Allah! Be an enemy to whomsoever is an enemy to him!'"

﴿۳۵﴾

عَنْ جَرِيرِ الْبِجِلِّى قَالَ: شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِى حَجَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم. وَ هِىَ حَجَّةُ الْوِدَاعِ. فَبَلَغْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ غَدِيرُ خُمٍ، فَنَادٰى: اَلصَّلاةُ جَامِعَةٌ! فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَسَطَنَا فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! بِمَ تَشْهَدُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنْ لا

إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَـالَ: ثُـمَّ مَـهُ؟ قَـالُوا: وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، قَالَ: فَـمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَ رَسُولُهُ مَولانَا، قَالَ: مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَـدِهٖ عَـلٰى عَـضُـدِ عَـلِـيٍّ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَنْهُ فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِـذِرَاعَيْـهِ فَـقَـالَ: مَـنْ يَكُنِ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ مَولاهُ فَإِنَّ هٰذا مَوْلاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَـنْ وَالاهُ، وَ عَـادِ مَـنْ عَـادَاهُ، اَلـلّٰهُمَّ مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيبًا، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضًا.

(المعجم الكبير، طبرانی، ج۲، ص۳۵۷؛ مجمع الزوائد، الهیثمی، ج۹، ص۱۰٦؛ کنزالعمال، ج۱۳، ص۱۳۸، سلسله۳٦٤۳۷)

جریر بجلی کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہم واپسی پر اس جگہ پہنچے جس کا نام غدیر خم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کرایا نماز قائم ہونے والی ہے۔ مہاجرین اور انصار سب جمع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے اور فرمایا: لوگو! تم لوگ کس امر کی گواہی دیتے ہو تو انھوں نے جواب دیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے، فرمایا: اور اس کے بعد؟ لوگوں نے کہا: اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر فرمایا: تمھارا ولی کون ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ اور رسول ہمارا مولیٰ ہے۔ فرمایا: تمھارا ولی کون ہے؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کا بازو تھاما انھیں کھڑا کیا اور دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور فرمایا: اللہ اور اُس کا رسول جس کے مولا ہیں یہ علیؑ بھی اُس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُسے

دوست رکھ جوانھیں دوست رکھے، اسے دشمن رکھ جوان کو دشمن رکھے۔ یا اللہ! لوگوں میں سے جوان سے محبت کرے تو اُسے محبوب رکھ اور جو شخص ان سے بغض کرے تو اس سے بغض رکھ۔

Kanz al-Ummal: Jarir al-Bajli said: "We witnessed the gathering of pilgrims during the Farewell Pilgrimage of the Messenger of Allah (S). While coming back we reached a place called Ghadir Khum, the Prophet (S) called out for the collective salat (prayer). So we the Muhajirun and Ansar all gathered. Then the Messenger of Allah (S) stood up in the middle of us and said, 'O people! To what do you bear witness?' They replied, 'We bear witness that there is no deity but Allah!' He said, 'And what else?' They replied, 'And that Muhammad is his servant and messenger!' He said, 'And who is your intimate companion and master?' They replied, 'Allah and His Messenger are our masters!' Then he grabbed the upper arm of Ali (A) and made him stand up, pulling Ali's upper arm and then holding both of his forearms. Then he said, 'Whomsoever Allah and His Messenger is his master, then this man is his master. O Allah, befriend whomsoever befriends him and be an enemy to whomsoever is an enemy to him! O Allah, whosoever among the people love him, then be a lover of him! And whosoever hates him then be a hater of him!'"

قَالَ فَخرُ الدِّینِ الرَّازِیُّ فِی ذَیلِ تَفسِیرِ قَولِهٖ تَعالٰی ﴿یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَبِّکَ﴾ فِی سُورَةِ الْمَائِدَةِ قَالَ: اَلْعَاشِرُ (اَیْ مِنْ وُجوهِ الَّتِیْ قَالَهَا الْمُفَسِّرُونَ فِی نُزُولِ الْآیَةِ) قَالَ: نَزَلَتِ الْآیَةُ فِی فَضْلِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلامُ وَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ أَخَذَ بِیَدِهٖ وَ قَالَ: مَنْ کُنْتُ مَولاهُ فَعَلِیٌّ مَولاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، فَلَقِیَهُ عُمَرُ فَقَالَ: هَنِیْئًا لَکَ یَابْنَ اَبِی طَالِبٍ أَصْبَحْتَ مَولایَ وَ مَولٰی کُلِّ مُؤمِنٍ وَ مُؤمِنَةٍ.

(التفسیر الکبیر، فخر رازی، فی ذیل تفسیر آیت٦٧،ج١٢،ص٥٠؛ تاریخ ابن عساکر، ج٤٢، ص٢٢٢ و ٢٣٧؛ مسند احمد، ج٤، ص٢٨١؛ الدرالمنثور، ج٢، ص٢٩٨؛ و أخرج ابن مردویه عن ابن مسعود قال: کُنَّا نَقرَأُ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ اَنَّ عَلِیًّا مَولَی الْمُؤمِنِیْنَ وَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ(کنزالعمال، ج١٣، ص١٣٤، سلسله ٣٦٤٢٠۔ المصنف، ابن ابی شیبه جلد٧، ص٥٠٣؛ الریاض النضرة، محب طبری جلد٣، ص١٢٦ تا ١٢٨)

فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیکَ مِن رَبِّکَ﴾ کی تفسیر کے ذیل میں فرمایا: دسواں قول یعنی آیت کے نازل ہونے کے اسباب۔ یہ آیت حضرت علیؑ کی فضیلت میں نازل ہوئی، اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر

فرمایا: من کنت مولاه فعلی مولاه میں جس کا مولا ہوں علیؑ بھی اُس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اُسے دشمن رکھ جو اُن سے دشمنی کرے۔ حضرت عمر نے اُن سے ملاقات کی اور فرمایا: آپ کو مبارک ہو کہ آپ میرے اور ہر مومن مرد و عورت کے مولا ہو گئے۔

Tafsir al-Razi: [At the end of his commentary on the following verse (5: 67): *O Messenger! Preach that which has come down to you from your Lord...!*] This verse was revealed with respect to the virtues of Ali ibn Abi Talib (A). When it was revealed, the Prophet (S) took Ali's hand and said, "Whomsoever I am his master then Ali is his master. O Allah, befriend whomsoever befriends him and be an enemy to whomsoever is an enemy to him!" Umar then came up to him and said, "Congratulations! Today you have become my master and the master of every believing man and woman."

﴿۳۷﴾

قَالَ السُّيُوطِيُّ فِي ذَيْلِ تَفْسِيرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْه وَ ابْنُ عَسَاكِر عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا نَصَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ فَنَادٰى لَهُ بِالْوِلَايَةِ هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ

الْآيَةَ: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾

(الـدر الـمـنثور، ج۲، ص۲۵۹؛ تاريخ بغداد خطيب، ج۸، ص۲۸٤؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤۲، ص۲۳۳)

جلال الدین سیوطی نے اللہ تعالی کا قول ﴿اَلْيَـوْمَ أَكْـمَـلْـتُ لَـكُـمْ دِيْـنَـكُـمْ﴾ کی تفسیر کے ذیل میں کہا ہے کہ ابن مردویہ اور ابن عساکر دونوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو غدیر خم کے دن منصب پر فائز کر دیا اور اُن کی ولایت کا اعلان فرما دیا تو اُس وقت جبرئیل امین اِس آیت کو لے کر نازل ہوئے۔

Al-Durr al-Manthur: [At the end of his commentary on the following verse (5: 3): *On this day I have completed for you your religion...*] Abu Sa'id Khudri said: As soon as the Messenger of Allah (S) appointed Ali (A) on the day of Ghadir Khum and called out for the acceptance of Ali's mastership and guardianship, Jibra'il descended upon the Prophet (S) with the verse, "On this day I have completed your religion..."

﴿۳۸﴾

قَـالَ الْمُتَّقِى الْهِنْدِيُّ: عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: تَصَدَّقَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّـلامُ بِـخَـاتَـمِهِ وَ هُوَ رَاكِعٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِلسَّائِلِ: مَنْ أَعْطَاكَ هٰـذا الْـخَـاتَـمَ؟ قَالَ: ذَاكَ الرَّاكِعُ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ

رَسُـولُـهُ﴾ (اَلْآيَةَ) وَ كَانَ فِى خَاتَمِهِ مَكْتُوبًا: سُبْحَانَ مَنْ فَخَرَنِي بِأَنِّي لَهُ عَبْدٌ. ثُمَّ كُتِبَ فِى خَاتَمِهِ بَعْدُ: اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ.

(کنزالعمال، ج۱۳، ص۱۰۸، سلسله ۳٦۳٥٤؛ الدر المنثور، ج۲، ص۲۹۳؛ مجمع الزوائد للهيثمی، ج۷، ص۱۷؛ زاد المسير، ابن جوزی، ج۲، ص۲۹۲؛ سرالعالمين، امام غزالی، ص۱۳٦؛ تفسير جلالين، ص۳۳۷، تفسير ابن كثير، تفسير سورة المائدة، ج۲، ص۷٤؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤۲، ص۳٥۷؛ أحكام القرآن، إبی بكر أحمد بن علی، متوفی سنہ ۳۷۰ھ، دارالكتب علمية بيروت، ج۲، ص٥٥۷؛ شواهد التنزيل، ج۱، ص۲۲۲؛ المعيار والموازنة، أبو جعفر الاسكافی، متوفی سنہ ۲۲۰ھ، ص۷٥؛ المعجم الاوسط، طبرانی، ج٦، ص۲۱۸؛ المعجم الكبير، ج۱، ص۲۲۱.)

متقی ہندی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ علیؑ نے حالت رکوع میں انگوٹھی بطور صدقہ دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائل سے دریافت کیا کہ تمھیں یہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ اس رکوع کرنے والے نے۔ تو اُس وقت اللہ تعالی نے اُن کی شان میں یہ آیت: **﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ﴾** الخ نازل فرمائی۔ اُن کی انگوٹھی پر تحریر تھا: ''پاک ہے وہ ذات مجھے اس کے عبد ہونے پر فخر ہے''۔ اس کے بعد ان کی انگوٹھی پر یہ تحریر کیا گیا: ''حکومت واقتدار اللہ کے لئے ہے''۔

Kanz al-Ummal: Ibn Abbas said: "Ali (A) gave someone his ring in alms while he was in the state of ruku' in prayer. The Prophet (S) asked the beggar, 'Who gave you this ring?' He replied, 'That man during ruku'".

Then Allah sent down the verse [5: 55], *Your master and guardian is only Allah, His Messenger, and those who believe, those who establish salat and pay zakat while they are bowing in ruku.* On that was written, "Glory be to He who honored me by making me His slave." After that this was insaided on his reing that all power and awthorith leilorg to Allah."

﴿۳۹﴾

رَوَی الْـحَاکِمُ بِسَنَدِهٖ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِیْحٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَم قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: إِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰهِ وَ أَهْلَ بَیْتِیْ وَ إِنَّهُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٤٨، ١٠٩؛ مسند احمد، ج٥، ص١٨٢؛ مجمع الزوائد، هيثمى، ج١، ص١٧٠، ج٩، ص١٦٣؛ السنن الكبرى، نسائى، ج٥، ص٤٥، ١٣٠؛ الدرالمنثور، ج٢، ص٦٠؛ المعجم الكبير، طبرانى، ج٥، ص١٥٤، سلسله٤٩٢٣؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٢٢٠؛ الجامع الصغير، سيوطى، ج١، ص٤٠٢؛ كنزالعمال، ج١، ص١٨٦، سلسله٩٤٤ و ٩٤٥)

زید بن ارقم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں کے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور اپنے اہل بیت۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔ اس حدیث کی سندیں شیخین

(بخاری اور مسلم) کی شرط کے مطابق صحیح ہیں۔

Mustadrak al-Sahihayn: According to Zayd ibn Arqam, the Messenger of Allah said: "I am leaving among you all two weighty things, the Book of Allah and the Family of My House. They will never separate until they meet me at the Pool [of Heaven]."

﴿٤٠﴾

قَالَ الْمُتَّقِی الْهِنْدِیُّ: لَمَّا آخَی النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ أَصْحَابِهِ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلامُ: لَقَدْ ذَهَبَ رُوحِیْ وَ انْقَطَعَ ظَهْرِی حِیْنَ رَأَیْتُکَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِکَ مَا فَعَلْتَ غَیْرِیْ فَإِنْ کَانَ هٰذا مِنْ سَخَطٍ عَلَیَّ فَلَکَ الْعُتْبیٰ وَ الْکَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَ الَّذِیْ بَعَثَنِی بِالْحَقِّ مَا أَخَّرْتُکَ إِلاَّ لِنَفْسِی وَ أَنتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَیٰ غَیْرَ أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَ أَنْتَ أَخِیْ وَ وَارِثِیْ. قَالَ: وَ مَا أَرِثُ مِنْکَ یَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا وَرَثَتِ الْأَنْبِیَاءُ مِنْ قَبْلِی، قَالَ: وَمَا وَرَثَتِ الْأَنْبِیَاءُ مِن قَبلِکَ؟ قَالَ: کِتَابَ رَبِّهِمْ وَ سُنَّةَ نَبِیِّهِمْ، وَ أَنْتَ مَعِی فِی قَصْرِی فِی الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِیْ وَ اَنْتَ أَخِی وَ رَفِیقِی.

(الکامل، ابن عدی، ج٣، ص٢٠٧؛ الثقات، ابن حبان، ج١، ص١٤٢؛ تاریخ ابن عساکر، ج٤٢، ص٥٣؛ الدر المنثور، ج٤، ص٣٧١؛ الریاض النضرة، ج٣، ص١٣٨؛ کنز العمال، ج٩، ص١٦٧، سلسله ٢٥٥٥٤ و ٢٥٥٥٥، ج١٣،

ص ۱۰۵، سلسلہ ۳٦۳٤٥)

متقی ہندی نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا (مواخات) قائم کیا تو حضرت علیؑ نے کہا: یا رسول اللہ جب میں نے آپ کو اپنے اصحاب کے ساتھ اور اپنے غیر کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہوئے دیکھا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ میری روح پرواز کر گئی ہو اور میری کمر شکستہ ہو گئی۔ اگر یہ سب کچھ مجھ سے ناراضگی کے سبب ہے تو مجھے آپ سے فضل و شرف کی توقع ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں نے تمھیں اپنی ذات کے لئے مؤخّر کیا ہے تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اے علیؑ تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔ علیؑ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کس چیز کی وراثت حاصل ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے پیشتر انبیاء کو جو کچھ بصورت وراثت ملتا رہا ہے۔ حضرت علیؑ نے دریافت کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے کیا میراث پائی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت، اور اے علیؑ! تم میرے ہمراہ میرے جنت کے محل میں میری بیٹی کے ساتھ رہو گے اور تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو۔

Kanz al-Ummal: When the Prophet (S) established bonds of brotherhood among his companions [the Ansar

and Muhajirun], Ali said to the Prophet (S), "My spirit is sad and my heart is in pain when I see what you have done with your companions while not including me. If this is because you are displeased with me then I ask you to look upon me with favor and honor!" So the Prophet (S) replied, "By Him who sent me with the Truth I have not chosen you as a brother for anyone but myself. You are to me as Harun is to Musa except that there will be no other prophet after me. And you are my brother and my heir". Ali (A) said, "What will I inherit from you, O Messenger of Allah?"The prophet replied that all those which the prophets before me inherited. "And what did the prophets before you inherit?" Ali (A) asked. The Prophet (S) replied, "The book of their Lord and the tradition of their prophet. You are with me in my castle in the Garden along with Fatimah (A) my daughter. You are my brother and confidant."

٤١

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِیُّ: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قُلْنَا لِسَلْمَانَ سَلِ النَّبِیَّ ﷺ مَن وَصِیُّهُ فَقَالَ سَلْمَانُ: یَا رَسُولَ اللهِ مَن وَصِیُّکَ؟ قَالَ: یَا سَلْمَانُ مَن کَانَ وَصِیُّ مُوسَیٰ؟ قَالَ: یُوشَعُ بْنُ نُونٍ، قَالَ: فَاِنَّ وَصِیِّي وَ وَارِثِی یَقْضِی دَیْنِی وَ یُنْجِزُ مَوْعِدِی عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِب.

(الریاض النضرة، محب طبری، ج۳، ص۱۳۸؛ شواهد التنزیل، ج۱، ص۹۹)

انس ابن مالک نے کہا: ہم نے سلمانؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کریں کہ اُن کا وصی کون ہے۔ سلمانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا وصی کون ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمانؓ! موسیٰ کا وصی کون تھا؟ انھوں نے نے کہا: یوشع بن نون۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: میرا وصی، میرا وارث جو میرے قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے کو وفا کرے گا وہ علیؑ ابن ابن طالب ہے۔

AI-Riyad al-Nadirah: According to Anas: "We asked Salman to enquire from the Prophet (S) to identify his heir. So Salman asked, 'O Messenger of Allah! Who is your heir?' He replied, 'Who was the heir of Musa (A)?' 'Joshua son of Nun,' Salman replied. The Prophet said, 'Then my heir and executor, who will pay my debts and fulfill my promises is Ali ibn Abi Talib.'"

﴿٤٢﴾

رَوَى التِّرمِذِیُّ بِسَنَدِهِ عَن أَبِی سَعِیدٍ وَ الاَعمَشِ عَن حَبِیبِ بنِ أَبِی ثَابِتٍ وَ عَنْ زَیدِ بنِ أَرقَمَ قَالا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: إنِّی تَارِکٌ فِیکُم إنْ تَمَسَّکتُم بِهِ لَن تَضِلُّوا بَعدِی، أَحَدُهُمَا أَعظَمُ مِنَ الآخَرِ کِتَابَ اللهِ حَبلٌ مَمدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَی الاَرضِ، وَ عِترَتِی أَهلَ

بَيتِـى وَ لَـن يَّفُتَرِقَا حَتَّىٰ يَرِدَا عَلَىَّ الُحَوُضَ، فَانُظُرُوا كَيفَ تُخَلِّفُونِى فِيُهِـمَا.

(سنـن التـرمـذى، ج٥، ص٣٢٩؛ مسند امام أحمد، ج٣، ص١٤؛ الدر المنثور، ج٦، ص٧، تـفسيـر ابـن كثير، تفسير سورۂ زخرف، ج٤، ص١٢٣؛ كنزالعمال، ج١، ص١٧٣، سلسله٨٧٣)

حبیب بن ابی ثابت اور زید ابن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمھارے درمیان (دو چیزیں) چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم اس سے تمسک رکھو گے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ عظیم ہے، اللہ کی کتاب ایسی رسّی ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور میری عترت اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔ دیکھتے رہو کہ میرے بعد اُن سے کیسا سلوک ہوتا ہے۔

AI- Tirmidhi: According to Zayd ibn Arqam, the Messenger of Allah said: "I am leaving among you (two) things which, if you hold fast onto it, you will never go astray after me; one of the two is greater than the other: the Book of Allah which is a rope extending from the Heavens to the Earth; and my immediate family, the Family of My House. They will never separate until they meet me at the Pool [of Heaven]. So watch how you deal with them after me!"

﴿٤٣﴾

رَوَىٰ اَحـمَـدُ بـنُ حَـنبَلٍ بِسَنَدِهِ عَن أَبِی سَعِیدٍ الْخُدرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنِّی أُوشِکُ أَن أُدعَىٰ فَأُجِیبَ، وَ إِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَعِترَتِی. کِتَابُ اللهِ حَبلٌ مَمدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْأَرْضِ، وَ عِترَتِی أَهلَ بَیتِی، وَ إِنَّ اللَّطِیفَ الْخَبِیرَ أَخبَرَنِی أَنَّهُمَا لَن یَفتَرِقَا حَتّی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوضَ فَانظُرُونِی بِمَ تُخَلِّفُونِی فِیهِمَا.

(مسند أحمد، ج٣، ص١٧، ص٥٩ - المعجم الکبیر، ج٣، ص٦٥؛ الدرالمنثور، ج٢، ص٦٠؛ کنزالعمال، ج١، ص١٨٧)

احمد بن حنبل ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وقت قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں چلا جاؤں، اور میں تمھارے درمیان دوگراں قدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں: اللہ تبارک وتعالی کی کتاب کہ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسّی ہے،اورمیری عترت اہل بیت۔ لطیف وخبیر اللہ نے مجھے بتایا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے بعد ان دونوں سے کیسا سلوک کرتے ہو۔

Musnad of Ahmad ibn Hanbal: According to Abu Sa'id al-Khudri, the Messenger of Allah said: "I am

about to be called to my Lord and I will answer Him. So I am leaving among you two weighty things: the Book of Allah All-Mighty and Exalted, and my immediate family. The Book of Allah is a rope extending from the Heaven to the Earth; my immediate family is the Family of My House. The All-Subtle One has informed me that they will never separate until they meet me at the Pool [of Heaven]. So watch how you deal with them after me!"

﴿٤٤﴾

رَوَی الْـحَاکِمُ بِسَنَدِهٖ عَنْ حَنْشٍ الْکَنَانِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاذَر یَقُولُ وَ هُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْکَعْبَةِ: أَیُّهَا النَّاسُ مَن عَرَفَنِی فَأَنَا مَن عَرَفْتُم، وَمَن أَنْکَرَنِی فَأَنَا أَبُوذَر، سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ: مَثَلُ أَهْلِ بَیتِی مَثَلُ سَفِینَةِ نُوحٍ مَن رَکِبَهَا نَجَا وَ مَن تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ.

(مستدرك الصحیحین، ج۲، ص۳٤۳، ج۳، ص۱٥۱؛ المعجم الکبیر، ج۳، ص٤٥، ٤٦؛ المعجم الاوسط، ج٥، ص۳٥٥، ج٦، ص۸٥؛ الجامع الصغیر، سیوطی، ج۱، ص۳۷۳؛ الدرالمنثور، ج۳، ص۳۳۷؛ کنزالعمال، ج۱۲، ص۹٤، سلسله ۳٤۱٤٤، ص۹٥، سلسله ۳٤۱٥۱)

حنش کنانی روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ کو کہتے سُنا جب وہ کعبہ کے دروازے کو تھامے ہوئے تھے: اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے تو میں وہ ہوں جسے تم پہچانتے ہو، اور جو مجھے نہیں جانتا وہ پہچان لے کہ میں ابوذر ہوں، میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے: میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح جیسی ہے۔ جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوا۔
حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

Mustadrak al-Sahihayn: Hanash ibn al-Kanani said, "I heard Abu Dharr saying, while holding onto the gate of the Kabah: "O people! Whosoever recognizes me then you know who I am. And whosoever does not recognize me should know that I am Abu Dharr. I heard the Messenger of Allah(S) saying, 'The Family of My House is like the ship of Nuh. Whosoever rides it is saved. Whosoever remains behind it drowns.'"

﴿٤٥﴾

قَالَ ابنُ حَجَر: وَ فِیْ رِوَایَةٍ أَنَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِی مَرَضِ مَوْتِهِ: أَيُّهَا النَّاسُ يُوْشِکُ أَن أُقْبَضَ قَبْضًا سَرِيعًا فَيُنطَلَقَ بِی وَ قَد قَدَّمْتُ اِلَیکُمُ الْقَولَ مَعْذِرَةً اِلَیکُم، أَلا إِنِّی مُخْلِفٌ فِیکُمْ کِتَابَ رَبِّی عَزَّ وَ جَلَّ، وَ عِتْرَتِی أَهْلَ بَیْتِی. ثُمَّ أَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ: هٰذا عَلِیٌّ مَعَ الْقُرآنِ وَ الْقُرآنُ مَعَ عَلِیٍّ لا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰی يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوضَ فَاسْأَلُوهُمَا مَاخَلَّفْتُ فِيْهِمَا.

(الصواعق المحرقة لابن حجر، ص٧٥؛ المعجم الاوسط، طبرانی، ج٥، ص١٣٥؛ المعجم الصغیر، ج١، ص٢٥٥، الجامع الصغیر سیوطی، ج٢، ص١٧٧)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت کے وقت فرمایا: اے لوگو! قریب ہے کہ میری روح قبض کر لی جائے اور میں دعوت حق پر لبیک کہوں۔ میں اس سے پہلے بھی تم سے کہہ چکا ہوں تا کہ تمھاری جانب سے کوئی عذر باقی نہ رہے۔ آگاہ ہو جاؤ میں تمھارے درمیان اپنے رب کی کتاب اور اپنی عترت اہل بیت کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے علیؑ کے ہاتھ کو بلند کر کے فرمایا: یہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر وارد ہوں پس ان دونوں سے پوچھو کہ میں نے ان میں کیا چھوڑا ہے۔

Al-Sawa'iq al-Muhriqah: During his fatal illness, the Prophet (S) said: "O people! It is about time; I will pass away very soon and be taken quickly away from you. I have told you this before and I am telling you again so that no excuse is left that I am leaving behind me among you the Book of Allah al-Mighty and Exalted, and my immediate family, the Family of My House. "Then the Prophet (S) took the hand of Ali (A), raised it, and said: 'This Ali (A) is with the Qur'an and the Qur'an is with Ali (A)! They will not separate until they meet me at the Pool [of Heaven]. So ask them about what I left behind with respect to them."

﴿٤٦﴾

رَوَى الْحَاكِمُ بِسَنَدِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اَلنُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرْقِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْاِخْتِلافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اِخْتَلَفُوا فَصَارُوا اَحْزَابَ اِبْلِيسَ.

(مستدرك الصحيحين، ج۳، ص۱٤۹؛ المعجم الكبير، ج۷، ص۲۲؛ الجامع الصغير، سيوطى، ج۲، ص٦۸۰؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤۰، ص۲۰، سلسله ٤٦۳۰؛ كنزالعمال، ج۱۲، ص۹٦، سلسله۳٤۱۵۵؛ الصواعق المحرقه، ص۱٤۰)

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے زمین والوں کوغرق ہونے سے امان دیتے ہیں اور میرے اہل بیت میری اُمّت کو اختلاف سے امان عطا کرتے ہیں۔ پس اگر عرب کا کوئی قبیلہ اُن سے اختلاف کرے گا تو وہ آپس میں اختلاف کا شکار ہو جائیں گے اور ان کا تعلق ابلیس کے گروہ سے ہوگا۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

Mustadrak al-Sahihayn: Ibn Abbas reportd that the Messenger of Allah (S) said: "The stars are a security for the people of the Earth to save them from drowning [in the desert or at sea], and the Family of My House is a security to protect my community from division. When a group of Arabs decides to oppose them then they will divide and become the party of Iblis."

﴿٤٧﴾

رَوَى الْحَاكِمُ بِسَنَدِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَ أَحِبُّونِي لِحُبِّ اللهِ، وَ أَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص٤٩؛ سنن الترمذی، ج٥، ص٣٢٩؛ الجامع الصغير، ج١، ص٣٩؛ الدر المنثور، سوره شوریٰ، ج٦، ص٧؛ تفسیر ابن کثیر، تفسير سورة زخرف، ج٤، ص١٢٣؛ كنزالعمال، ج١٢، ص٩٥، سلسله ٣٤١٥٠)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ سے محبت کرو کہ اس نے تمھیں نعمتوں سے نوازا ہے اور اللہ کی محبّت کے سبب مجھ سے محبّت کرو اور میری محبّت کی بنیاد پر میرے اہل بیت سے محبّت کرو۔

AI-Tirmidhi: Ibn Abbas reports that the Messenger of Allah (S) said: "Love Allah for what He provides you in the way of bounty. And love me for the love of Allah. And love the Family of My House for the love of me."

﴿٤٨﴾

فِي ذَيْلِ تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ أَلا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ فِي سُورَةِ الرَّعْدِ، قَالَ

السُّيُـوطِـيُّ وَ الْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ: عَنْ عَلِيٍّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ هٰـذِهِ الْآيَةُ قَـالَ: ذَاكَ مَـنْ أَحَـبَّ اللّٰهَ وَ رَسُـولَـهُ وَ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي صَـادِقًـا غَيْـرَ كَـاذِبٍ وَ أَحَـبَّ الْـمُؤْمِنِينَ شَاهِدًا وَ غَائِبًا أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ يَتَحَابُّونَ.

الدرالمنثور، ج٤، ص٥٨؛ كنزالعمال، ج٢، ص٤٤٢، سلسله٤٤٤٨)

اللہ تعالیٰ کا قول﴿ اَلَّـذِيـنَ آمَـنُـوا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (سورۃ الرعد آیت ۲۸) کی تفسیر کے ذیل میں سیوطی اور متقی ہندی نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ہے وہ شخص جو اللہ اور رسول سے زیادہ محبت کرتا ہے اور میرے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبت کرتا ہے یہ سچا ہے جھوٹا نہیں ہے۔ اور یہ مومنین سے محبت کرتا ہے خواہ وہ موجود ہوں یا موجود نہ ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ ذکر خداوندی کے سبب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

Sueuti and Muttaqi Hindi while commending on the verse (13: 28): *Indeed! Through the remembrance of Allah the hearts become tranquil, they said:*]reported Ali (A) as saying that when this verse, *Indeed! Through the remembrance of Allah the hearts become tranquil* was revealed, the Messenger of Allah (S) said: "This person is the one who loves Allah and His Messenger, and loves my household truthfully, not pretending---and

loves the believers in their presence and absence. Indeed! Through the remembrance of Allah they love one another."

﴿٤٩﴾

قَـالَ رَسُـولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَـا عَـلِيُّ إِنَّ اَلْاِسْلَامَ عُرْيَـانٌ لِبَـاسُـهُ التَّـقْـوٰى وَ رِيَـاشُهُ الْهُدٰى، وَ زِيْنَتُهُ الْحَيَاءُ، وُ عِمَادُهُ الْوَرَعُ، وَ مِلَاكُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ، وَ أَسَاسُ الْاِسْلَامِ حُبِّي وَ حُبُّ أَهْلِ بَيْتِي.

(تاریخ ابن عساکر، ج٤٣، ص٢٤١؛ کنزالعمال، ج١٢، ص١٠٥، سلسله٣٤٢٠٦، و جلد ١٣، ص٦٤٥، سلسله٣٧٦٣١؛ کشف الخفاء و مزیل الالباس، اسماعیل بن محمد، متوفی ١١٢٦ھ طبع دار الکتب العلمیة، بیروت، ج١، ص٢٣)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اسلام عریاں ہے اور اُس کا لباس تقویٰ ہے اور اُس کے بال و پر ہدایت ہیں، اور اُس کی زینت حیا ہے اور اُس کی آبادی پرہیزگاری ہے اور اُس کا ملاک عمل صالح ہے اور اسلام کی اساس میرے اہل بیت کی محبت ہے۔

متقی ہندی نے فرمایا کہ اس حدیث کی تخریج کی ہے ابن عساکر نے حضرت علیؑ سے۔

Kanz al- 'Ummal: The Prophet (S) said: "O Ali! Surely submission to Allah [Islam] is [by itself,] not enough as it looks like naked. There has to be a keen awareness of Allah [taqwa] which is like providing

clothing. Its ornate clothing is guidance. Its adornment is modesty. Its flourishing is piety. Its support is righteous deeds. And its principle foundation is the love of me and of the Family of My House."

﴿٥٠﴾

فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿سَلامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْن﴾ نَقَلَ جَمَاعَةُ الْمُفَسِّرِیْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُرادَ بِذٰلِکَ سَلامٌ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وسلم.

(الصواعق المحرقة، ص٨٨، ٨٩)

ذکر الفخر الرازی أن أهل بیته صلی الله علیه وسلم یساوونه فی خمسة أشیاء: فی السلام قال: السلام علیك أیها النبی، وقال: سلام علی اِل یاسین وفی الصلاة علیه وعلیهم وفی التشهد و فی الطهارة، قال تعالی: (طه) أی یا طاهر- وقال:(ویطهرکم تطهیرا) و فی تحریم الصدقة، وفی المحبة قال: (فاتبعونی یحببکم) وقال:(قل لا أسلکم علیه أجرا إلا المودة فی القربی.

أقول(الفیروزآبادی): و تقدم ذکر هذا الکلام للفخرالرازی فی آخر باب: کیف یصلی علی محمد و آل محمد، فراجع: تفسیر الدر المنثور، ج٥، ص٢٨٦؛ تفسیر ابن کثیر، ج٤، ص٢٢ تفسیر سورة صافات؛ تفسیر قرطبی، ج١٥، ص٤، تفسیر سورةیٰسین؛ فتح الباری، ج٦، ص٢٦٥؛ الکامل، عبدالله ابن عدی، ج٦، ص٣٥٠؛ البدایة والنهایة، ج١، ص٣٩٦، حالات حضرت الیاس)

اللہ کا قول ﴿سَلامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْن﴾ مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد آل محمد علیہم السلام ہیں۔

فخر الدین رازی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرتؐ کے اہل بیت پانچ امور میں آنحضرتؐ سے مشابہت رکھتے ہیں: (۱) سلام میں۔ فرمایا: اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ، اور فرمایا: ﴿سَلامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْن﴾ (۲) تشہد میں درود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام دونوں پر ہے۔ (۳) طہارت میں اللہ تعالی نے فرمایا: طه، اے طاہر اور فرمایا: یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا۔ (۴) صدقہ کی حرمت میں۔ (۵) محبت میں فرمایا: فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ اور فرمایا: قُل لا اَسْئَلُکُمْ عَلَیهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ۔ میں کہتا ہوں فخر الدین رازی کا یہ کلام اس سے قبل کَیفَ یُصَلّٰی عَلیٰ مُحَمَدٍ وَ آلِ مُحَمَّد کے آخر باب میں گذر چکا ہے۔

Al-Sawa'iq al-Muhriqa: Ibn Abbas reportd that the verse [37: 130], *Peace be upon IL-Yasin*, means, "Peace be upon the Family of Muhammad (S)". Furthermore Fakhruddin Razi reported that the Family of the House of the Prophet (S) shared five qualities with the Prophet: In salutation [i.e., *May Peace be upon...*]. Allah says, "Peace be upon you, O Prophet", and he says, "Peace be upon il-Yasin [the Family of Muhammad(S)]"; In seeking connection with them [salawaat] during tashahhud; In purification. Allah says [20:1], *Ta Ha!*, that is, "O pure one!"; and He says [33: 33], ...*And he*

will purify you a great purification!; In the prohibition of receiving charity; And in love. Allah says [3:31], *...follow me! Allah will love you.* And He said [42:23], *Say: I ask nothing from you in return except loving attachment to the Near Ones.*

﴿٥١﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا يُؤمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ اِلَيهِ مِنْ نَفْسِهٖ، وَ أَهْلِي أَحَبَّ اِلَيهِ مِن أَهْلِهٖ، وَ عِتْرَتِي أَحَبَّ اِلَيهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَ ذُرِّيَّتِي أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ.

(المعجم الاوسط، ج٦، ص٥٩؛ مجمع الزوائد، الهیثمی، ج١، ص٨٨؛ کنزالعمال، ج١، ص٤١، سلسله٩٣؛ نظم دررالسمطین، ص٢٣٣)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہوں، اور میرے اہل بیت اُس کے اہل بیت سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری اولاد اُس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو اور میری ذریّت اُس کی ذریّت سے زیادہ محبوب نہ ہو۔

Kanz al- 'Ummal: The Prophet (S) said: "Not anyone of you would be a true believer until I am more beloved to him than his own self; my family is more beloved to him than his own family; my closest relations

are more beloved to him than his own closest relations; and my progeny is more beloved to him than his own progeny."

﴿٥٢﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: لا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يومَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ، عَنْ عُمُرِهٖ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَ عَنْ جَسَدِهٖ فِيمَا أَبْلاهُ، وَ عَنْ مَالِهٖ فِيمَا أَنْفَقَهُ، وَ مِن اَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَ عَنْ حُبِّنَا أَهْلَ الْبَيتِ.

(المعجم الكبير، ج ١١، ص ٨٤؛ المعجم الاوسط، ج ٢، ص ٣٤٨؛ كنزالعمال، ج ١٣، ص ٣٩٧، سلسله ٣٩٠١٣؛ و ذكره ثانيًا بلا فصل وقال:عن أبى برزة قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: لاتزول قدما عبد (وساق الحديث كما تقدم) وقال فى آخره: قيل: يا رسول اللّٰه فما علامة حبكم؟ فضرب بيده على منكب عَلِيّ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندے کے قدم آگے نہ بڑھیں گے جب تک چار باتوں کا سوال نہ کیا جائے، عمر کے بارے میں کہ اُسے کیسے گذارا، جسم کے بارے میں کہ یہ کس طرح پرانا ہوا، مال کے بارے میں کہ کہاں پر خرچ کیا اور کہاں سے کمایا، اور ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں۔

اس کی تخریج کی ہے طبرانی نے ابن عباس سے اور اسے ذکر کیا ہے ہیثمی نے مجمع الزوائد میں۔ اور فرمایا: اسے روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اسے دوبارہ بلا فاصلہ بیان کیا اور فرمایا: ابو برزہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا: **لا تزول قدما عبد** سابقہ حدیث کی طرح اور آخر میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: آپؐ سے محبت کی علامت کیا ہے؟ تو اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت علیؑ کے شانے پر رکھ دیا۔

Kanz al- 'Ummal: The Prophet (S) said: "On the Day of Resurrection, the feet of a servant will not move until he is asked about four things: how he has spent his life-span, how he has kept or maintained his body,what were the sources of his wealth and how he spent it, and about his love for us, the Family of the House."

﴿۵۳﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَدِّبُوا أَوْلادَكُمْ عَلٰى ثَلاثِ خِصَالٍ، حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَ حُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَ قِرَاءَةِ الْقُرآنِ فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرآنِ فِي ظِلِّ اللّٰهِ يَومَ لا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَ أَصْفِيَائِهِ.

(کنزالعمال، ج۱٦، ص٤٥٦، سلسله٤٥٤٠٩؛ الجامع الصغير، سيوطى، ج۱، ص۵۱؛ كشف الخفاء ومزيل الالباس، اسماعيل بن محمد، ج۱، ص۷٤ دارالكتب العلمية، بيروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولاد کی تربیت میں تین باتوں کا خیال رکھو: (۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت۔ (۲) اُن کے اہل بیت کی محبت۔

اور (۳) قرآن کی تعلیم۔ اس لئے کہ حاملِ قرآن اللہ کے سائے میں انبیاء اور اوصیاء کے ساتھ ساتھ ہوں گے جس روز سوائے اللہ کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

Kanz al- 'Ummal: The Prophet (S) said: "Bring up your children in three excellences: the love of your Prophet (S), the love of the Family of his House, and the recitation of the Qur'an; surely the bearers of the Qur'an will be in the Shadow of Allah on the Day when there is no shadow but His, along with His Prophets and chosen ones."

﴿٥٤﴾

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ: وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لا يُحِبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ اِلَّا مُؤمِنٌ تَقِيٌّ، لا يُبْغِضُنَا اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ.

قال المحب الطبری: أخرجه الملا۔ یعنی فی سیرته۔ (ذخائر العقبی الطبری، ص١٨؛ ریاض النضرة، ج٣، ص١٤٠)

جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت سے وہی محبت کرے گا جو مومن اور متقی ہوگا اور وہ ہم سے دشمنی کرے گا جو منافق اور بد بخت ہوگا۔

Jabir ibn Abdullah reported that the Messenger of

Allah (S) said: "Only a keen conscious believer loves us, the Family of the House. A miserable hypocrite hates us."

﴿٥٥﴾

قَالَ الزَّرَنْدِیُّ الْحَنَفِیُّ: وَ رَوَیٰ أَبُو الشَّیخِ عَن عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلامُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ مُغضِبًا حَتَّی اسْتَوَیٰ عَلَی الْمِنبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَیٰ عَلَیهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٌ یُؤذُونَنِی فِی أَهْلِ بَیْتِی، وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لا یُؤمِنُ عَبْدٌ حَتَّیٰ یُحِبَّنِی، وَ لا یُحِبُّنِی حَتَّیٰ یُحِبَّ ذُرِّیَّتِی.

(نظم درر السمطین، ص۲۳۳)

ابوالشیخ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم غضب ناک ہو کر برآمد ہوئے آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو میرے اہل بیت کے بارے میں مجھے اذیّت دیتے ہیں۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن ہو نہیں سکتا جب تک مجھ سے محبت نہ کرے اور مجھ سے محبت ہو نہیں سکتی جب تک میری ذرّیت سے محبت نہ ہو۔

Abu al-Shaykh reported from Ali (A): "One day the Messenger of Allah (S) came out of his home angry. He went upon his pulpit (minbar) and after praising and glorifying Allah. he said: 'What is the matter with these

men, hurting me with respect to the Family of My House! By He in Whose Hands is my soul! No person can be a true believer of Islam until he loves me. And he does not love me until he loves my progeny.'"

﴿٥٦﴾

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ: وَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأَىٰ عَلِيًّا مُقْبِلاً فَقَالَ: يَا أَنَسُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: هٰذَا الْمُقْبِلُ حُجَّتِيْ عَلَىٰ أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ذخائر العقبى، ص۷۷؛ الرياض النضرة، ج۳، ص۱۵۹)

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا کہ میں نے حضرت علیؑ کو آتے ہوئے دیکھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اے انس! میں نے کہا: جی حضور۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ آنے والا قیامت کے دن میری اُمّت پر حجت ہے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Anas ibn Malik said: "I was with the Prophet (S) when he saw Ali (A) approaching. The Prophet (S) then remarked, 'O Anas! This one who has just approached is my proof to my community on the Day of Resurrection.'"

فِی ذَیْلِ تَفْسِیْرِ قَولِہٖ تَعَالٰی ﴿ إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ﴾ فِی سُورَۃِ الْبَیِّنَۃِ، قَالَ السُّیُوطِیُّ: وَ أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَقْبَلَ عَلِیٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ إِنَّ ھٰذا وَ شِیْعَتَہٗ لَھُمُ الْفَائِزُونَ یومَ الْقِیَامَۃِ.

وَ نَزَلَتْ: ﴿ إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ﴾ فَکَانَ أَصْحَابُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَقْبَلَ عَلِیٌّ قَالُوا: جَاءَ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ.

(الدر المنثور، ج٦، ص٣٧٩؛ تفسیر فتح القدیر، شوکانی، ج٥، ص٤٧٧؛ تاریخ ابن عساکر، ج٤٢، ص٣٧١؛ نظم درر السمطین، ص٩٢؛ شواھد التنزیل، حسکانی، ج٢، ص٤٦٨)

سیوطی نے درمنثور میں اللہ تعالی کا قول: ﴿ إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ﴾ (سورۃ بینہ، آیت ۷) کی تفسیر کے ذیل میں فرمایا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے جابر ابن عبداللہؓ سے انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ اتنے میں حضرت علیؑ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً یہ اور اس کے پیروکار (شیعہ) قیامت کے دن کامیاب ہوں گے اور اس وقت یہ آیت نازل

ہوئی۔اس کے بعد جب بھی حضرت علی تشریف لاتے تو اصحاب پیغمبر فرمایا کرتے تھے:جَاءَ خَیرُ الْبَرِیَّة مخلوقات میں بہترین فرد آرہا ہے۔

Jabir ibn Abdullah said: "We were with the Prophet (S) when Ali (A) approached. Then the Prophet said: 'By Him in whose hands is my soul! This man and his followers [shi'ah] will be the victorious on the Day of Resurrection'". Jabir ibn Abdullah then said: "And when the following verse was revealed: *Surely the best of creation are those who believe and do righteous deeds*, the companions of the Prophet (S) would say, whenever Ali showed up, 'The Best of Creation has come!'"

﴿۵۸﴾

رَوَی الْحَاکِمُ بِسَنَدِهِ عَنْ عَبدِاللهِ بْنِ أَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةِ عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُوحِیَ اِلَیَّ فِی عَلِیٍّ ثَلاثٌ، إِنَّهُ سَیِّدُ الْمُسْلِمِینَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِینَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِینَ.

(مستدرك الصحيحين، ج۳، ص۱۳۷؛ كنزالعمال، ج۱۱، ص۶۱۹، سلسله ۳۳۰۱۰؛ الرياض النضرة، ج۳، ص۱۳۸)

حاکم نیشاپوری نے اپنی سند سے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کے

بارے میں مجھے تین باتوں کی وحی کی گئی ہے: یہ کہ (۱) وہ مسلمانوں کے سردار ہیں۔ (۲) وہ متقین کے امام ہیں۔ (۳) اور روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

Mustadrak al-Sahihayn: As'ad ibn Zurarah reports from his father that the Messenger of Allah (S) said: "Three things about Ali (A) have been revealed to me: He is the Chief of the Muslims, the Imam of the God-conscious, and the Leader of those whose limbs will blaze in brightness [on the Day of Resurrection]."

﴿۵۹﴾

فِی ذَیلِ تَفسِیرِ قَولِهٖ تَعَالٰی ﴿فِی بُیُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَن تُرفَعَ وَ یُذکَرَ فِیهَا اسمُهُ﴾ فِی سُورَةِ النُّورِ، قَالَ السُّیُوطِیُّ: وَ أَخرَجَ ابنُ مَردَوَیه وَ بُرَیدَةُ قَالا: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الآیَةَ: فَقَامَ اِلَیهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَیُّ بُیُوتٍ هٰذِهِ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بُیُوتُ الأَنبِیَاءِ. فَقَامَ اِلَیهِ أَبُوبَکر فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا البَیتُ مِنهَا بَیتُ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: نَعَم مِن أَفَاضِلِهَا.

(الدر المنثور، ج۵، ص ۵۰؛ تفسیر الثعلبی، ج۷، ص۱۰۷؛ شواهد التنزیل، ج۱، ص۵۳۳)

سیوطی نے اپنی تفسیر درمنثور میں اللہ تعالی کے قول: ﴿فِی بُیُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَن تُرفَعَ وَ یُذکَرَ فِیهَا اسمُهُ﴾ (سورہ نور، آیت ۳۶) ایسے گھر جن کے بارے میں

اللہ کا حکم ہے کہ اُن کی بلندی کا اعتراف کیا جائے اور اُن میں اُس کا نام لیا جائے کی تفسیر کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ فرمایا کہ ابن مردویہ اور بریدہ نے تخریج کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: یارسول اللہ! اس آیت میں ''بیوت'' سے مراد کون سے گھر ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: اس سے انبیاء کے گھر مراد ہیں۔ تو حضرت ابوبکر نے کھڑے ہو کر علیؑ اور فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے دریافت کیا کہ کیا علیؑ و فاطمہؑ کے گھر بھی اس آیت میں شامل ہیں؟ تو آنحضرتؐ نے جواب دیا: ہاں بلکہ یہ انبیاء کے گھروں سے افضل ہے۔

Sueuti in his commentry Al-Durr al-Manthur stated at the end of his commentary on the verse (24: 36), *In houses which Allah has permitted to be exalted and in which His Name is mentioned...*, that the Messenger of Allah (S) once recited this verse, and a man stood up and asked, "Which houses are these, O Messenger of Allah?" The Messenger (S) replied, "The house of the prophets (A)". Then Abu Bakr asked, "O Messenger of Allah, is the house of Ali and Fatimah, among them?" He replied, "Yes, one of the very best of them."

﴿٦٠﴾

قَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَابكْر يُكْثِرُ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ، فَقُلتُ: يَا أَبَةِ رَأَيْتُکَ تُكْثِرُ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: بَنِيَّةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.

(تاریخ ابن عساکر، ج۴۲، ص۳۵۰؛ الریاض النضرة، ج۳، ص۱۹۶؛ سیر اعلام النبلاء، ج۱۵، ص۵۴۲۔ مستدرك الصحیحین، ج۳، ص۱۴۲؛ المعجم الکبیر، ج۱۰، ص۷۷؛ کنزالعمال، ج۱۱، ص۶۰۱، سلسله۳۳۸۹۵ جلد ۱۱، ص۶۲۴، سلسله۳۳۰۳۹؛ الکامل ابن عدی، ج۲، ص۳۳۹)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوبکر کو دیکھا کہ وہ علیؑ کے چہرے کو بہت زیادہ دیکھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابا جان میں غور کررہی ہوں کہ آپ علیؑ کے چہرے کو بہت زیادہ دیکھ رہے ہیں۔ تو حضرت ابوبکر نے جواب دیا: اے بیٹی! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

جو پوچھا دیکھتے رہتے ہو کیوں ہر دم رخِ حیدرؑ
کہا والد نے بیٹی سے کہ بیٹی یہ عبادت ہے

'Aishah reports: "I said my father frequently gazing upon the face of Ali, so I asked, 'O father, I see you frequently gazing upon the face of Ali.' He replied: 'Mydaughter, I heard the Messenger of Allah (S) saying that gazing upon the face of Ali is (Ibadah) worship.'"

﴿٦١﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فُرْقَةٌ وَ اخْتِلَافٌ فَيَكُونُ هٰذا وَ أَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِّ. يَعْنِى عَلِيًّا.

(کنزالعمال، ج١١، ص٦٢١، سلسله٣٣٠١٦؛ المعجم الكبير، ج١٩، ص١٤٧)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف رونما ہوگا تو اُس وقت یہ علیؑ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔

Kanz al-Ummal: The Messenger of Allah (S) said: "When division and differences occur in the body politics of Islam, this man [Ali (A)] and his companions will be with the truth."

﴿٦٢﴾

رَوَى الْحَاكِمُ بِسَنَدِهٖ عَنْ أَبِى هُرَيْرَة قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَقَدْ أُعْطِىَ عَلِىُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ ثَلاثَ خِصَالٍ لَئِنْ تَكُونُ لِى خَصْلَةٌ مِنهَا أَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ أَنْ أُعْطَىٰ حُمْرَ النَعَمُ، قِيلَ: وَ مَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤمِنِينَ؟ قَالَ: تَزَوُّجُهُ فَاطِمَةَ بِنتَ الرَّسُولِ ﷺ وَ سُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحِلُّ لَهُ فِيهِ مَا يَحِلُّ لَهُ، وَ الرَّايَةُ يَومَ خَيْبَر.

قـــال الـحــاكـم: هـذا حـديـث صـحيـح الاسنـاد. (مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٥؛ مسـنــد أحــمــد، ج٢، ص٢٦؛ كـنـزالـعـمــال، ج١٣، ص١١٠، سـلسـلـه٣٦٣٥٩؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص١٢٠؛ المصنف، ابن أبى شيبه، ج٧، ص٥٠٠؛ البداية والنهاية، ج٧، ص٣٧٧، باب حضرت علیؑ)

ابوہریرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمرابن خطاب نے فرمایا: حضرت علیؑ کو تین ایسی خوبیاں عطا کی گئی ہیں کہ اگر اِن میں سے ایک بھی خصلت میرے پاس ہوتی تو میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ تھا۔آپ سے دریافت کیا گیا: اے امیرالمومنین! وہ کون سی خوبیاں ہیں تو اُنھوں نے فرمایا: حضرت فاطمہؑ سے اُن کی شادی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں سکونت اختیار کرنا اوراس میں اُن کے لئے اُن چیزوں کا حلال ہونا جو آنحضرتؐ کے لئے حلال تھا، اورروزخیبر علم کا عطا کرنا۔

Abu Hurayrah reported that Umar bin Khatab said: "Ali ibn Abi Talib has been given three excellences, if I could just have one of them it would be dearer to me than the choiciest flock of livestock! Someone asked, 'What are these excellences, O Commander of the Faithful?' He replied: 'His marriage to Fatimah (A), daughter of the Messenger of Allah (S); allowing him to live next to the Masjid of the Prophet (S), and to enter it even when no one else was allowed [at times of ghusl]; and carrying the standard on the Day of Victory at Khaibar.'

﴿٦٣﴾

رَوَى الْـحَاكِمُ بِسَنَدِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَم قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَـن يُّرِيدُ أَن يَّحْيَى حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مَوتِي وَ يَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِـي وَعَـدَنِـي رَبِّـي فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ لَن يُخْرِجَكُمْ مِن هُدًى وَ لَن يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلالَةٍ.

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٨؛ المعجم الكبير، ج٥، ص١٩٣؛ كنزالعمال، ج١١، ص٦١١، سلسله٣٢٥٩٥.)

زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری جیسی زندگی گذارنا چاہتا ہے اور میری طرح موت سے ہمکنار ہونا چاہتا ہے، اور جنت خلد میں رہنا چاہتا ہے جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے تو اُسے چاہئے کہ وہ علیؑ ابن ابی طالب کو دوست رکھے۔ اس لئے کہ وہ تمھیں ہدایت سے دور نہیں لے جائیں گے اور گمراہی میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

حاکم نیشاپوری نے فرمایا: یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح ہے۔

Mustadrak al-Sahihayn: Zayd ibn Arqam reported that the Messenger of Allah (S) said: "Whosoever wants to live my life and die my death and live in the Garden of Perpetuity which my Lord has promised me, then he should let himself become intimately close to Ali ibn Abi Talib. He will never take you away from the right path or commit an error."

﴿٦٤﴾

وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ: لا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤمِنٌ، وَلا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِیْ، وَ مَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ، وَ حَبِیْبِی حَبِیبُ اللهِ، وَ بَغِیْضِی بَغِیْضُ اللهُ، وَیلٌ لِمَن أَبْغَضَکَ بَعْدِی.

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٨؛ المعجم الاوسط، طبرانی، ج٥، ص٨٧؛ مجمع الزوائد، الهيثمی، ج٩، ص١٣٣؛ تهذيب الكمال، ج١، ص٢٥٩؛ سير اعلام النبلاء، ج٩، ص٥٧٥؛ تاريخ بغداد خطيب، ج٤، ص٢٦١)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے علی! تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور دشمنی نہیں کرے گا مگر منافق۔ جو تم سے محبت کرے گا گویا اس نے مجھ سے محبت کی اور جو تم سے دشمنی کرے گا تو اُس نے مجھ سے دشمنی کی۔ میرا محبوب اللہ کا محبوب اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے، وائے ہو اُس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے۔

Haytham's Majma': Ibn Abbas reports that once the Messenger of Allah(S) looked at Ali(A) and said: "No one loves you except a believer, and no one hates you except a hypocrite. Whosoever loves you surely loves me, and whosoever hates you surely hates me. The lover of me is the lover of Allah; the one hates me in fact hates Allah. Woe unto the one who hates you after me."

﴿٦٥﴾

رَوَی التِّرْمِذِیُّ مُسْنِدًا عَنْ عَلِیٍّ وَ فِیهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ عَلِیًّا، اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَیْثُ دَارَ.

(سنن الترمذی، باب مناقب علیؑ، ج۵، ص۲۹۷؛ مستدرک الصحیحین، ج۳، ص۱۲٤، المعجم الاوسط، ج۹، ص۹۵؛ الجامع الصغیر، سیوطی، ج۲، ص۹؛ مسند ابی یعلی، ج۱، ص٤۱۹)

ترمذی نے حضرت علیؑ کی سند سے ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ علیؑ پر رحمت نازل کرے، اے اللہ! حق کو اُسی طرف پھیر دے جدھر علیؑ پھریں۔

Sahih al-Tirmidhi: The Messenger of Allah(S) said: "The Mercy of Allah be upon Ali! O Allah,let Ali (A) be the one always taken as the pointer to the right path!"

﴿٦٦﴾

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَنْظُرُ فِی الطَّوافِ اِلٰی حَرَمِ الْمُسْلِمِینَ فَلَطَمَهُ عَلِیٌّ فَاسْتَعْدیٰ عَلَیْهِ عُمَرَ فَقَالَ: ضَرَبَکَ بِحَقٍّ اَصَابَتْهُ عَیْنٌ مِن عُیُونِ اللهِ.

(النهایة فی غریب الحدیث، ابن الاثیر، ج۲، ص۲۳۲؛ کنزالعمال، ج۵، ص٤٦۲؛ تاریخ مدینة دمشق، ابن عساکر، ج۱۷، ص۷۲؛ الریاض النضرة، ج۳،

ص١٦٥)

ایک شخص طواف کعبہ میں کسی عورت کوغور سے دیکھنے لگا۔ حضرت علیؑ نے اُس کوطمانچہ مارا۔ یہ شخص شکایت کرتے ہوئے عمر ابن خطاب کے پاس گیا۔ حضرت عمر نے کہا: علیؑ نے جو تجھ کوتھپڑ مارا وہ حق تھا اس لیے کہ اللہ کی آنکھوں میں سے ایک آنکھ نے تیرے اس فعل کودیکھا۔

One person was gazing at a woman during Tawaf of Kaba. Hazrath Ali saw and slapped the person. That person complained Caliph Omar. The Caliph said: "The person who slapped you was right as he is nothing but Truth, because He is the One of the Eye of Allah who saw your act of sin."

﴿٦٧﴾

قَالَ ابْنُ عَسَاكِر: عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ فِى بَعْضِ أَزِقَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: يَابْنَ عَبَّاس أَظُنُّ الْقَومَ اسْتَصْغَرُوا صَاحِبَكُم إِذْ لَم يُوَلُّوهُ أُمُورَهُمْ، فَقُلْتُ: وَاللهِ مَا اسْتَصْغَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اخْتَارَهُ لِسُورَةِ بَراءَةٍ يَقْرَأُهَا عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ. فَقَالَ لِى: اَلصَّوابُ تَقُولُ. وَاللهِ لَسَمِعتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِب: مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّنِى، وَ مَنْ أَحَبَّنِى أَحَبَّ اللهَ وَ مَنْ أَحَبَّ اللهَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٢٩٢؛ كنزالعمال، ج١٢، ص١٠٩،

سلسلہ۳٦۳۵۷)

ابن عساکر نے کہا: ابن عباس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں عمر ابن خطاب کے ساتھ مدینہ کی کسی گلی میں جا رہا تھا کہ انھوں نے فرمایا: اے ابن عباس! میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں نے تمھارے صاحب (علیؑ ابن ابی طالب) کی منزلت گھٹا دی کہ انہیں اپنے امور کا نگراں نہیں بنایا۔ میں نے جواب دیا: واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی شان نہیں گھٹائی۔ جب اُنہیں سورۂ برائت کے لئے منتخب کیا کہ وہ مکّہ والوں کو یہ سورہ پڑھ کر سُنائیں۔ تو انھوں نے جواب دیا آپ صحیح فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علیؑ ابن ابی طالب کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے: اے علی! جس نے تم کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اُس نے اللہ کو دوست رکھا، اور جس نے اللہ کو دوست رکھا، اللہ اُسے جنت میں داخل کر دے گا۔

Kanz al-Ummal: Ibn Abbas related: "I was on one of my walks with Omar ibn al-Khattab through the alleys of Medina when he said to me, 'O Ibn Abbas! I think the people have belittled your companion [Imam Ali (A)] since they decided not to turn their affairs over to him'. So I said, 'By Allah! The Messenger of Allah did not belittle him when he chose him [over Abu Bakr] to deliver Surah Bara'ah to the people of Makkah'. Omar replied, 'You are right in what you say. By Allah, I myself heard the Messenger of Allah (S) saying to Ali

ibn Abi Talib: 'Whosoever loves you loves me. And whosoever loves me loves Allah. And whosoever loves Allah will be entered into the Garden.'"

﴿٦٨﴾

رَوَی مُسْلِمٌ بِسَنَدِهٖ عَن أَبِی هُرَیْرَة أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ یَومَ خَیْبَر: لَأُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ رَجُلاً یُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ یَفْتَحِ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعٰی لَهَا. قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِیَّاهَا وَ قَالَ: اِمْشِ وَلا تَلْتَفِتْ حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَیکَ، قَالَ: فَسَارَّ عَلِیٌّ شَیْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَ لَمْ یَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰی مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: وَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰی یَشْهَدُوا أَن لا إِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ، فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِکَ فَقَدْ مُنِعُوا مِنکَ دِمَاءَ هُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُم عَلَی اللّٰهِ.

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، ج۷، ص۱۲۱؛ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب خیبر، ج۵، ص۷٦؛ مسند أحمد، ج۵، ص۳۳؛ سنن النسائی، کتاب مناقب، ج۵، ص۱۱۱؛ مستدرك الصحيحين، ج۳، ص۱۰۹)

مسلم نے اپنی سند سے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا تھا: میں ضرور اُس مرد کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس

کے رسول سے محبت کرتا ہوگا، اللہ اُس کے دونوں ہاتھوں پر فتح نصیب کرے گا۔

حضرت عمر ابن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے اُس روز کے کبھی امارت کو پسند نہیں کیا۔ میں نے اس امید پر اپنے آپ کو نمایاں کیا کہ شاید مجھے پرچم کے لیے طلب کیا جائے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن طالب کو طلب کیا اور اُنھیں علم عطا کر دیا اور فرمایا: تم روانہ ہو جاؤ اور کسی جانب توجّہ نہ دو یہاں تک کہ اللہ تمھیں فتح نصیب کرے۔ فرمایا کہ علیؑ تھوڑا سا آگے بڑھے اور پھر ٹھہر گئے، لیکن مُڑ کر نہیں دیکھا اور بلند آواز سے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں کس حد تک لوگوں سے قتال کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن سے اُس وقت تک قتال کرو جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ نہیں ہے معبود سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ ایسا کرلیں تو انھوں نے اپنی جان و مال کو تم سے محفوظ کرلیا۔ الّا یہ کہ جو اس کا حق ہو اور اُن کا حساب اللہ کے ذمّے ہوگا۔

Abu Hurayrah reported that the Messenger of Allah (S) said on the Day of Victory at Khaybar that he would give this standard to someone who loveed Allah and His Messenger and in whose hands Alah would place victory!

Omar said: "I never wished more to have the command [of the army] on that day than ever before! So I ran close to the standard hoping that I would be called

upon to bear it. Then the Messenger of Allah (S) called Ali ibn Abi Talib (A) and gave it to him, saying, 'Move forward and do not turn back until Allah accomplishes our victory through you!' Ali rushed forward a bit and then stopped, but did not turn around. He cried out, 'On what basis am I fighting these people?' The Prophet (S) replied, 'Fight them until they bear witness that there is no deity except Allah and that Muhammad is the Messenger of Allah! When they do that, then their blood and property is forbidden to you except by way of justice. And their account is unto Allah.'"

﴿٦٩﴾

رَوَى النِّسَائِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَولِهِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ﴾ اَلآيَة قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلامُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيفَ الصَّلاةُ عَلَيکَ؟ فَقَالَ: قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَ رَسُولِکَ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

(سنن النسائى، ج۳، ص۴۷؛ المعجم الكبير، ج۱۹، ص۱۲۴؛ المعجم الاوسط، ج۳، ص۲۱۵؛ المعجم الصغير، ج۱، ص۸۶؛ الدر المنثور، ج۵، ص۲۱۶؛ تفسير الثعالبى، ج۴، ص۲۵۷؛ تاريخ ابن عساكر، ج۱۵، ص۲۳۶)

نسائی نے اللہ تعالی کا قول ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ﴾ کے ذیل

میں اپنی سند سے ابراہیم سے روایت کہ ہے کہ لوگوں نے سوال کیا: ہم نے سلام کے بارے میں جان لیا۔ یہ فرمائیے کہ آپ پر ''صلاۃ'' کا کیا مفہوم ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَ رَسُولِکَ وَ أَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.

اے اللہ! تو رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو قابل حمد اور لائق تمجید ہے۔

Tafsir lbn Jarir: With reference to the verse [33: 56], *Surely Allah and His Angels continually intensify their connection with the Prophet. O you who believe! Invoke intensification of connection with him and invoke peace and salutations upon him!*: Ibrahim, the Companion of the Prophet (S) asked, "O Messenger of Allah! We know how to invoke peace and salutations upon you but how do we invoke intensification of connection [salawat] with you?" The Messenger of Allah replied, "Say: O Allah, intensify the connection with Muhammad, your servant and messenger, and with the Family of his House, as you intensified the connection with Ibrahim. Surely you are All-Praiseworthy, Most Majestic."

﴿۷۰﴾

رَوَی الْإِمَامُ الشَّافِعِیُّ بِسَنَدِہٖ عَنْ أَبِی هُرَيرَة اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰہِ کَيُفَ نُصَلِّیْ عَلَيُکَ؟ يَعْنِیْ فِی الصَّلاةِ. فَقَالَ: تَقُولُونَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيُتَ عَلٰی اِبُرَاهِيُمَ، وَ بَارِکُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكُتَ عَلٰی اِبُرَاهِيُمَ، ثُمَّ تُسَلِّمُونَ عَلَیَّ.

(مسند الامام الشافعی، دارالکتب العلمیه، بیروت، ص۴۲؛ مسند أحمد، ج۵، ص۲۱۸؛ تاریخ ابن عساکر، ج۱۰، ص۲۹۱؛ تفسیر ابن کثیر، ج۳، ص۵۱۵)

امام شافعی نے اپنی سند سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے، انھوں نے سوال کیا: یارسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں یعنی نماز میں ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: تم کہتے ہو: اے اللہ رحمت نازل فرما محمد وآل محمد پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی تھی ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد وآل محمد علیہم السلام پر جس طرح تو نے برکت نازل کی تھی ابراہیم پر پھر اُس کے بعد مجھ پر سلام کرتے ہو۔

Musnad of Shaji'i: Abu Hurayrah, asked, "O Messenger of Allah! How do we invoke intensification of connection with you during the prayer?" The Prophet(S) responded, "You should all say: O Allah, intensify the connection with Muhammad and the

Family of Muhammad, as you intensified the connection with Ibrahim. And bless Muhammad and the Family of Muhammad as you blessed Ibrahim.Then you invoke peace and salutations upon me".

﴿۷۱﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: اُوصِيُ مَنُ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِيُ بِوَلايَةِ عَلِيِّ بُنِ أَبِي طَالِب، فَمَنُ تَوَلَّاهُ فَقَدُ تَوَلَّانِي، وَ مَنُ تَوَلَّانِي فَقَدُ تَوَلَّى اللّٰهَ، وَ مَنُ أَحَبَّهُ فَقَدُ أَحَبَّنِيُ، وَ مَنُ أَحَبَّنِيُ فَقَدُ أَحَبَّ اللّٰهَ، وَ مَنُ أَبُغَضَهُ فَقَدُ أَبُغَضَنِيُ، وَ مَن أَبُغَضَنِيُ فَقَدُ أَبُغَضَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ.

(تاریخ ابن عساکر، ج۴۲، ص۲۴۰؛ ج۵۲، ص۷؛ مجمع الزوائد، الهیثمی، ج۹، ص۱۳۲؛ الریاض النضرة، ج۳، ص۱۲۲؛ کنزالعمال، ج۱۱، ص۶۱۰، سلسله۳۲۹۵۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی میں اُسے علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کی وصیّت کرتا ہوں۔ جس نے علیؑ کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اُس نے اللہ کو دوست رکھا اور جس نے علی سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے علیؑ سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی تو گویا کہ اُس نے اللہ تبارک وتعالی سے دشمنی کی۔

متقی ہندی نے فرمایا: اس حدیث کی تخریج کی ہے طبرانی اور ابن عساکر نے عمارؓ یاسر سے (میں کہتا ہوں) کہ اس روایت کو ہیثمی نے مجمع میں ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ طبرانی نے دونوں طریقوں سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور محبّ الدین طبری نے بھی ریاض النضرۃ میں اسے بیان کیا۔ اور فرمایا ہے کہ حاکم نے بھی اس روایت کی تخریج کی ہے۔

Kanz al-Ummal: The Prophet(S) said: "Whosoever believes in me and affirms me, I enjoin upon him to receive the intimacy and guardianship of Ali ibn Abi Talib (A). Whosoever turns away from him turns away from me. And whoso turns away from me turns away from Allah. Whosoever loves him loves me. And whosoever loves me loves Allah. Whosoever hates him hates me. And whoso hates me hates Allah, the Mighty and Exalted"

﴿٧٢﴾

قَالَ الطَّبَرانِیُّ: عَنْ أُمِّ سَلِمَة قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: عَلِیٌّ مَعَ الْقُرآنِ وَ الْقُرآنُ مَعَ عَلِیٍّ لا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰی يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

(المعجم الاوسط، ج٥، ص٣٥؛ مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٤؛ المعجم الصغير، طبرانی ج١، ص٢٥٥؛ الجامع الصغير، سيوطی، ج٢، ص١٧٧،

سلسله ٥٥٩٤؛ کنزالعمال، ج ١١، ص ٦٠٣، سلسله ٣٢٩١٢)

طبرانی نے کہا: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔

Umm Salmah reports that she heard the Messenger of Allah (S) saying: "The Qur'an is with Ali and Ali is with the Qur'an. They will never separate until they meet me at the Pool.

﴿٧٣﴾

قَالَ الشَّبْلَنْجِيُّ: وَ مِنْ كِتَابِ الْآلِ لِابْنِ خَالِوَيْه عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: حُبُّكَ إِيْمَانٌ، وَ بُغْضُكَ نِفَاقٌ، وَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُحِبُّكَ وَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ مُبْغِضُكَ.

(نور الابصار للشبلنجی، ص ٧٢)

شبلنجی نے فرمایا کہ کتاب الآل ابن خالویہ میں ابوسعید خدری سے مروی ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے مخاطب ہوکر فرمایا: اے علیؑ! تمھاری محبت ایمان ہے اور تمھاری دشمنی نفاق ہے۔ تمھارا محبّ

سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ اور تم سے بغض رکھنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔

Ibn Khalawayhi in his Book of Families relates from Abu Sa'id al-Khudri that the Messenger of Allah (S) said to Ali (A): "Love of you is faith. Hatred of you is hypocrisy. The first to enter the Garden will be the one who loves you. The fIrst to enter Hell will be the one who hates you."

﴿٧٤﴾

عَنْ أَبِی بَکْرٍ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَیَّمَ خَیْمَةً وَ هُوَ مُتَّکِیٌ عَلٰی قَوْسٍ عَرَبِیَّةٍ وَ فِی الْخَیْمَةِ عَلِیٌّ، وَ فَاطِمَةُ، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ. فَقَالَ: مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ أَنَا سِلْمٌ أَهْلِ الْخَیْمَةِ، وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَ وَلِیٌّ لِمَنْ وَالاهُمْ، لا یُحِبُّهُمْ اِلَّا سَعِیْدُ الْجِدِّ طَیِّبُ الْمَوْلِدِ، وَ لا یُبْغِضُهُمْ اِلَّا شَقِیُّ الْجِدِّ رَدِیُّ الْوِلادَةِ.

(الریاض النضرة، ج۳، ص ۱۵٤؛ المناقب، الموفق بن الخوارزمی، متوفی ۵٦۸ھ، ص ۲۹۷)

حضرت ابوبکر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خیمہ نصب کیا اور خیمہ میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ تھے۔ آنحضرتؐ قوس عربی پر ٹیک لگائے ہوئے خطاب فرما رہے تھے: اے گروہ

مسلمین! میری اس سے صلح ہے جو خیمہ والوں سے صلح کرے اور میری اُس سے جنگ ہے جو اِن سے جنگ کرے۔ میں اُس کا دوست ہوں جو اِن سے دوستی رکھے، اِنھیں دوست نہیں رکھے گا مگر وہ جو خوش نصیب ہو اور جس کی ولادت پاکیزہ ہو اور انھیں دشمن نہیں رکھے گا مگر وہ جو بدبخت ہو اور جس کی ولادت ناپاک ہو۔

Abu Bakr relates: "I saw the Messenger of Allah (S) entering a tent while supporting himself upon an arabian bow. In the tent were Ali (A), Fatimah (A), Hasan (A), and Husayn(A). Then he said, 'O Muslims! All of you! I am at peace with all those who are at peace with the people of this tent, and I am at war with all those who are at war with them. I am friend of all those who are friends of them.The one who love them is of felicitous lineage and noble birth. The one who hates them would be unfortunate and comes of miserable lineage and bad birth."

﴿٧٥﴾

رَوَی الطَّبَرَانِیُّ بِسَنَدِہٖ عَنْ أَبِی مَرْیَمَ السَّلُولِیِّ یَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُولُ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ: یَا عَلِیُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ زَیَّنَکَ بِزِیْنَةٍ لَمْ یُزَیِّنِ الْعِبَادَ بِزِیْنَةٍ أَحَبَّ اِلَیهِ مِنْهَا: اَلزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا فَجَعَلَکَ لا تَنَالُ مِنَ الدُّنْیَا

شَيْئًا وَلا تَنَالُ الدُّنْيَا مِنکَ شَيْئًا، وَ وَهَبَ لَکَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَ رَضُوا بِکَ إِمَاماً وَ رَضِيْتَ بِهِمْ أَتْبَاعًا، فَطُوبَىٰ لِمَنْ اَحَبَّکَ وَ صَدَّقَ فِيکَ، وَ وَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَ كَذِبَ عَلَيکَ، فَامَّا الَّذِيْنَ أَحَبُّوکَ وَ صَدَّقُوا فِيْکَ فَهُمْ جِيْرَانُکَ فِيْ دَارِکَ وَ رُفَقَاؤُکَ فِي قَصْرِکَ، وَ أَمَّا الَّذِيْنَ أَبْغَضُوکَ وَ كَذِبُوا عَلَيکَ فَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُوقِفَهُمْ مَوْقِفَ الْكَذَّابِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(المعجم الاوسط، طبرانی، ج۲، ص۳۳۷؛ مجمع الزوائد، الهیثمی، ج۹، ص۱۲۱؛ تاریخ ابن عساکر، ج۴۲، ص۲۸۲؛ أسد الغابة، ج٤، ص۲۳)

ابومریم سلولی سے روایت کی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمارؓ بن یاسر کو فرماتے ہوئے سُنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علیؑ سے خطاب کرتے ہوئے سُنا آپؐ فرما رہے تھے: اے علیؑ! اللہ نے تمھیں اُن باتوں سے زینت دی ہے کہ کسی بندے کو ایسی زینت نہیں دی جو اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو۔ اِن میں سے دنیا میں زہد ہے، تمھیں ایسا بنایا کہ تم دنیا سے کچھ بھی حاصل نہ کرو گے اور نہ ہی دنیا تم سے کچھ حاصل کر سکے گی۔ اور تمھیں مساکین کی محبت عطا کی ہے وہ تمھاری امامت پر راضی ہیں اور تم اُن کے پیروکار ہونے پر راضی ہو۔ قابل مبارک باد ہے وہ جو تم سے محبت کرے اور تمھاری تصدیق کرے۔ وائے ہو اُس پر جو تم سے دشمنی کرے اور تمھیں جھٹلائے۔ پس جو لوگ تمھیں محبوب رکھیں گے اور تمھاری تصدیق کریں گے وہ تمھارے گھر کے پڑوسی ہوں گے اور تمھارے محل میں رفیق ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے تم سے دشمنی

کی ہے اور تمھیں جھٹلایا ہے تو اللہ کے لئے یہ سزاوار ہے کہ روز قیامت اُن لوگوں کو جھوٹوں کی صف میں کھڑا رکھے۔

lbn Athir's Usd al-Ghabah: Ammar ibn Yasir relates that he heard the Messenger of Allah(S) saying to Ali ibn Abi Talib(A): "O Ali! Allah has adorned you with an adornment of such degree that He has not adorned anyone else with such adornment; Blessed you with abstinence in this world so that you seek nothing of this world and it seeks nothing of you. He has given you the love of the indigent; they are pleased to have you as their imam and you are pleased with them to be your followers. They deserve falicitation for their love to you and their affirmation of your leadership. And woe unto them who hates you and denies you. So those who love you and affirm you are your neighbors in your House and your close friends in your Castle. As for those who hate you and deny you, Allah will place them in the ranks of the deniers on the Day of Resurrection."

﴿٧٦﴾

مِنْ حَدِيثٍ مُسْنَدٍ اِلٰی عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

لَو لاکَ یَا عَلِیُّ مَا عُرِفَ الْمُؤمِنُونَ مِنْ بَعْدِیْ.

(کنزالعمال، ج١٣، ص١٥٢، سلسله٣٦٤٧٧)

ایک حدیث میں جو حضرت علیؑ کی سند سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی معرفت نہ ہوتی۔

Kanz al-Ummal: Ali (A) said: "The Messenger of Allah(S) told me, 'If not for you, O Ali, the believers after me would not have been exited."'

﴿۷۷﴾

رَوَى الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ بِسَنَدَيْنِ عَنْ أَبِى النُّعْمَانِ عَازِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ قُدَامَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ: أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: وُاللهِ الَّذِى لا اِلٰهَ اِلَّا هُوُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: عُنْوَانُ صَحِيْفَةِ الْمُؤمِنِ حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِب.

(تاریخ بغداد، الخطیب البغدادی، ج۵، ص۱۷۷؛ تاریخ ابن عساکر، ج۵، ص۲۳۰؛ الجامع الصغیر، سیوطی، ج۲، ص۱۸۲، سلسلہ۵۶۳۳؛ کنزالعمال، ج۱۱، ص۶۰۱، سلسلہ۳۲۹۰۰)

ابی النعمان عازم بن فضل سے روایت کی انھوں نے قدامہ بن نعمان سے انھوں نے زہری سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے وہ کہتے ہیں: قسم اُس ذات کی جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ صحیفۂ مومن کا عنوان علیؑ ابن ابی طالب کی محبت ہے۔

Al-Zuhri reports that I heard Anas ibn Malik

saying that "Allah is such that there is no other deity but Him! And I have also heard the Messenger of Allah (S) saying that the foremost thing for a believer is the love of Ali ibn Abi Talib (A)."

﴿٧٨﴾

قَـالَ ابْـنُ عَسَـاكِـر: وَ عَـنِ ابْنِ عَبَّـاسٍ قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: حُبُّ عَلِيٍّ يَا كُلُ الذُّنُوبَ كَمَا تَاكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.

تاريخ ابن عساكر، ج١٣، ص٥٢؛ أخرجه الملا يعنى فى سيرته؛ كنزالعمال، ج١١، ص٦٢١، سلسله٣٣٠٢١؛ الرياض النضرة، ج٣، ص١٩٠)

ابن عساکر نے فرمایا: ابن عباس سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

اس حدیث کی تخریج ملّا نے اپنی کتاب سیرت میں کی ہے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Ibn Abbas reports that the Messenger of Allah (S) said: "The love of Ali eats up sins just as fire eats up wood."

﴿٧٩﴾

رَوَى النَّسَائِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ

أَبِی یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَومَ الْجُحْفَةِ فَأَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَیٰ عَلَیهِ ثُمَّ قَالَ: أَیُّهَا النَّاسُ إِنِّیْ وَلِیُّکُمْ. قَالُوا: صَدَقْتَ یَا رَسُولَ اللهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ: هٰذَا وَلِیِّیْ وَ یُؤَدِّیْ عَنِّیْ دَیْنِی، وَ أَنَا مُوَالٍ مَنْ وَالاهُ وَ مُعَادٍ مَنْ عَادَاهُ.

(سنن النسائی، باب ذکر منزلت علیؑ، ج۵، ص۱۰۷؛ کتاب السنة، عمرو بن أبی عاصم الضحاك، متوفی‌سنہ۲۸۷ھ، ص۵۵۱؛ البدایة والنهایة، ج۵، ص۲۳۱)

نسائی نے اپنی سند سے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد (سعد ابن ابی وقاصؓ) کو یہ فرماتے ہوئے سُنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے جحفہ کے دن آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جبکہ وہ علیؑ کا ہاتھ تھامے ہوئے خطبہ دے رہے تھے۔آنحضرتؐ نے بعد حمد وثنا کے فرمایا: اے لوگو! میں تمھارا ولی ہوں؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپؐ نے درست فرمایا۔اس کے بعد انھوں نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: یہ میرا ولی ہے اور یہ میرے قرضے ادا کرے گا، میں اُس کا دوست ہوں جو اِن سے دوستی رکھے اور اُس کا دشمن ہوں جو اِن سے دشمنی رکھے۔

Khasa'is al-Nasa'i: Aishah bint Sa'd reports that he heard his father saying: "On the day of Juhfah I heard the speech of the Messenger of Allah (S). The Prophet took the hand of Ali (A) and began to speak. He praised and glorified Allah, then he said: 'O people! I am your intimate guardian! "You have spoken the truth, O

Messenger of Allah', they replied. Then the Messenger of Allah(S) took Ali's hand, raised it, and said: 'This man is my [appointed] guardian who will carry out the mission of my religion. I will closely associate with the one who closely associates with him, and am an enemy to the one who is an enemy of him."'

﴿٨٠﴾

رَوَی التِّرمِذِیُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفْلَة عَنِ الصَّنابِحِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: أَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا.

(سنن الترمذی، ج٥، ص٣٠١؛ مسند ابی یعلی، ج٢، ص٥٨، سلسله٣٧٢٦؛ الجامع الصغیر سیوطی، ج١، ص٤١٥، سلسله٢٧٠٤۔ احیاء علوم الدین، ابوحامد محمد الغزالی، ترجمه مولانا ندیم الواجدی فاضل دیوبند، دار الاشاعت اردو، کراچی، ج٢، ص٣٠٦)

ترمذی نے اپنی سند سے سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ صنابحی سے اور انہوں نے حضرت علیؑ سے کہ آپؑ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے۔

Sahih al-Tirmidhi: Ali(A) reports that the Messenger of Allah (S) said: "I am the House of Wisdom and Ali is its Gate."

﴿٨١﴾

رَوَى الْـحَـاكِـمُ بِسَنَدِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٦؛ المعجم الكبير، ج١١، ص٥٥؛ الجامع الصغير، سيوطى، ج١، ص٤١٥، سلسله٢٧٠٥؛ كنزالعمال، ج١٣، ص١٤٨، سلسله٣٦٤٦٣؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٣٧٨؛ تاريخ بغداد، ج٣، ص١٨١، و جلد ٥، ص١١٠؛ اسد الغابة، ج٤، ص٢٢؛ تذكرة الحفاظ، حالات السمرقندى، سلسله١٠٤٧/١٥/١٥ جلد ٤، ص١٢٣١؛ ازالة الخفاء، شاه ولى الله محدث، ج٤، ص٤٥١)

حاکم نیشاپوری نے اپنی سند سے مجاہد سے اور انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے جو شہر میں آنے کا اردہ کرتا ہو تو اسے دروازے پر آنا چاہئے۔

حاکم نے کہا کہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

Mustadrak al-Sahihayn: Ibn Abbas reports that the Messenger of Allah(S) said: "I am the City of Knowledge and Ali is its Gate. So whosoever wants entrance to the city should enter by the Gate."

﴿۸۲﴾

رَوَى الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ، يَقُولُ: هٰذَا أَمِيرُ الْبَرَرَةِ وَ قَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ. يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

(تاريخ بغداد، ج٣، ص ١٨١، ج٤، ص ٤٤١؛ الكامل، عبدالله بن عدى، ج١، ص١٩٢؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٢٢٦ و، ص٣٨٣)

جابرؓ ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیبیہ کے دن دیکھا کہ وہ علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے تھے: یہ نیکوکاروں کا امیر ہے، یہ بدکاروں کا قاتل ہے، جو اِن کی مدد کرے گا اُس کی مدد کی جائے گی اور جو اِن کی مدد سے جی چرائے گا اُس کی مدد نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے جسے شہر میں آنا ہو وہ دروازے سے آئے۔

AI-Khatib's History of Baghdad: Jabir ibn Abdullah said that he heard the Messenger of Allah (S) saying on the Day of Hudaybiyyah, while holding the hand of Ali (A): "This is the commander of the pious and the killer of the degenerate. Whosoever helps him he would be helped and whosoever forsakes him he would be forsaken.... I am the City of Knowledge and Ali is its Gate. So whosoever wants entrance to the city should enter by the Gate."

﴿۸۳﴾

وَ عَنْ عُرْوَةِ بْنِ الزُّبَيرِ: إِنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِمَحْضَرٍ مِنْ عُمَر فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَتَعْرِفُ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ؟ هٰذَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لا تَذْكُرَ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّكَ إِنْ تَنْقُصْهُ آذَيْتَ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ.

(الریاض النضرة، ج۳، ص۱۲۳؛ تاریخ ابن عساکر، ج۴۲، ص۵۱۹؛ کنزالعمال، ج۱۳، ص۱۲۳، سلسله ۳۶۳۹۴؛ شواهد التنزیل، ج۲، ص۱۴۲)

عروۃ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر کی موجودگی میں کسی نے حضرت علی کے بارے میں نا مناسب بات کہی۔ حضرت عمر نے (جو اُس وقت قبر رسول اکرم کے پاس تھے) اُس شخص سے کہا: کیا تم اس ہستی کو پہچانتے ہو جو اس قبر میں مدفون ہے؟ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جو ہمیشہ علیؑ کا ذکر خیر کے ساتھ کیا کرتے تھے اب اگر تم علیؑ کی شان میں گستاخی کرو گے تو جو اس قبر میں مدفون ہے اسے اذیّت پہنچاؤ گے۔

Ali ibn Sultan's Murqat al-Mafatih: Urwah ibn Zubayr reports that a man spoke unfavorably of Ali (A) in the presence of Umar who was standing by the side of the grave of the Prophet (S) at that time. Umar then said to him, "Don't you know whose grave this is? This is the grave of Muhammad ibn Abdullah ibn Abdul

Mutallib(S) who always spoke good of Ali (A). Don't say anything about Ali except good! If you try to find deficiency in him you will be giving pain to the one in this grave."

﴿٨٤﴾

رَوَی الْحَاکِمُ بِسَنَدِہٖ عَنْ أَبِی عَبدِ اللہِ الْجَدَلِیِّ عَن أَبِی ذَر رَضِیَ اللّٰہ عَنہُ قَالَ: مَاکُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ اِلاَّ بِتَکْذِیْبِھِمُ اللہَ وَ رَسُولَہٗ وَ التَّخَلُّفِ عَنِ الصَّلَوَاتِ وَ الْبُغْضِ لِعَلِیِّ بُنِ أَبِی طَالِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٩؛ المعجم الاوسط، ج٢، ص٣٢٨ اور، ج٤، ص٢٦٤؛ مجمع الزوائد الهيثمى، ج٩، ص١٣٣؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٢٨٥؛ كنزالعمال، ج١٣، ص١٠٦، سلسله٣٦٣٤٥؛ الدر المنثور، ج٢، ص٦٦؛ تذكرة الحفاظ، حالات عبيد العجل ٦٩٢ / ٣٨؛ تفسير قرطبى، ج١، ص٢٦٧)

ابوعبداللہ جدلی اورانھوں نے ابوذرؓ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم منافقین کواس طرح پہنچانتے تھے کہ جواللہ اوررسول کوجھٹلائے اوررسولؐ پردرود نہ بھیجے اورعلی ابن ابی طالبؑ سے بغض رکھّے، وہ منافق ہے۔

حاکم نے کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

Mustadrak al-Sahihayn: Abu Dhar said: "Hypocrits are those who belie Allah and his Messenger and do not offer salutation to the Prophet and have jealousy for Ali ibn Abi Talib (A)."

قَالَ اَحمَدُ الطَّبَرِیُّ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: صَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الْمِنبَرَ فَذَکَرَ قَولاً کَثِیرًا، ثُمَّ قَالَ: أَیْنَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِب؟ فَوَثَبَ اِلَیهِ فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَضَمَّهٗ إِلٰی صَدْرِهٖ وَ قَبَّلَ بَینَ عَینَیهِ وَ قَالَ بِأَعْلٰی صَوتِهٖ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ هٰذا أَخِیْ وَ ابْنُ عَمِّیْ وَ خُتُنِی، هٰذا لَحمِی وَ دَمِی وَشَعْرِی، هٰذا أَبُو السِّبْطَینِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَی شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، هٰذا مُفَرِّجُ الْکُرُوبِ عَنِّی، هٰذا أَسَدُ اللّٰهِ وَ سَیْفُهٗ فِی أَرْضِهٖ عَلٰی أَعْدَائِهٖ، عَلٰی مُبْغِضِهٖ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِیْنَ، وَ اللّٰهُ مِنْهُ بَرِیٌّ وَ أَنَا مِنْهُ بَرِیٌّ، فَمَنْ أَحَبَّ اَن یَّبْرَأَ مِنَ اللّٰهِ وَ مِنِّی فَلْیَبْرَأْ مِنْ عَلِیٍّ وَ لْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ یَا عَلِیُّ قَدْ عَرَّفَ اللّٰهُ لَکَ ذٰلِکَ.

(ذخائر العقبی، ص۹۲)

انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے بہت سے تذکرے فرمائے۔ اُس کے بعد فرمایا: علیؑ ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ علیؑ تیزی سے آگے بڑھے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہاں پر ہوں۔ آنحضرتؐ نے اُنھیں سینے سے لگایا، پیشانی کو بوسہ دیا اور بلند آواز سے فرمایا: اے مسلمانو! یہ میرا بھائی، میرے چچا کا فرزند اور میرا داماد

ہے۔ یہ میرا گوشت، میرا خون اور میرا بال ہے، یہ پدر گرامی ہے میرے نواسوں حسنؑ و حسینؑ کا جو جوانان جنت کے سردار ہیں۔ یہ میری پریشانیوں کو دور کرنے والا ہے، یہ اللہ کا شیر اور زمین پر دشمنان خدا کے خلاف ایک تلوار ہے، اس سے بغض رکھنے والے پر اللہ کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، اللہ اور میں اُس شخص سے بیزار ہیں۔ پس جو اللہ اور مجھ سے بیزاری رکھنا چاہتا ہو وہ علیؑ سے بیزار رہے۔ جو یہاں پر موجود ہیں وہ اس بات کی اطلاع اُنھیں دے دیں جو موجود نہیں ہیں، اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علی بیٹھ جاؤ اللہ تعالی نے تمھارے اِن فضائل کا تعارف کرایا ہے۔

Anas ibn Malik reports that once the Messenger of Allah (S) mounted his minbar after mentioning many things, he said, "Where is Ali ibn Abi Talib?" He leapt up and said, "Here I am, O Messenger of Allah!" Then he pressed Ali (A) against his chest and kissed him between the eyes. Then he cried out at the top of his voice: "O Muslims! All of you should know that this is my brother, the son of my uncle, and my son-in-law! This is my flesh, my blood, my hair! This is the father of my two grandchildren, Hasan and Husayn, Chiefs of the youth of the Garden! This is the one who relieves me of calamities. This is the Lion of Allah and he is His Sword against His enemies on the Earth. May the curse of Allah be upon those and of all the imprecators be

upon any who hates him! If someone displeases Ali he would be displeasing Allah. Whosoever is present here must convey this to whoever is absent."

﴿٨٦﴾

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي، وَ مُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي مَا أُرْسِلْتُ بِهٖ مِنْ بَعْدِی، حُبُّهٗ إِيمَانٌ، وَ بُغْضُهٗ نِفَاقٌ، وَالنَّظَرُ اِلَيهِ رَأْفَةٌ.

(کنزالعمال، ج ۱۱، ص ۶۱۴، سلسلہ ۳۲۹۸۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ علم کا دروازہ ہے اور مجھ پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے میرے بعد وہ میری اُمّت کے لئے اُس کی وضاحت کرنے والے ہیں۔ اُن سے محبت ایمان اور اُن سے دشمنی نفاق ہے اور اُن کی طرف دیکھنا رحمت ہے۔

اس حدیث کی تخریج کی دیلمی نے ابوذرؓ سے۔

Kanz al-Ummal: Abu Dharr relatesd that the Messenger of Allah (S) said: "Ali is the door to the knowledge. Whatever knowledge has been bestowed upon me he will explain to the umma after me. Love of him is faith, hatred of him is hypocrisy, and gazing upon him is a blessings."

﴿٨٧﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِفَاطِمَةَ: أَمَا تَرْضِيْنَ أَنِّيْ زَوَّجْتُكِ أَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ إِسْلَامًا، وَ أَعْلَمَهُمْ عِلْمًا، فَإِنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي كَمَا سَادَتْ مَرْيَمُ قَوْمَهَا، أَمَا تَرْضِيْنَ يَا فَاطِمَةُ أَنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ رَجُلَيْنِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا أَبَاكِ وَ الْآخِرَ بَعْلَكِ.

(المعجم الكبير، ج ٢٠، ص ٢٣٠ و ج ٢٢، ص ٤١٧؛ كنزالعمال، ج ١١، ص ٦٠٥، سلسله ٣٢٩٢٥)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میں نے تمھاری شادی اس سے کی ہے جو مسلمانوں میں سب سے پہلا مسلم ہے اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے فاطمہؑ! تم میری اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو جس طرح مریم اپنی قوم کی عورتوں کی سردار تھیں۔ اے فاطمہؑ! کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ اہل زمین کی جانب متوجہ ہوا اور اُن میں سے دو افراد کو منتخب کیا اُن میں سے ایک کو تمھارا پدر بزرگوار اور دوسرے کو تمھارا شوہر قرار دیا۔

متقی ہندی نے فرمایا: اس کی تخریج کی ہے حاکم نے ابو ہریرہ سے اور اُس کی تخریج کی ہے طبرانی اور حاکم نے اور خطیب نے ابن عباس سے۔

Kanz al-Ummal: The Messenger of Allah (S) said to his daughter Fatimah (A): "Are you not pleased that I got you married to the first of the believers to accept Islam, and the most knowledgable of them all? And you

are the Chief of the women of my Community just as Maryam was the chief of hers' Are you not pleased that Allah projected His light on the people of the Earth and singled out two men from amongst them, one of them is your father and the other one is your husband?"

﴿٨٨﴾

رَوَى الْخَطِيبُ الْبُغْدَادِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ حَافِظَى عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ لَيَفْخَرَانِ عَلٰى سَائِرِ الْحَفَظَةِ لِكَيْنُونَتِهِمَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِب، وَ ذٰلِكَ أَنَّهُمَا لَمْ يَصْعَدَا اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِعَمَلٍ يَسْخَطُهُ.

(تاریخ بغداد، ج١٤، ص٤٩ تا ٥٠؛ تاریخ ابن عساکر، ج١٣، ص٣٢٣، سلسله١٤٠٢)

حضرت عمارؓ ابن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علیؑ ابن ابی طالب کے دونوں محافظین (کراماً کاتبین) حضرت علیؑ کے ساتھ رہنے پر تمام محافظین کے مقابلے میں فخر ومباہات کرتے ہیں اس لئے کہ کبھی بھی علیؑ کا ایسا عمل لے کر اللہ کے پاس نہیں گئے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہو۔

میں فیروز آبادی کہتا ہوں اس حدیث کی روایت عمار بن یاسر سے دوسرے طریقوں سے بھی وارد ہوتی ہے اور ان دوسری روایت میں ہے کہ وہ دونوں فرشتے علیؑ کی جانب سے اللہ تک ایسا عمل لے کر نہیں گئے جو اللہ کو ناراض کر دے۔

AI-Khatib's History of Baghdad: According to Ammar ibn Yasir, the Messenger of Allah (S) said: "The pair of angels watching over Ali ibn Abi Talib(A) can take pride over the rest of the pairs of angelic watchers. This is because they will never report to Allah (SWT) any action with which he would be annoyed."

﴿۸۹﴾

اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: وَ الَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لَولا أَن یَقُولَ فِیکَ طَوَائِفُ مِن أُمَّتِی مَا قَالَتِ النَّصَارَیٰ فِی عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ لَقُلْتُ فِیْکَ الْیَوْمَ مَقَالًا لا تَمُرُّ بِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ اِلَّا أَخَذَ التُّرَابَ مِنْ أَثَرِ قَدَمَیْکَ یَطْلُبُ بِهِ الْبَرَکَةَ.

(المعجم الکبیر، ج۱، ص ۳۲۰، سلسله ۹۵۱؛ مجمع الزوائد، ج۹، ص ۱۳۱؛ شواهد التنزیل، ج۲، ص۲۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میری اُمت کے لوگ تمھارے بارے میں وہی کہنے لگیں جو نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں کہتے ہیں تو آج میں تمھارے بارے میں ایسی بات بتاتا کہ جب بھی تم مسلمانوں کے قریب سے گذرتے تو وہ تمھاری قدموں کی خاک کو برکت کے لئے اُٹھا لیتے۔

Haytham's Majma': The Messenger of Allah (S) said to Ali (A):"By Him in whose Hand is my soul! If it

were not for the fact that some parties of my community would say about you what the Christians have said about Jesus, the son of Maryam, I would say something about you today such that no Muslim would pass by you without taking the dust left by your feet and seeking blessing through it."

﴿٩٠﴾

فِی ذَیْلِ تَفسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَن یَّشْرِی نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ رَؤُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ فِیْ سُورَۃِ الْبَقَرَۃِ، آیَۃِ ۲۰۷؛

قَالَ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ: نَزَلَتْ فِی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِب، بَاتَ عَلٰی فِرَاشِ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلَۃَ خُرُوجِہٖ اِلَی الْغَارِ. وَ یُرْوٰی أَنَّہُ لَمَّا نَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ قَامَ جِبْرِیلُ عِنْدَ رَأْسِہٖ وَ مِیْکَائِیلُ عِنْدَ رِجْلَیْہِ، وَ جِبْرِیْلُ یُنَادِیْ: بَخٍّ بَخٍّ مَن مِثْلُکَ یَابْنَ أَبِی طَالِب یُبَاہِی اللّٰہُ بِکَ الْمَلائِکَۃَ وَ نَزَلَتِ الْآیَۃُ یَعْنِی بِہَا.

(فخر الدین رازی فی التفسیر الکبیر؛ تفسیر ثعلبی، ج۲، ص۱۲۶؛ تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۳۹؛ تاریخ الخمیس؛ سیرۃ الحلبیۃ اردو، ج۳، ص۷۸؛ احیاء العلوم امام غزالی اردو، ج۳، ص۴۰۱؛ تذکرۃ الخواص الامۃ، سبط ابن جوزی، ص۳۵، معارج النبوۃ، معین کاشانی، ج۳، ص۳؛ أُسد الغابۃ، ج۴، ص۲۵؛ شواہد التنزیل، ج۱، ص۱۲۳)

فخر رازی سورۂ بقرہ کی آیت اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَن

يَّشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی جب آنحضرتؐ شب ہجرت غار کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت علیؑ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر مبارک پر سوگئے۔ فرمایا کہ جب علیؑ بستر پر سو گئے تھے تو جبرئیل اُن کے سرھانے اور میکائیل اُن کے پیروں کی طرف کھڑے تھے اور اور جبرئیل بلند آواز میں کہہ رہے تھے: مبارک ہو مبارک ہوا ے ابوطالب کے فرزند! آپ کی مثل کون ہوسکتا ہے، اللہ فرشتوں کے مقابلے میں آپ کی مباہات (مقابلۃً تعریف کرنا) کررہا ہے۔ اور اس وقت آیت نازل ہوئی و من الناس ...... الخ۔

Razi's Tafsir al-Kabir: At the end of his commentary on the verse(2: 207), *And among the People is one who trades his soul seeking the pleasure of Allah. And Allah is Compassionate with his servants,* it is stated that this verse was revealed about Ali (A). He spent the night on the bed of the Messenger of Allah (S) when he left [Makkah] for the cave.... And it is narrated that while he slept on his bed, Jibra'il stood by his head and Mika'il by his feet. And Jibra'il called out, "Bravo! Well Done, O Ali ibn Abi Talib! Allah has made the Angels proud of you..."

﴿۹۱﴾

رَوَى التِّرْمِذِيُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِک قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِبَرَائَةٍ مَعَ أَبِی بَکْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: لا يَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ يُبَلِّغُ هٰذا اِلَّا رَجُلٌ مِن أَهْلِی فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

(صحیح الترمذی، باب تفسیر القرآن، سورة التوبه، ج٤، ص٣٣٩؛ سنن النسائی، ج٥، ص١٢٨؛ تاریخ ابن عساکر، ج٤٢، ص٣٤٤؛ الدر المنثور، ج٣، ص٢٠٩؛ تفسیر ابن کثیر، ج٢، ص٣٤٦؛ کنزالعمال، ج٢، ص٤٣١، سلسله ٤٤٢١)

انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ برائت دے کر حضرت ابوبکر کو روانہ کیا پھر اُنھیں واپس بلالیا اور فرمایا کہ کسی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اسے پہنچائے مگر یہ کہ وہ میرے اہل میں سے ہو اس کے بعد آپ نے علیؑ کو بلوایا اور سورۂ برائت اُن کے حوالہ کردی۔

اس کی روایت نسائی نے اپنی کتاب خصائص میں، احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں اور سیوطی نے درمنثور میں کی ہے۔

Anas bin Malik said that the Prophet sent Hazrat Abu Bakr along with Surah Baraat to recite before the infidels but called him back without his doing so. Then the Prophet said that it was not proper for any one other than the one who belonged to his family to take the Surah. After that, he called on Ali and handed him the

Surah. It has also been narrated by Nisai in his book Khasais and by Ahmed bin Hambal in his book Musnad and by Sueeti in Dur-re Mansoor.

﴿۹۲﴾

رَوَی الطَّبَرِیُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ زَیْدِ بْنِ یُثَیْعٍ قَالَ: نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه و آله و سلم أَبَا بَکْرٍ ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِیًّا فَأَخَذَهَا مِنْهُ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوبَکْرٍ قَالَ: هَلْ نَزَلَ فِیَّ شَیْءٌ؟ قَالَ: لَا وَ لٰکِنِّی أُمِرْتُ أَنْ أُبَلِّغَهَا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَیْتِی.

(تفسیر جامع البیان، طبری، ج۱۰، ص۸۳، تفسیر ابن کثیر، ج۲، ص۳۴۷؛ الریاض النضرة، ج۳، ص۱۳۲؛ انساب الاشراف، بلاذری، ص۱۵۵)

زید بن یثیع سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ سورۂ برائت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ برائت دے کر حضرت ابوبکر کو روانہ کیا پھر علیؑ کو بھیجا انھوں نے ابوبکر سے وہ سورہ لے لیا۔ جب ابوبکر واپس آئے تو انھوں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا: کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں لیکن مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اُسے یا تو میں پہنچاؤں یا میرے اہل بیت کا کوئی فرد اسے پہنچائے۔

Zaid ibn Yasbee reports: "The Prophet (S) sent Abu Bakr first to Makkah with surah Bara'at. Then he called him back. Upon his return Abu Bakr asked the

Prophet if some thing was revealed about him. The Prophet replied that he was ordered either to take it himself or ask someone from his Family to bring it."

﴿٩٣﴾

قَـالَ ابْـنُ عَسَـاكِـر: عَـنْ أَبِـى الْحَمَراءِ قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَـنْ أَرَادَ أَنْ يَـنْظُرَ اِلٰى آدَمَ فِىْ عِلْمِهٖ وَ اِلٰى نُوحٍ فِى فَهْمِهٖ وَ اِلٰى اِبْـرَاهِيْمَ فِى حِلْمِهٖ وَ اِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا فِى زُهْدِهٖ وَ اِلٰى مُوسٰى فِى بَطْشِهٖ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِب.

(تـاريـخ ابـن عساكر، ج٤٢، ص٣١٣؛ شرح نهج البلاغة، ابن ابى الحديد، ج٧، ص٢٢٠، ج٩، ص١٦٨؛ البـداية والنهاية، ج٧، ص٣٩٢؛ شواهد التنزيل، ج١، ص١٠٣)

ابی الحمراء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آدم کو اُن کے علم میں، نوح کو ان کے فہم میں، ابراہیم کو اُن کے حلم میں اور یحییٰ بن زکریا کو اُن کے زہد میں اور موسیٰ کو اُن کی شجاعت میں دیکھنا چاہتا ہے تو اُسے چاہئے کہ علیؑ ابن ابی طالب کو دیکھے۔

According to Abu aI-Hamra, the Messenger of Allah (S) said: "If someone wishes to find the knowledge of Adam (A), the understanding of Nuh(A), the forbearance of Ibrahim, the asceticism of Yahya ibn Zakariyya (A), and the courage of Musa (A), in any one person then he should look at Ali ibn Abi Talib (A)."

﴿٩٤﴾

قَالَ ابْنُ عَسَاكِر: وَ عَنْ أَبِی حَازِم قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ: سَلْ عَنْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِی طَالِب فَهُوَ أَعْلَمُ. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤمِنِيْنَ جَوَابُکَ فِيهَا أَحَبُّ اِلَيَّ مِن جَوَابِ عَلِيٍّ. قَالَ: بِئْسَمَا قُلْتَ، لَقَدْ كَرِهْتَ رَجُلًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَغُرُّهُ بِالْعِلْمِ غَرًّا، وَ لَقَدْ قَالَ لَهُ: أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَیٰ إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِیْ.

(تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص ١٧٠-١٧١؛ نظم درر السمطين، ص١٣٤؛ الرياض النضرة، ج٣، ص١٩٥)

ابن عساکر نے فرمایا: ابی حازم سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص معاویہ کے پاس آیا اور اُس سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو معاویہ نے اُس سے کہا: تم یہ مسئلہ علیؑ سے دریافت کرو کہ وہ سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ اُس شخص نے کہا: اے امیرالمؤمنین آپ کا جواب مجھے علیؑ کے جواب سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ معاویہ نے کہا: تم نے کیا ہی بُری بات کہی۔ تم نے ایسی ہستی کو ناپسند کیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم و دانش سے وافر حصّہ عطا کیا تھا اور اُن کے بارے میں فرمایا تھا کہ اے علیؑ! تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

Al-Riyad al-Nadirah: Abu Hazim reported: "A

man came to Mu'awiyah and asked him about some issue. Mu'awiyah replied, 'Go and ask Ali ibn Abi Talib (A); he knows better.' The man replied, 'O Chief of the Believers! Your answer is more beloved to me than the answer of Ali (A).' Mu'awiyah replied, 'What a miserable thing you have said! You dislike a man in whom the Messenger of Allah (S) endowed knowledge in immense abundance. He surely told him, 'You are to me as Haroon is to Musa except that there is no prophet after me.'''

﴿٩٥﴾

قَالَ الْحَاكِمُ: عَن حَيَّانِ الْأَسَدِيِّ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الْأُمَّةَ سَتَغْدَرُ بِكَ بَعْدِى وَ أَنْتَ تَعِيشُ عَلٰى مِلَّتِىْ وَ تُقْتَلُ عَلٰى سُنَّتِى، مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّنِىْ، وَ مَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِى، وَ إِنَّ هٰذِهِ سَتُخْضَبُ مِن هٰذا. يَعْنِى لَحْيَتَهُ مِن رَأْسِهِ.

قال الحاكم: صحيح. (مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٤٢؛ ابن عساكر، ج٤٢، ص٢٦٩)

أقول(الفيروز آبادى): و ذكره المتقى فى كنز العمال، ج١١، ص٢٩٧، سلسله٣١٥٦٢ و، ص٦١٧، سلسله٣٢٩٩٧)

حاکم نیشاپوری نے فرمایا: حیان اسدی سے روایت ہے کہ علیؑ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُمت میرے بعد آپ سے خیانت کرے

گی جب کہ آپ میری ملّت پر زندگی گزارتے ہوئے میری سُنت پر قتل کئے جائیں گے، جو آپ سے محبت کرے گا وہ میرا محبوب ہوگا اور جو آپ سے دشمنی رکھے گا وہ میرا دشمن ہوگا۔ اور علیؑ کی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ (یعنی داڑھی) اس (سر کے خون) سے رنگین ہوجائے گی۔

حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

میں (فیروزآبادی) کہتا ہوں کہ متقی ہندی نے بھی کنزالعمال میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

Mustadrak al-Sahihayn: Hayyan al-Asadi reported that I heard Ali (A) saying that the Messenger of Allah (S) told him: "The Community will betray you after me, while you will live in accordance with my Rites and you will be killed while you are on my Sunnah. Whosoever loves you, loves me, and whosoever hates you hates me. Surely your beard will be colored by blood of your head."

﴿٩٦﴾

رَوَى الْحَاكِمُ بِطَرِيْقَيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا فَمَشَىٰ قَلِيْلًا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُّقَاتِلُ عَلٰى تَأْوِيْلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ،

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا الْقَوْمُ وَ فِيهِمْ أَبُوبَكْر وَ عُمَرُ، قَالَ أَبُوبَكْر: أَنَا هُوَ؟ قَالَ: لا. قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ؟ قَالَ: لا وَ لٰكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ يَعْنِىْ عَلِيًّا فَأَتَيْنَاه فَبَشَّرْنَاهُ فَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسَهُ كَأَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم.

(مستدرك الصحيحين، ج۳، ص۱۲۲؛ مسند أحمد، ج۳، ص۳۳، سنن الترمذی، ج۵، ص۲۹۸؛ تاریخ بغداد، ج۱، ص۱۴۴؛ المعجم الاوسط، ج۴، ص۱۵۸؛ سنن النسائی، ج۵، ص۱۲۸؛ مجمع الزوائد، ج۵، ص۱۸۶، المصنف، ج۷، ص۴۹۷؛ کنزالعمال، ج۷، ص۳۲۶، سلسله۱۹۰۹۵ و، ج۱۱، ص۶۱۳، سلسله۳۲۹۶۷۔ ازالة الخفاء، ج۴، ص۴۲۲)

حاکم نیشاپوری نے دوواسطوں سے ابوسعید سے روایت کی ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اُن کی جوتی ٹوٹ گئی۔ علیؑ پیچھے رہ کر اُس کی مرمت کرنے لگے۔ آنحضرتؐ کچھ دور چلے پھر فرمایا کہ تم میں سے وہ ہے جو تاویل قرآن پر قتال کرے گا جس طرح میں نے اُس کی تنزیل پر قتال کیا ہے۔ آنحضرتؐ کے ہمراہ جو افراد تھے اُن میں ابوبکر اور عمر بھی تھے اُن سب نے اسے باعث شرف جانا۔ حضرت ابوبکر نے کہا: کیا وہ میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر نے کیا وہ میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ جوتی مرمت کرنے والا یعنی علیؑ۔ ہم سب علیؑ کے پاس آئے اور اُنھیں یہ خوش خبری سُنائی۔ حضرت علیؑ نے یہ سُن کر بھی اپنا سر بلند نہیں کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت علیؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سُن رکھا تھا۔

حاکم نیشاپوری نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

Mustadrak al-Sahihayn: Abu Sa'id reported: "We were with the Messenger of Allah (S) when his sandal broke. Ali (A) took it upon himself to fix it. Then the Prophet (S) walked a little and said, 'Among you is one who will fight for the correct interpretation of the Qur'an just as I have fought for its revelation.' Everyone in the crowd sought this honor, including Abu Bakr and Omar. 'Is it me?' asked Abu Bakr. 'No,' the Prophet (S) replied. 'Is it me?'asked Umar. He replied, 'No, but the one who fixed my sandals.' So we came up to Ali and congratulated him, but he did not lift his head. It was as though he had already heard this from the Messenger of Allah (S).'"

﴿۹۷﴾

قَالَ ابْنُ عَسَاكِر: وَ عَنْ ابْنِ عُمَر عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ يَدُکَ فِي يَدِی تَدْخُلُ مَعِی يَومَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ أَدْخُلُ.

(تاريخ ابن عساكر، ج١٨، ص٣٩٣ و، ج٣٣، ص٢٠٢)

قال المحب الطبری: اخرجه الحافظ الدمشقی فی الاربعين الطوال. (الرياض النضرة، ج٣، ص٢٠٩)

أقول(الفيروزآبادی): وذكره المتقی أيضا فی كنزالعمال، ج١١، ص٦٢٧، سلسله٣٣٠٥٦ و، ج١٢، ص٢٤٦، سلسله٣٦٧٣٦.

ابن عساکر نے فرمایا: عبداللہ ابن عمر اپنے والد (حضرت عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علیؑ سے یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے: اے علیؑ! تمھارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا اور روز قیامت جس جگہ میں داخل ہوں گا تم بھی وہیں پر داخل ہوگے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Ibn Umar reported from his father that he heard the Messenger of Allah (S) saying to Ali (A): "O Ali! Your hand would be in my hand and, you will enter with me the same place on the Day of Resurrection."

﴿٩٨﴾

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنبَل: عَنْ أَبِی ذَر قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ: وَ الَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ إِنَّ فِیْكُمْ رَجُلًا يُقَاتِلُ النَّاسَ مِنْ بَعْدِی عَلٰى تَأْوِيْلِ الْقُرآنِ كَمَا قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى تَنْزِيلِهٖ، وَ هُمْ يَشْهَدُونَ أَن لا إِلٰهَ اِلاَّ اللهُ، فَيَكْبُرُ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَطْعَنُوا عَلٰى وَلِیِّ اللهِ وَ يَسْخَطُوا عَمَلَهٗ كَمَا سَخط مُوسَىٰ أَمْرَ السَّفِيْنَةِ وَ قَتْلَ الْغُلامِ وَ إِقَامَةَ الْجِدَارِ، وَ كَانَ خَرْقُ السَّفِيْنَةِ وَ قَتْلُ الْغُلامِ وَ إِقَامَةُ الْجِدَارِ لله رِضًى وَ سَخطَ ذٰلِكَ مُوسَىٰ.

(مسند أحمد، ج٣، ص٨٢؛ مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٣؛ مجمع الزوائد، ج٥، ص١٨٦ و، ج٦، ص٢٦٦؛ كنز العمال، ج١١، ص٦١٣،

سلسله٢٣٩٦٩ و، ج١٣، ص١٠٦، سلسله٣٦٣٤٨؛ الاصابة، ابن حجر، ج٤، ص٢٤٥؛ أسد الغابة، ج٤، ص٢٢)

احمد بن حنبل نے فرمایا: ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ وہ بقیع الغرقد میں تھے۔ فرمایا: اُس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں وہ شخص موجود ہے جو میرے بعد قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا جس طرح میں نے مشرکین سے اُس کی تنزیل کے بارے میں جنگ کی تھی جبکہ وہ لوگ کلمۂ لا الہ الا اللہ کے پڑھنے والے ہوں گے۔ لوگوں پر اُن کا قتل گراں گذرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے ولی علیؑ پر طعن و تشنیع کرنے لگیں گے اور اُن کے عمل سے ناراض ہوں گے جس طرح موسیٰ کشتی کے معاملے میں، لڑکے کے قتل کیے جانے اور دیوار کی درستی پر ناراض تھے جبکہ سفینے میں سوراخ کرنا، لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کو درست کرنا اللہ کی رضامندی کا سبب تھا، اور موسیٰ اس بات سے ناراض تھے۔

Kanz al-Ummal: Abu Dhanr reported: "I was with the Messenger of Allah (S) in the land of Gharqad when he said: 'By Him in whose Hand is my soul, there is among you a man who will fight the people after me over the correct interpretation of the Qur'an just as I have fought the polytheists over its revelation. Those people will be the believers of the same faith, So their being killed will not be liked. They will be taunting the Ali Wali and will be unhappy with his behavior just as

Musa found fault [with Khidr's actions] in the matter of the [scuttling of the] ship, the killing of the young man, and the setting aright of the wall. The scuttling of the ship, the killing of the young man, and the setting aright of the wall were all with the consent of Allah, yet Musa found fault with that".

﴿٩٩﴾

رَوَى ابْنُ عَسَاكِر بِسَنَدِهٖ عَنْ سَلْمَانِ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُكُمْ وُرُوْدًا عَلَى الْحَوْضِ أَوَّلُكُمْ إِسْلامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِب.

(تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٤٠؛ كنزالعمال، ج١١، ص٦١٦، سلسله ٣٣٩٩١، الكامل، عبدالله بن عدى، ج٤، ص٢٩١؛ مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٣٦ لفظ "واردا"؛ الاستيعاب، ج٢، ص٤٥٧)

ابن عساکر نے اپنی سند سے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سب سے پہلے حوض پر آنے والے اور سب سے پہلے اسلام کو ظاہر کرنے والے علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

AI-Isti'ab: Salman al-Farisi reported that the Messenger of Allah (S) said: "The first of you to arrive at the Pool is the first of you to accept Islam, Ali ibn Abi Talib."

﴾۱۰۰﴿

قَـالَ الْـخَـطِـيـبُ الْبَـغْـدَادِیُّ: عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِم قَالَ: اِلْتَقیٰ أَبُـوبَـكْـرٍ وَ عَـلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِب فَتَبَسَّمَ أَبُوبَكْر فِی وَجْهِ عَلِیٍّ فَقَالَ لَهُ مَـالَكَ تَبَسَّـمْتَ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: لا يَجُوزُ أَحَدٌ عَلَى الصِّرَاطِ اِلَّا مَنْ كَتَبَ لَهُ عَلِیٌّ الْجَوَازَ.

(تـاريـخ بـغـداد ، ج ۱۰، ص ۳۵۵؛ تاريخ ابن عساكر، ج ٤٤، ص ٢٥٤؛ الرياض النضرة، ج ۳، ص ۱۳۷؛ الصواعق المحرقه)

خطیب بغدادی نے فرمایا: قیس بن حازم سے روایت ہے فرمایا: ابوبکر اور علیؑ ابن ابی طالب نے باہمی ملاقات کی، حضرت ابوبکر حضرت علیؑ کے چہرے کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت علیؑ نے اُن سے پوچھا کہ آپ کے مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کوئی شخص بھی پُل صراط سے نہیں گذر سکتا جب تک علیؑ اُس کے لئے پروانۂ راہداری نہ لکھ دیں۔

Al-Riyad al-Nadirah: Qays ibn Hazim said: "Abu Bakr ran into Ali ibn Abi Talib (A) and smiled at his face. Ali (A) asked: 'Why are you smiling?' Abu Bakr replied: 'I heard the Messenger of Allah (S) saying that no one would be allowed across the Highway to Heaven without the written permission from Ali (A).'"

﴿۱۰۱﴾

رَوَى الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِک قَالَ:
لَمَّا حَضَرَتْ وَفَاةُ أَبِي بَكْر (وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَ) أَبُوبَكْر
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ عَلَى الصِّرَاطِ لَعَقَبَةً لا يَجُوزُهَا أَحَدٌ
اِلَّا بِجَوازٍ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِب (إِلٰى أَنْ قَالَ فِي آخِرِهٖ) عَلِيٌّ عَلَيْهِ
السَّلامُ وَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَ أَنْتَ يَا
عَلِيُّ خَاتِمُ الْأَوْلِيَاءِ.

(تاریخ بغداد ، ج ۱۰، ص ٣٥٦؛ تاریخ ابن عساکر، ج ٤٤، ص ٢٥٤)

خطیب بغدادی نے اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا (انھوں نے حدیث بیان کی یہاں تک کہ کہا) ابوبکر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ صراط پر ایک گھاٹی ہے کوئی بھی اُس کو عبور نہیں کرسکتا جب تک اُس کے پاس حضرت علیؑ کا پروانہ نہ ہو۔ (انھوں نے حدیث کے آخر میں فرمایا) علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں خاتم الانبیا ہوں اور اے علیؑ تم خاتم الاولیا ہو۔

Al-Khatib's History of Baghdad: Anas ibn Malik reported that Abu Bakr said, just before his death that he heard the Messenger of Allah (S) saying: "Along the Highway [to Heaven in the Hereafter] there is a stage

where no one is allowed to cross without the permission of Ali ibn Abi Talib." At the end of the hadith he reported to have heard the Prophet saying to Ali that the Prophet was the last Prophet and Ali was the last Wali.

﴿۱۰۲﴾

قَالَ الطَّبْرَانِیُّ: عَنْ أَبِی رَافِعٍ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ (وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ إِلٰی أَنْ قَالَ) ثُمَّ أَخَذَ بِیَدِیْ. (یَعْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ) یَا أَبَا رَافِعٍ سَیَکُونُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُقَاتِلُونَ عَلِیًّا، حَقًّا عَلَی اللّٰہِ جِهَادُهُمْ، فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ جِهَادَهُمْ بِیَدِهٖ فَبِلِسَانِهٖ، فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ بِلِسَانِهٖ فَبِقَلْبِهٖ، لَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ شَیْءٌ.

(المعجم الکبیر، طبرانی، ج۱، ص۳۲۱؛ کنزالعمال، ج۱۱، ص۶۱۳، سلسلہ۳۲۹۷۱ و، ج۱۵، ص۱۰۲، سلسلہ۴۰۲۶۶)

طبرانی نے فرمایا کہ ابورافع سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (انھوں نے حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: اے ابورافع! میرے بعد ایک گروہ آئے گا جو علیؑ سے جنگ کرے گا، اُن لوگوں سے جہاد کرنا اللہ کے نزدیک درست ہوگا، جو ہاتھ سے جہاد نہ کرسکے اُسے چاہئے کہ زبان سے جہاد کرے اور جو زبان سے بھی جہاد نہ کرسکے تو اُس پر دل سے جہاد کرنا لازم ہے اِس کے علاوہ کوئی شئے نہیں ہے۔

Abu Rafi' said: "I came to see the Messenger of Allah (S). At one point in this meeting, the Prophet (S) took my hand and said: 'O Abu Rafi'! After me there will be a group of people who will fight Ali (A), and Allah has made it incumbent to fight this jihad against them. So whosoever cannot do jihad against them with his hand must use his tongue, and whosoever cannot use his tongue must do jihad with his heart. There is nothing beyond that."

﴿١٠٣﴾

قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: بِسَنَدِهِ (يَعْنِى الطَّبْرَانِيَّ) إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ وَ شِيعَتُکَ تَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُوَاةً مَرْوِيِّينَ مُبْيَضَّةً وُجُوهُکُمْ، وَ إِنَّ أَعْدَاءَکَ يَرِدُوْنَ عَلَى الْحَوْضِ ظَمَاءً مُقْمَحِيْنَ.

(مجمع الزوائد، الهيثمى، ج۹، ص ۱۳۱، المعجم الكبير، طبرانى، ج۱، ص۳۱۹)

اپنی سند سے طبرانی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے علیؑ تم اور تمھارے شیعہ حوض (کوثر) پر آؤ گے سیراب شدہ اور چہرے نورانی ہوں گے۔ اور تمھارے دشمن حوض پر اس حال میں آئیں گے کہ وہ تشنہ کام اور سیاہ فام ہوں گے۔

Haytham's Majma': The Messenger of Allah (S) said to Ali (A): "You and your followers [shi'a] will meet at the Pool, thriving and well-watered, your faces will be bright. And your enemies will meet at the Pool, thirsty and dejectd."

﴿١٠٤﴾

قَالَ الطَّبْرَانِيُّ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُمَقِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً (وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَ) ثُمَّ هَاجَرْتُ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ لِي: يَا عَمْرُو هَلْ لَكَ أَنْ اُرِيَكَ آيَةَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ الطَّعَامَ وَ تَشْرَبُ الشَّرَابَ وَ تَمْشِيُ فِي الْأَسْوَاقِ؟ قُلْتُ: بَلٰى بِاَبِي أَنْتَ. قَالَ: هٰذا وَ قَوْمُهُ. وَ أَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(المعجم الاوسط، ج٤، ص٢٤٠؛ مجمع الزوائد، ج٩، ص٤٠٦)

طبرانی نے کہا: عمرو بن الحمق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سریّہ روانہ کیا (اور حدیث بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب میں نے ہجرت کی۔ ایک دن میں اُن کی خدمت میں تھا تو آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: اے عمرو! کیا میں تمھیں جنت کی نشانی دکھادوں جو

کھانا کھاتا ہے، پانی پیتا ہے اور بازاروں میں جاتا ہے؟ میں نے ہاں یارسول اللہ، میری جان آپ پر قربان ہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ اور اِس کی قوم ہے اور آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے علی ابن ابی طالب کی جانب اشارہ فرمایا۔

Haythams Majma: Amr ibn al Hamaq said { in the one of his longer hadith}: "I traveled to see the Messenger of Allah (S) and stayed with him for a day. During my sojourn the Propher asked to me, 'O Amr! Shall I show you the sign of the Paradise in a person who eats food, drinks, and walk in the markets. 'I said, 'Indeed, by my Father!.' Then he said, This man and his people'. And he gestured with his hand to Ali Ibn Abi Talib."

﴿١٠٥﴾

رَوَى الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلِمَةَ رض قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ فَسَبَقَهَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ، أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.

(المعجم الاوسط، ج٦، ص٣٥٤؛ مجمع الزوائد الهيثمی، ج١٠، ص٢١؛ تاريخ بغداد للخطيب، ج١٢، ص٣٥٣؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٣٣٤)

طبرانی نے اپنی سند سے ابی سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے، اور انھوں نے

حضرت ام سلمہؓ سے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میرے پاس قیام کی شب تھی کہ اتنے میں حضرت فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں اُن کے ساتھ علیؑ بھی تھے تو آنحضرتؐ نے علیؑ سے مخاطب ہوکر فرمایا: اے علی! تم اور تمھارے اصحاب جنتی ہو، تم اور تمھارے شیعہ جنتی ہیں۔

History of Bagdad By Al Khatib: Ume Salamah said that she was with the Messenger of Allah (S) one night when Fatima (A) came by along with Ali (A). Then the Prophet (S) said to him, "You and your companions are in the Garden. You and your followers (shi'as) are in the Garden."

﴿١٠٦﴾

قَالَ ابْنُ عُمَر: عَلِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لا يُقَاسُ بِهِمْ أَحَدٌ. عَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي دَرَجَتِهِ إِن اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ ﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ (سورة طور، ۵۲) **فَاطِمَةُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي دَرَجَتِهِ وَ عَلِيٌّ مَعَهَا.**

(شواهد التنزيل، ج۲، ص ۲۷۱؛ كنز العمال، ج۱۲، ص ۱۰٤، سلسله ۳٤۲۰۱؛ الرياض النضرة، ج۳، ص۲۰۸،)

ابن عمر نے فرمایا کہ علیؑ اہل بیت کے فرد ہیں کسی سے اُن کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ علیؑ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُن کے درجے میں ہوں گے۔ ارشاد

رب العزت ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ آمَنُوا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ﴾ (سورۃ طور، ۵۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے بھی ایمان کا اتباع کیا تو ہم اُن کی ذریت کو بھی اُن سے ملادیں گے۔ حضرت فاطمہؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُن کے درجہ میں ہوں گی اور علیؑ حضرت فاطمہؑ کے ساتھ ہوں گے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Ibn Umar said: "Ali (A) belongs to the Family of the House and no one can be compared with them. Ali is with the Messenger of Allah (S) at his stage of Heaven. Surely Allah the Mighty and Exalted has said in his Book [52: 21], *And those who believe, if their progeny follow them in faith, we will join their progeny with them*. Fatimah (A) is with the Messenger of Allah (S) in his stage, and Ali is with Fatimah."

﴿۱۰۷﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِب یَزْهَرُ فِی الْجَنَّةِ کَکَوْکَبِ الصُّبْحِ لِأَهْلِ الدُّنْیَا.

(قال المتقی الهندی: أخرجه الحاکم فی التاریخ والبیهقی فی فضائل الصحابة والدیلمی وابن الجوزی عن انس (انتهی)

و ذکره المناوی ایضاً فی فیض القدیر فی المتن و صححه، و ذکره جمع آخرون

أيضاً من ئمة الحديث غير المذكورين. (كنزالعمال، ج ۱۱، ص ٦٠٤، سلسله ٣٢٩١٧ و ص ٦١١، سلسله ٣٢٩٥٧؛ الجامع الصغير، سيوطی، ج ٢، ص ١٧٨، سلسله ٥٣٩٩ (ككواكب) فيض القدير شرح الجامع الصغير، محمد عبدالروؤف المناوی، ج ٤، ص ٤٧٢، سلسله ٥٥٩٩)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب جنت میں اس طرح دَرخشان ہوں گے جس طرح صبح کا ستارہ دنیا والوں کے لئے روشن ہوتا ہے۔

متقی ہندی نے فرمایا: اس حدیث کی تخریج کی ہے حاکم نے تاریخ میں اور بیہقی نے فضائل الصحابہ میں اور دیلمی اور ابن جوزی نے انس سے اور اسے ذکر کیا ہے۔ مناوی نے بھی فیض القدیر میں متن میں اسے صحیح قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں کی جماعت نے بھی اسے بیان کیا ہے جن کا ائمہ حدیث نے ذکر نہیں کیا۔

Kanz al-Ummal: The Messenger of Allah(S) said:" Ali will shine in the Garden like the Morning Star shines over the people of this world."

﴿١٠٨﴾

فِی تَفسِیرِ قَوْلِهِ تَعَالٰی ﴿قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيهِ أَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبىٰ﴾ فِی سُوْرَةِ الشُّوْرَىٰ، قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ: وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا، اَلا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُورًا لَهٗ؛ اَلا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ

مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِبًا؛ اَلا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤمِنًا مُسْتَکْمِلَ الْاِیْمَانِ، اَلا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَکُ الْمَوتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْکِرٌ وَ نَکِیْرٌ؛ اَلا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ یُزَفُّ اِلَی الْجَنَّةِ کَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ اِلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا؛ اَلا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهُ فِی قَبْرِهٖ بَابَانِ اِلَی الْجَنَّةِ؛ أَلا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللّٰهُ قَبْرَهُ مَزاراً لِمَلائِکَةِ الرَّحْمٰنِ. اَلا وَ مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ؛ اَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ یَومَ الْقِیَامَةِ مَکْتُوبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آیِسٌ مِن رَحْمَةِاللهِ، اَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِرًا؛ اَلا وَ مَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ یَشَمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(قال الفخر الدین الرازی فی تفسیره الکبیر فی ذیل آیة المودة فی سورة الشوری۔ بعد نقل ما تقدم من الزمخشری فی الکشاف۔ ما لفظه: أقول: آل محمدﷺ هم الذین یؤول أمرهم الیه فکل من کان أمرهم الیه أشد و أکمل کانوا هم الآل، ولا شك أن فاطمة و علیا والحسن والحسین (علیهم السلام) کان التعلق بینهم و بین رسول اللّٰهﷺ أشد التعلقات، و هذا کالمعلوم بالنقل المتواتر، فوجب أن یکونوا هم الآل۔ (تفسیر قرطبی، ج۱۶، ص۲۳ لابی عبداللّٰه محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفی س۶۷۱ھ طبع مؤسسة التاریخ عربی بیروت، تفسیر الثعالبی، ج۵، ص۱۵۷۔ تفسیر جلالین (اردو) مکتبه شرکت علمیه ملتان، ج۶، ص۲۸ تا ۲۹؛ (تفسیر عثمانی دار الاشاعت کراچی، ج۲، ص۵۱۲)۔

زمخشری نے کشاف میں اللہ تعالی کے قول ﴿قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوئی وہ شہید کی موت مرا۔ آگاہ ہوجاؤ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوئی وہ مغفرت شدہ مرا، آگاہ ہوجاؤ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوئی وہ تائب مرا، آگاہ ہوجاؤ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوئی وہ مومن اور کامل الایمان مرا، آگاہ ہوجاؤ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوئی فرشتۂ موت اسے جنت کی خوش خبری سُنائے گا۔ پھر منکر ونکیر بھی اُسے جنت کی بشارت دیں گے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوگی اسے جنت کی جانب اسی طرح بنا سجا کے لے جایا جائے گا جس طرح دلہن کو اُس کے شوہر کے گھر لے جاتے ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت واقع ہوگی تو اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیے جائیں گے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوگی اللہ اُس کی قبر کو ملائکہ رحمٰن کی زیارت گاہ بنائے گا۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی محبت میں واقع ہوگی وہ سنت جماعت پر مرے گا۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی دشمنی پر ہوگی جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا اللہ کی رحمت سے نا امید۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کی

موت آل محمد علیہم السلام کی دشمنی پر ہوگی وہ کافر ہو کر مرے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ جس کی موت آل محمد علیہم السلام کی دشمنی پر ہوگی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔

امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت مودت کے ذیل میں زمخشری کی تفسیر کشاف سے نقل کرنے کے بعد فرمایا: آل محمد علیہم السلام وہ حضرات ہیں جن کے تمام امور آنحضرتؐ کی جانب پلٹتے ہیں، پس جن کے امور آنحضرتؐ کی طرف زیادہ شدید اور اکمل ہوں وہی آل محمد علیہم السلام ہوں گے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فاطمہ، علی، حسن اور حسین علیہم السلام جن کے تعلقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے بڑھ کر تھے اور یہ بات ظاہر ہے تواتر کے ساتھ نقل ہوئی ہے تو واجب اور لازم ہوا کہ آل محمد علیہم السلام سے یہی افراد مراد لیے جائیں)

Al-Kashshaf: Zamakhshari, after commenting on the verse 42: 23, *Say: I ask nothing of you in return except loving attachment to the Near Ones*, quoted the Prophet as under:

"Whosover dies in the love of the Family of Muhammad dies as a martyr; as a person already pardoned of his sins; as a person of repentance; as a believer who has completed his faith; as a person promised of Garden and the angels Munkir, Nakir, and the Angel of Death will give him glad tidings of the Garden.

"Indeed! Whosoever dies in the love of the Family

of Muhammad will be rushed to the Garden as a bridegroom is rushed to the house of his bride.

"Indeed! Whosoever dies in the love of the Family of Muhammad will have two doors to the Garden opened for him.

"Indeed! Whosoever dies in the love of the Family of Muhammad will have his grave turned by Allah into a place of visitation by the angels of the All-Merciful.

"Indeed! Whosoever dies in the love of the Family of Muhammad dies as person of Tradition and Community.

"Indeed! And whosever dies having the hatred of the Family of Muhammad will come forth on the Day of Resurrection with despair in the mercy of Allah written between his eyes.

"Indeed! Whosoever dies having the hatred of the Family of Muhammad will die a rejector [kafir].

"Indeed! Whosoever die shaving the hatred of the Family of Muhammad will not smell the fragrance of the Garden."

AI-Razi adds: The "Family" (aal) of Muhammad (S) is comprised of those who find their origin [ya' oolu] in him. All of those who find their origin in him are the most perfect and have closest and intense relations with the Prophet. And there is no doubt that the connections between A1i (A), Fatimah (A), Hasan (A), and Husayn

(A) and the Messenger of Allah (S) were the most intense. This is known through consecutively narrated traditions. So they(A) must be "the Family".

﴿١٠٩﴾

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اَلصِّدِّيقُونَ ثَلاثَةٌ: حَبِيبُ النَّجَّارُ مُؤمِنُ آلِ يَاسِينِ الَّذِى قَالَ يَا قَومِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ، وَ حِزْقِيلُ مُؤمِنُ آلِ فِرْعَونَ الَّذِىْ قَالَ أَ تَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ، وَ عَلِىُّ بْنُ أَبِى طَالِب اَلثَّالِثُ وَ هُوَ أَفْضَلُهُمْ.

(خرجه أحمد فى المناقب؛ الجامع الصغير، سيوطى، ج٢، ص١١٥، سلسله٥١٤٩؛ كنزالعمال، ج١١، ص٦٠١، سلسله٣٢٨٩٨؛ شواهد التنزيل، ج٢، ص٣٠٤؛ الدر المنثور، ج٥، ص٢٦٢؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٣١٣؛ تذكرة الخواص، ص٥٥)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صدیق صرف تین ہیں: پہلے حبیب النجار مؤمن آل یاسین جنھوں کہا تھا: اے قوم! مرسلین کی اتباع کرو۔ دوسرے حزقیل مؤمن آل فرعون جنھوں نے کہا تھا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور تیسرے علیؑ ابن ابی طالب ہیں جو ان سب میں افضل ہیں۔

The Messenger of Allah says: "There are only three truthful persons: Habib Alnajar, a believer in the Famliy of Ale Yassin who said that people should believe in the Massenger sent by Allah; the second one

is believer in the family of Paroah Hizqil who says that why you kill a person who says that he believes in Allah; and the third one is Ali Ibne Abi Talib who is the most superior among them."

﴿١١٠﴾

عَنْ سَلْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ آدَمُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ قَسَّمَ ذٰلِكَ النُّورَ جُزْأَيْنِ فَجُزْءٌ أَنَا وَ جُزْءٌ عَلِيٌّ.

(خرجه أحمد فى المناقب؛ الرياض النضرة، ج٣؛، ص ١٢٠؛ تذكرة الخواص، سبط ابن جوزى، ص ٥٠؛ لسان الميزان، ابن حجر، ج٢، ص٢٢٩؛ نظم درر السمطين، جمال الدين محمد بن يوسف حنفى متوفى سنہ ٧٥٠ھ، ص٧٩)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے حضور میں تخلیقِ آدم سے ۱۴ ہزار سال قبل میں اور علیؑ نور کی حیثیت میں تھے، جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اُس نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ اس کا ایک جز میں اور دوسرا جز علیؑ ہیں۔

Salman says that he heard The Mesenger of Allah saying that: "My self and Ali were in the shape of Noor (Divine light) fourteen thousand years before Adam's creation. When Adam was created this Noor was divided into two part; one of this is myself and the other one is Ali."

﴿۱۱۱﴾

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَم قَالَ: كَانَتْ لِنَفَرٍ مِن اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا: سُدُّوْا هٰذِهِ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِی ذٰلِکَ اُنَاسٌ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنیٰ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّی اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِیٍّ. فَقَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ اِنِّیْ وَ اللّٰهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَ لا فَتَحْتُهٗ وَ لٰكِنْ اُمِرْتُ بِشَیْءٍ فَاتَّبَعْتُهٗ.

(ازالة الخفاء، شاه ولی اللّٰه، ج٤، ص٤٥١؛ احياء العلوم، امام غزالی(اردو)، ج٢، ص٥٧٧؛ مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٢٥؛ فتح الباری، ج٧، ص١٣؛ المعجم الاوسط، طبرانی، ج٤، ص١٨٦؛ مسند أحمد ٤، ص٣٦٩؛ التاريخ الكبير، بخاری، ج١، ص٤٠٨؛ مجمع الزوئد، الهيثمی، ج٩، ص١١٣؛ اُسد الغابة، ج٣، ص٢١٤؛ سنن النسائی، ج٥، ص١١٣؛ كنزالعمال، ج١١، ص٦١٨، سلسله٣٣٠٠٤؛ تفسير ابن كثير، ج١، ص٥١٣، تفسير سورة النساء؛ تاريخ بغداد للخطيب، ج٧، ص٢١٤؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٩٩؛ الدر المنثور، ج٣، ص٣١٤، تفسير سوره يونس آيت ٨٧؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص١٤٢)

زید بن ارقم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ چندلوگوں کے گھر کا راستہ مسجد کی طرف سے تھا، ایک دن حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے دروازے بند کیے جائیں سوائے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے دروازے کے۔ یہ سن کر لوگوں نے مختلف باتیں شروع کیں تو حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھ کر خدا کی حمد و

ثنا کے بعد فرمایا: امابعد مجھے خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ ان دروازوں کو بند کروں سوائے علیؑ کے دروازے کے۔تم میں سے بعض نے باتیں بنانا شروع کردیں۔واللہ میں نے اپنی طرف سے نہ تو انھیں بند کیا اور نہ کھلا رہنے دیا ہے۔ لیکن میں نے وہی کیا جس کا مجھے حکم ملا تھا۔

Zaid Ibn-e-Arqaw said that some people had their way through the mosque. One day, the Holy Prophet ordered to close all their doors opening in the mosque except the one of Ali Ibn-e-Abu Talib. Hearing this, the people began irrelevant talking. The Prophet rose and after praising God, said that "I have been commanded by the Almighty Allah to close all these doors except Ali. Some of you have started talking rubbish in this regard but I have done what I have been ordered to do."

﴿۱۱۲﴾

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: کُنْتُ اَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُدِّمَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرْخٌ مَشْوِیٌّ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَأْکُلُ مَعِیَ مِنْ هٰذَا الطَّیْرِ. قَالَ: فَقُلْتُ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ عَلِیٌّ فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی حَاجَتِهٖ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِفْتَحْ. فَدَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَاحَمَلَکَ

عَـلٰی مَا صَنعْتَ؟ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ دُعَائکَ فَاَحْبَبْتُ اَن یَـکُـونَ رَجُلاً مِـنْ قَـوْمِـیْ. فَـقَـالَ رَسُولُ اللهِ: اِنَّ الرَّجُل قَدْ یُحِبُّ قَومَهٗ.

(ازالة الـخـفــاء، ج٤، ص٤٥٣؛ مستـدرك الـصـحـيـحـين، ج٣، ص١٣٠؛ سنن الـتـرمـذى، ج٥، ص٣٠٠؛ تـاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص٢٥١؛ المعجم الكبير، ج٧، ص٨٢؛ مجمع الزوائد، ج٩، ص١٢٦)

انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بُھنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا تو آپ نے دعا فرمائی کہ اپنے بندوں میں سے محبوب ترین شخص کو بھیج تا کہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے۔ میں نے کہا: خدا کرے کہ آنے والا کوئی انصاری ہو۔ میں نے دیکھا کہ حضرت علیؑ آ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصروف ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھولو۔ دروازہ کھولا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس سے پوچھا، کس وجہ سے تم نے ایسا کہا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کی دعا سن کر مجھے خواہش ہوئی کہ میری قوم کا کوئی آدمی داخل ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی کبھی آدمی اپنی قوم سے محبّت رکھتا ہے۔

Anas bin Malik said that once he was present in the company of the Holy Prophet then a roasted chicken was presented to the Prophet. The Prephet prayed to God to send his most beloved follower so that he should eat it with him. I said and prayed that may that person

be an Ansari. All at once, I saw Ali coming there. I told him that the Prophet was at meal. The Prophet asked me to open the door. As I opened the door, the Prophet asked me why I said so? I replied that hearing your prayer, I wished that someone from my nation should enter. The Prophet said, not doubt, every one loves his nation."

﴿١١٣﴾

عَنْ اُمِّ سَلِمَةَ رضؓ قَالَتْ: وَ الَّذِیْ اَحْلِفُ بِهٖ كَانَ عَلِیٌّ لَاَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عُدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ وَ هُوَ یَقُوْلُ جَاءَ عَلِیٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَ اَظُنُّهٗ كَانَ بَعَثَهٗ فِیْ حَاجَةٍ. قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ ظَنَنْتُ اَنَّ لَهٗ اِلَیْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَیْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ وَ كُنْتُ مَنْ اَدْنَاهُمْ اِلَی الْبَابِ فَاَكَبَّ عَلَیْهِ عَلِیٌّ وَ جَعَلَ یُسَارُّهٗ وَ یُنَاجِیْهِ ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَكَانَ عَلِیٌّ اَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا.

(مسند أحمد، ج٦، ص٣٠٠؛ مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٣٩؛ المصنف، ج٧، ص٤٩٤؛ مسند ابى يعلى، ج١٢، ص٣٦٤؛ كنزالعمال، ج١٣، ص١٤٢، سلسله٣٦٤٥٩)

ام سلمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں اس چیز پر قسم کھا سکتی ہوں

کہ آخری وقت میں ملاقات کے اعتبار سے علیؑ تمام لوگوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب تھے۔ ایک دن صبح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کی۔ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی مرتبہ یہ جملہ دہرایا: علیؑ آئے ہیں؟ علی آئے ہیں؟ یہ سن کر حضرت فاطمہؑ نے کہا: کیا آپؐ نے انہیں کسی کام کے لیے بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اتنے میں علیؑ آ گئے اور ہم نے گمان کیا شاید کوئی ضروری کام ہو۔ ہم لوگ کمرے سے نکل گئے اور دروازے کے پاس بیٹھ گئے۔ میں دروازے کے پاس ان کے زیادہ قریب تھی۔ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ کے کان کے قریب جھک گئے اور سرگوشی کرنے لگے، جس میں مختلف مشورے کیے گئے اور اس کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ اقدس پرواز کر گئی۔ حضرت علیؑ آخری وقت میں ملاقات کے اعتبار سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب تھے۔

Hazrat Umm-e-Salma narrates: " I can swear on one thing that Ali, among all others, was the nearest to the Holy Prophet duering the last moments of him life . One morning, while enquiring about the Prophet's health, I heard him twice asking whether Ali had come? On this, Hazrat Fatima asked if Ali had been sent for any particular task, the Prophet replied in affirmation. In the meantime, Ali come and we, supposing it to be of some great importance left the room and sat beside the

door. I saw the Prophet bringing Ali's ear nearest to his mouth, and whispered for some times as if some consultations were done. After that, the holy spirit of the Prophet flew away. It was for this reason that Hazrat Ali, according to the vows and responsibilities, was the nearest to the Prophet.

﴿١١٤﴾

وَ ذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا مِنْ هَمَذَانِ يُقَالُ لَهُ بُرُدٌ قَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَسَمِعَ عَمْرًوا يَقَعُ فِي عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهُ: يَاعَمْرُو! إِنَّ أَشْيَاخَنَا سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ كُنتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ، فَحَقٌّ ذٰلِکَ أَمْ بَاطِلٌ؟ فَقَالَ عَمْرٌو: حَقٌّ، وَ أَنَا ازِيْدُکَ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ لَهُ مَنَاقِبُ مِثْلُ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ.

(الامامة والسياسة ابن قتيبة دينورى، ج١، ص٩٧)

کہا جاتا ہے کہ ہمدان کا ایک شخص جس کا نام ''برد'' تھا معاویہ کے پاس آیا جہاں عمرو بھی موجود تھا۔ اس شخص نے سنا کہ وہاں کوئی علی کے بارے میں ناپسندیدہ باتیں کہہ رہا تھا۔ اس شخص نے عمرو سے کہا: اے عمرو ہمارے بزرگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟ عمرو نے کہا: ہاں بالکل سچ ہے اور میں اس پر یہ بھی اضافہ کروں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی

بھی صحابی ایسا نہیں جو علی کے جتنی مناقب کا حامل ہو۔

It is said that "BURD" a person from Hamadan, came to Muawiyha where Umroo was also present. The person heard some ill and loose talks about Ali. He, then said to Umroo, "O' Umroo! Our forefathers have heard the Holy Prophet saying that Ali is the Lord of every that person of whom I am the lovd. Is it true"? Umroo said that, "it is quite true and I will add some more in it. No doubt, no one among all the Prophet's follower possesses those qualities, which Ali possesses".

﴿۱۱۵﴾

وَ عَنْ عُمَرَ: قَدْ جاءَ اَعْرَابِيَّانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اِقْضِ بَيْنَهُمَا يا أَبَا الْحَسَنِ. فَقَضَىٰ عَلِيٌّ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: هٰذَا يَقْضِيُ بَيْنَنَا؟ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيْبِهِ وَ قَالَ: وَيْحَكَ مَا تَدْرِيْ مَنْ هٰذَا، هٰذَا مَوْلَايَ وَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.

(الرياض النضرة، ج٣، ص١٣٨؛ المعيار والموازنة، أبى جعفر معتزلى، متوفىٰ ٢١٦ھ، ص٢١٦؛ شواهد التنزيل، ج١، ص٣٤٩، "من حياة الخليفة عمر ابن خطاب" عبدالرحمن احمد البكرى، ص١٨٩ بحواله ذخائر العقبى، ص٨١)

حضرت عمر کے پاس دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے تو عمر نے حضرت علیؑ

سے کہا: اے ابوالحسن ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایئے۔ حضرت علیؑ نے دونوں کا فیصلہ کیا تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا: یہ ہمارا فیصلہ کرے گا؟ یہ سن کر عمر نے اس پر جھپٹ پڑے اس کے گریبان کو پکڑ کر کہا: وائے ہو تم پر۔ تم کیا جانو یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور تمام مومنوں کے مولا ہیں اور جس کا کوئی مولا نہ ہو وہ مومن ہو ہی نہیں سکتا۔

Once, two Arabs come to Hazrat Umer, quarrelling with each other. Hazrat Umer asked Hazrat Ali to negotiate and decide their case. When Hazrat Ali, had decided their case, one of tham said tauntingly, " Is he capable to decide our case." Hearing this, Hazrat Umer pinched him with the spear and after catching hold of his hair said, "Curse on you, don't you know who he is? O' man! He is the lord of myself and of all Muslims. Anyone who do not have faith in him, can never be a momin."